عمران سیریز
کوبران
مظہر کلیم ایم اے

اس ناول کے تمام نام مقام کردار واقعات اور پیش کردہ چویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز مصنف پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 140/-

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون۔ میرے نئے ناول ”کوبران“ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول یقیناً اس لئے آپ کو پسند آئے گا کہ اس ناول میں وہ سب کچھ موجود ہے جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں لیکن ناول کے مطالعے سے پہلے ایک خط اور اس کا جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طور پر کم نہیں ہے۔ لیکن اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے مشعل راہ کا کام کرتی ہے ورنہ شاید اتنے طویل عرصے تک مسلسل اور مختلف موضوعات پر ناول لکھنا اور پسند کیا جانا مشکل ہو جائے۔

سرگودھا سے ایم اسلم شاہد لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کا شیدائی ہوں البتہ آپ سے ایک فرمائش ہے کہ آپ بلیک تھنڈر، ٹروبین اور کرنل فریدی پر بھی مشترکہ ناول لکھیں اور اسرائیل پر بھی کافی عرصہ سے کوئی ناول نہیں آیا۔ اس پر وقتاً فوقتاً لکھتے رہا کریں۔ یہ ناولیں بے حد مقبول ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے روحانی اور ماورائی سلسلے پر بھی کوئی نیا ناول نہیں لکھا حالانکہ یہ سب ہمارے پسندیدہ موضوع ہیں۔

محترم ایم اسلم شاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بے حد شکریہ۔ آپ نے جن موضوعات پر ناول لکھنے کا کہا ہے انشاء اللہ جلد ہی ان کرداروں پر ناول لکھوں گا لیکن میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ پرانے کرداروں پر مسلسل لکھنے کی بجائے نئے کردار سامنے لائے جائیں۔ بہرحال آپ کی فرمائش پر ضرور کام کروں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ پہلے تو عمران نے اس کی طرف توجہ ہی نہ دی لیکن جب مسلسل گھنٹی بجتی رہی تو اس نے رسالہ بند کر کے اسے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"..... عمران نے مخصوص انداز میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس رانا ہاؤس سے"..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کب آئے ہو تم روپڑ سے"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے رانا ہاؤس پہنچے ہیں"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"میڈیا میں سنیک بکرز کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔ اغوا شدہ عورتوں کے انٹرویوز آ رہے ہیں۔ پولیس کی کارکردگی پر بھی وشکش ہو رہی ہے۔ سر سلطان نے بھی مجھے فون کر کے تمہاری کارکردگی کی تعریف کی ہے۔ میری طرف سے بھی ویل ڈن۔ جوزف اور جوانا کہاں ہیں۔ میرا مطلب ہے اصل سنیک بکرز"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"موجود ہیں باس۔ جوانا کا اصرار ہے کہ فوری طور پر آغا جبار کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا جائے اور اس کا سر کچل دیا جائے کیونکہ جوانا کے نزدیک اصل مجرم یہ لوگ ہیں جن کی سرپرستی میں سنیکس پھلتے اور پھولتے ہیں لیکن میں نے کہا کہ پہلے اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لایا جائے اس کے آفس اور رہائش گاہ کی بھرپور انداز میں تلاشی لی جائے اور کوئی ایسا ثبوت سامنے لایا جائے جس سے پبلک کو معلوم ہو سکے کہ آغا جبار کا ظاہری روپ کیا ہے اور اس کا اصل روپ کیا ہے لیکن جوانا اسے ایک لمحے کے لئے بھی مزید زندہ نہیں رہنے دینا چاہتا۔ جوزف نے آخر کار یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو کال کیا جائے اور آپ جو حکم دیں اس کی تعمیل کی جائے اس لئے فون کیا ہے"..... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں خود وہاں آ رہا ہوں"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے اور سلیمان کو رانا ہاؤس جانے کا کہہ کر وہ فلیٹ سے

باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی سپورٹس کار خاصی تیز رفتاری سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ رانا ہاؤس پہنچ کر عمران نے پہلے تو جوانا اور جوزف دونوں کی بطور سنیک بکرز تعریف کی اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر میٹنگ ہال میں آ گیا۔

"بیٹھو اور مجھے تفصیل سے تمام حالات بتاؤ تاکہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جا سکے"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر رانا ہاؤس سے نکلنے سے لے کر رانا ہاؤس واپس آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"تو تمہارے پاس آغا جبار کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہے صرف سنی سنائی باتیں ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ ایسے سانپوں کے سر کچلنے کے لئے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہوا کرتی"..... جوانا نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ یہ عام مجرم نہیں جسے سب جانتے ہوں۔ یہ بھیڑ کی کھال میں چھپا ہوا بھیڑیا ہے اس لئے جب تک بھیڑ کی کھال اتار کر اس کا اصل روپ سامنے نہ لایا جائے گا تب تک اس کا کچھ نہ بگڑے گا۔ یہ عوام کی نظروں میں ویسے ہی ہیرو بنا رہے گا اس لئے اس کے بعد اس کا بیٹا یہی کام شروع کر دے گا"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے تجویز دی ہے کہ اسے یہاں اٹھا کر لایا جائے۔ پھر اس سے تمام معلومات حاصل کر کے اس کے آفس

اور رہائش گاہ پر چھاپے مار کر ثبوت اکٹھے کئے جائیں اور یہ ثبوت آپ کے ڈیڈی کے حوالے کئے جائیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک ثبوت میں نے حاصل کر لیا ہے"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر سمیت تینوں بے اختیار چونک پڑے۔

"ماسٹر۔ آپ نے بھی بطور سنیک بگرز کام کیا ہے۔ ویری گڈ"..... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنیک بگرز کو فنش کرنے والے پیشہ ور قاتلوں کے خلاف میں نے کام کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ ٹائیگر کو واپس آنے میں تو نجانے کتنا عرصہ لگ جائے اس لئے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے میں خود حرکت میں آ گیا اور باری باری تینوں پیشہ ور قاتلوں کا خاتمہ کر دیا۔ ان میں سے ایک کی جیب سے ایک ڈائری ملی ہے جس میں آغا جبار کا نام اور اس سے ملنے والے پیسوں کا ذکر ہے۔ اس پر آغا جبار کے دستخط بھی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ اتنا پختہ ثبوت نہیں ہے کہ اسے حتمی کہا جا سکے۔ عدالت میں آغا جبار کا وکیل اسے آسانی سے جھوٹا ثابت کر سکتا ہے۔ اس لئے ٹائیگر کی تجویز درست ہے۔ اسے یہاں لایا جائے اور پھر اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کے خلاف حتمی ثبوت حاصل کر کے اسے پولیس کے حوالے کیا جائے اور ان ثبوتوں کو میڈیا کے سامنے لایا جا سکے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان پیشہ ور قاتلوں کے کیا نام تھے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اب وہ ختم ہو چکے ہیں اس لئے انہیں چھوڑو۔ آغا جبار پر کام کرو"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ تھوڑا سا کام میں نے بھی آغا جبار کے خلاف کیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آغا جبار بہت بڑا جاگیردار ہے اور سیڈ بزنس کا آئی کون ہے اور ایک بین الاقوامی تنظیم کوبران کا پاکیشیا میں ایجنٹ ہے۔ یہ کوبران یورپی تنظیم ہے اور اس کے تحت پاکیشیا سمیت پوری دنیا میں عورتوں اور لڑکیوں کو اغوا کر کے دوسرے ممالک میں نیلام کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح اصل سنیکس تو یہ کوبران ہوئی۔ اس کے خلاف بھی کام ہونا چاہئے ورنہ انہیں یہاں پاکیشیا میں آغا جبار جیسے دس مزید ایجنٹ مل جائیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی ایسی ہی اطلاعات ملی ہیں۔ بہرحال یہ بعد کی باتیں ہیں۔ ابھی تم جاؤ اور اس آغا جبار کو جہاں بھی ہے اسے اٹھا کر لے آؤ"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر سمیت جوزف اور جوانا اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں تمہارا انتظار کروں یا واپس چلا جاؤں"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ اس وقت آغا جبار کہاں ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اسے اغوا کر کے یہاں لانے میں کتنا وقت لگ سکتا ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہتر رہے گا"..... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے

ہوئے کہا۔ ٹائیگر نے میز پر موجود فون سیٹ کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز کمرے میں واضح طور پر سنائی دے رہی تھی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"گھابا کے ہوٹل"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں۔ منیجر دوشے سے بات کراؤ"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ دوشے بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"دوشے۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"..... ٹائیگر نے قدرے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ آج اس وقت کیسے یاد کر لیا۔ اب تو مہینوں تمہاری شکل نظر نہیں آتی"..... دوشے نے کہا۔

"اور تمہارا بینک بیلنس ٹپ لگا کر آگے نہیں بڑھتا۔ کیوں"۔ ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے دوشے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے"..... دوشے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آغا جبار کو تم سب سے بہتر جانتے ہو۔ کیوں کیا میں غلط کہہ

رہا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ اس کا تو جرائم سے کوئی تعلق نہیں ہے"..... دوشے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ اس کا جرائم سے تعلق ہے۔ میں تو اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میں اپنے ایک مقصد کے لئے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے اگر تم بتا دو کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے تو ایک ہزار ڈالر تمہیں مل سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"صرف ایک ہزار ڈالرز سے کیا ہو گا"..... دوشے نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ٹائیگر سے بہت زیادہ کی توقع کر رہا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ ٹائیگر کس طرح آگے بڑھتا ہے۔

"میں نے کوئی کارروائی تو نہیں کرنی۔ اوکے۔ چلو تم دوست ہو تمہیں دو ہزار ڈالر دے دوں گا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے اس سے کیا پوچھنا ہے"..... دوشے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایک آدمی نواب پورہ میں رہتا ہے۔ اسے آغا جبار اچھی طرح جانتا ہے۔ آغا جبار سے اس کے لئے ٹپ لینی ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ کسی کو ٹپ دینے کا قائل نہیں ہے"..... دوشے نے کہا۔

"یہ میرا کام ہے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس وقت وہ حتمی طور پر

کہاں موجود ہے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ میں اس کے سیکرٹری سے معلوم کر کے بتاتا ہوں۔ تمہارا نمبر کیا ہے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''کتنی دیر لگ جائے گی''..... ٹائیگر نے کہا۔

''زیادہ نہیں صرف دس پندرہ منٹ لگیں گے''..... ڈوشے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں بیس منٹ بعد دوبارہ فون کر لوں گا اور رقم بھی تمہیں پہنچا دی جائے گی''..... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔ جوزف اس دوران اٹھ کر باہر چلا گیا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ قلیل وقفے کے بعد پورے رانا ہاؤس کا ایک چکر ضرور لگاتا تھا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹائیگر نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کنگ ہوٹل''..... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں۔ ڈوشے سے بات کراؤ''..... ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ڈوشے بول رہا ہوں''..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ڈوشے کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ پتہ چلا کہ آغا جبار اس وقت کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں''..... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کی سیکرٹری میری دوست ہے اس لئے اس سے حتمی معلومات مل جاتی ہیں ورنہ یہ سیاست دان کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں''..... ڈوشے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ بتاؤ کہاں ہے وہ''..... ٹائیگر نے کہا۔

''آغا جبار کا تعلق حکومتی سیاسی پارٹی سے ہے اور وہ اس وقت پارٹی کی کسی میٹنگ میں موجود ہے۔ یہ میٹنگ آغا جبار کی رہائش گاہ پر ہی ہو رہی ہے۔ سیکرٹری نے بتایا ہے کہ میٹنگ ایک گھنٹے بعد ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد آغا جبار نے سپر کلب جانا ہے جہاں اس نے ایک پارٹی میں شرکت کرنی ہے۔ وہاں سے واپسی رات گیارہ بجے ہو گی''۔ ڈوشے نے پورا شیڈول بتاتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''..... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کلب سے اسے آسانی سے اٹھایا جا سکتا ہے''..... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ میں فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ جب یہ یہاں آ جائے تو مجھے کال کر دینا میں آ جاؤں گا''..... عمران نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ جوانا سائیڈ سیٹ پر اور جوزف عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ ٹائیگر نے اس بار ایسا اس لئے کیا تھا کہ جوانا کی بحری جہاز نما کار سب کی نظروں میں آ جاتی تھی اور انہوں نے محض کسی جرائم پیشہ آدمی کو نہیں اٹھانا تھا بلکہ آغا جہاد سیاسی اثر و رسوخ کا بھی مالک تھا۔ گو عمران نے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ اسے ہلاک نہیں کیا جائے گا بلکہ پولیس کے حوالے کیا جائے تاکہ عدالت میں اس پر مقدمہ چلایا جا سکے لیکن حالات کسی بھی وقت بدل سکتے تھے اس لئے اس نے دانستہ جوانا کی بجائے اپنی کار لے لی تھی۔

"اسے اٹھانے کے لئے تم نے لازماً کوئی پلاننگ تو بنائی ہو گی"..... عقبی سیٹ پر بیٹھے جوزف نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کلب میں جائیں گے وہاں بار روم علیحدہ ہے اور شراب پینے والوں کے لئے علیحدہ ہال ہے۔ وہاں کیا پوزیشن ہو گی یہ وہاں جا

کر دیکھ لیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"حالات کیا دیکھنے ہیں جو راہ میں آئے اڑا دو"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت پڑی تو یہ بھی ہو جائے گا"..... ٹائیگر نے کہا تو جوانا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک دو منزلہ عمارت کے کپاؤنڈ میں مڑ کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ابھی شام گہری نہیں ہوئی تھی اس لئے کاروں کی تعداد زیادہ نہیں تھی۔ ٹائیگر نے کار روکی اور باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا بھی باہر آ گئے۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے ان کے قریب آیا۔ اس نے ایک ٹوکن ٹائیگر کو دیا اور دوسرا کار میں اٹکا کر واپس چلا گیا۔

"آؤ"..... ٹائیگر نے جوزف اور جوانا سے کہا اور مڑ کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ ہال میں خاموشی تھی کیونکہ وہاں موجود افراد کی تعداد بے حد کم تھی۔ ٹائیگر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک فون سامنے رکھ کر سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ دوسری سروس دے رہی تھی۔

"یس سر"..... سروس دینے والی لڑکی نے ٹائیگر نے مخاطب ہو کر کہا۔

"ریناللہ سے کہو کہ ٹائیگر اپنے ساتھیوں سمیت آیا ہے"۔ ٹائیگر

نے کہا۔

"میں کرتی ہوں بات سر"..... فون کے سامنے بیٹھی لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے سوزی بول رہی ہوں باس۔ یہاں کاؤنٹر پر جناب ٹائیگر اپنے دو ساتھیوں سمیت موجود ہیں"..... سوزی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے بات سن کر سوزی نے کہا اور رسیور ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"باس سے بات کیجئے"..... سوزی نے کہا اور ٹائیگر نے رسیور لے لیا۔

"ہیلو۔ ٹائیگر بول رہا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"رینالڈ بول رہا ہوں ٹائیگر۔ کوئی خاص کام ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں ملنے کے لئے خاص کام ہونا ضروری ہے کیا"۔ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ساتھیوں سمیت آئے ہو اس لئے پوچھ رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے رینالڈ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آغا جبار کو جانتے ہو تمہارے کلب میں آتا جاتا رہتا ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ اس کا تو جرائم سے کوئی تعلق نہیں"..... رینالڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ اس کا جرائم سے کوئی تعلق ہے۔ بہرحال معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ کس کمرے میں ہے۔ وہ میرا بھی بہی خواہ ہے۔ میرے ساتھیوں کا ایک اہم کام ہے جو میں اس سے کرانا چاہتا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اس وقت اس کے کمرے میں نہیں جا سکتے۔ شراب پی جا رہی ہو گی اور دو لڑکیاں اس نے منگوائی ہوئی ہیں۔ صبح کے وقت اس کی رہائش گاہ پر جا کر اس سے مل لینا"..... رینالڈ نے کہا۔

"تم کمرہ نمبر بتاؤ۔ بڑی بوڑھیوں کی طرح نصیحتیں نہ کرنا شروع کر دو۔ میں تم سے زیادہ آغا جبار کو جانتا ہوں"..... ٹائیگر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام سامنے نہ آئے کیونکہ اس نے سختی سے منع کر رکھا ہے کہ جب وہ شراب پارٹی اٹنڈ کر رہا ہو تو کسی کو اس کی موجودگی کا علم نہیں ہونا چاہئے"..... رینالڈ نے رک رک کر کہا۔

"تمہیں میرے بارے میں اچھی طرح معلوم ہے پھر ایسی بات کیوں کر رہے ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"سپیشل روم نمبر آٹھ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور سوزی کے ہاتھ میں دیا اور مڑ کر ایک راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ جوانا اور جوزف خاموشی

سے اس کی پیروی کر رہے تھے۔ دو راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ ٹائیگر نے دروازے پر دستک دی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک مشین گن سے مسلح آدمی باہر آ گیا۔

"کیا بات ہے۔ کوئی سپیشل روم خالی نہیں ہے"..... اس نے ٹائیگر اور اس کے پیچھے کھڑے جوزف اور جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سپیشل روم نمبر آٹھ میں کون ہے"..... ٹائیگر نے جیب سے ہاتھ نکال کر بند مٹھی کھولی اور اس میں موجود بڑی مالیت کا ایک نوٹ اس نے اس مسلح آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آغا جبار صاحب اور دو لڑکیاں ہیں"..... گارڈ نے نوٹ کو انتہائی پھرتی سے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"تم واش روم میں جاؤ اور تمہاری واپسی آدھے گھنٹے بعد ہونی چاہئے"..... ٹائیگر نے ایک بار پھر جیب سے بڑی مالیت کے تین نوٹ نکال کر گارڈ کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میں واش روم میں جا رہا ہوں"..... گارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور نوٹ جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا تو ٹائیگر اپنے ساتھیوں سمیت راہداری میں داخل ہوا اور اس نے راہداری کا دروازہ بند کر دیا۔ اس راہداری میں دونوں اطراف میں کمرے موجود تھے جہاں مکمل سیکورٹی فراہم کی جاتی تھی۔ یہاں کسی اجنبی کو داخل نہ ہونے دیا جاتا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر کے مخصوص حربوں کے استعمال کے بعد گارڈ غائب تھا اور وہ اطمینان سے یہاں موجود تھے۔ سپیشل رومز میں ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ کسی صورت کوئی آواز اندر سے باہر نہ جا سکے۔ ان کمروں میں سرے سے فون موجود نہ تھے اور نہ ان کمروں میں کوئی سیل فون کام کرتا تھا کیونکہ یہاں انتہائی طاقتور جیمرز نصب کئے گئے تھے۔ کمرے مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھے اور یہاں کوئی ویٹر نہ تھا کیونکہ کمرہ الاٹ کرنے کے بعد ڈیمانڈ کے مطابق ہر چیز وافر مقدار میں پہلے ہی پہنچا دی جاتی تھی۔ ایمرجنسی کی صورت میں ایک بٹن تھا جسے پریس کرنے پر خصوصی سپروائزر خفیہ راستے سے اندر پہنچ جاتا تھا۔ ٹائیگر ان سب راستوں سے بھی واقف تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہاں کس طرح آگے بڑھا جا سکتا ہے چنانچہ وہی ہوا ٹائیگر اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے ان سپیشل رومز تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ کمرہ نمبر آٹھ کے باہر سرخ بلب جل رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ یہ کمرہ بک کرایا جا چکا ہے۔ دروازہ لاکڈ تھا۔ ٹائیگر نے گیس پسٹل نکالا اور اس کا دہانہ لاک ہول پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے دوسری بار ٹریگر دبایا اور پھر اس نے پسٹل واپس جیب میں رکھا اور جیب سے ماسٹر کی نکال کر اس نے اسے لاک ہول میں ڈالا اور ہاتھ کو مخصوص جھٹکے دے کر ماسٹر کی کو دائیں بائیں گھمایا تو چند لمحوں بعد

کٹاک کی آواز سنائی دی اور دروازہ کا لاک اوپن ہو گیا تو ٹائیگر نے دروازے کو دھکا دیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا لیکن اندر چونکہ بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی تھی اس لئے دروازہ کھلتے ہی ٹائیگر اور اس کے ساتھی سانس روک کر سائیڈ پر ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد انہوں نے سانس لیا تو گیس کے اثرات ختم ہو چکے تھے۔ وہ تینوں اندر داخل ہو گئے تو ٹائیگر نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے دوبارہ لاک کر دیا۔ کمرے میں ایک بڑا بیڈ موجود تھا جس پر دو لڑکیاں بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ بیڈ کی سائیڈ میں ایک میز کے پیچھے پڑی کرسی پر ایک آدمی ڈھلکے ہوئے انداز میں پڑا تھا۔ میز پر شراب کی بوتل موجود تھی جبکہ اس کے ہاتھ سے گلاس گر کر ٹوٹ چکا تھا۔

"یہ ہے آغا جبار"..... جوانا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسے اٹھاؤ ہم نے یہاں سے نکلنا ہے خفیہ راستے سے"..... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر آغا جبار کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ اسے ایڈجسٹ کرنے میں جوزف نے اس کی مدد کی جبکہ ٹائیگر نے کمرے کے ایک کونے میں ایک دیوار پر ہاتھ پھیرا تو سرر کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی وہاں دروازہ نمودار ہو گیا اور وہ تینوں دروازے کو کراس کر کے سیڑھیوں پر پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے باہر سے بھی اس دیوار پر پہلے کی طرح ہاتھ پھیرنے کی

کارروائی کی تو پہلے کی طرح ہلکی سی سرر کی آواز سنائی دی اور دیوار واپس برابر ہو گئی۔ وہ تینوں سیڑھیاں اتر کر ایک ایسی راہداری میں پہنچ گئے جہاں سے کئی راستے نکلتے تھے۔ اس راہداری کے آخر میں بھی دروازہ تھا جو بند تھا۔

"آپ دونوں یہاں رکیں میں کار لے آتا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد گلی میں کار کی ہلکی سی آواز سنائی دی پھر ٹائیگر نے باہر سے دروازہ کھولا تو جوانا اور جوزف بھی گلی میں پہنچ گئے۔ سامنے ٹائیگر کی کار موجود تھی۔ ٹائیگر نے کار کا عقبی دروازہ کھولا تو جوانا نے آغا جبار کو عقبی سیٹ کے سامنے درمیانی جگہ پر ڈال کر اس پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر جوزف عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوانا پہلے کی طرح سائیڈ سیٹ پر اور ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔ کچھ دیر بعد کار سڑک پر پہنچ کر موڑی اور تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ٹائیگر۔ تمہاری کارکردگی واقعی قابل داد ہے"..... جوانا نے کہا۔

"شکریہ۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے اعزاز ہیں"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر کی اصل صلاحیت یہ ہے کہ یہ آنکھیں کھول کر کام کرتا ہے۔ کہاں رشوت دینی ہے، کہاں کس سے کام لینا ہے ایسے خفیہ راستوں سے واقفیت رکھنا کہ نجانے کب یہ معلومات کام آ جائیں۔

یہی وجہ ہے کہ نہ صرف یہ تیزی سے آگے بڑھتا ہے بلکہ کامیابی بھی اس کے قدم چومتی ہے"..... جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے اس کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس طرح باتیں کرتے ہوئے وہ رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ راستے میں نہ کوئی چیکنگ ہوئی اور نہ انہیں کہیں روکا گیا۔ رانا ہاؤس پہنچ کر جوانا، آغا جبار کو کار سے نکال کر بلیک روم میں لے گیا اور اسے کرسی پر ڈال کر راڈز میں جکڑ دیا جبکہ ٹائیگر نے عمران کو فون کر کے تمام صورتحال کی رپورٹ دے دی۔

"گڈ شو۔ میں آ رہا ہوں"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ عمران کی تعریف پر پھول کی طرح کھل اٹھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

"باس۔ ہم میک اپ نہ کر لیں۔ اسے زندہ جو چھوڑنا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہم نے اسے آزاد نہیں کرنا بلکہ پولیس کے حوالے کرنا ہے"۔ عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بااثر لوگ ہیں۔ ان کے خلاف شہادت سے زیادہ اہمیت دستاویزی شہادت کو دی جاتی ہے کیونکہ عقلمندوں کے مطابق انسان اپنے یا کسی دوسرے کے خصوصی مفادات کی بنا پر جھوٹ بول سکتا ہے لیکن کاغذ جھوٹ نہیں بولتا۔ اگر آغا جبار کے خلاف ٹھوس دستاویزی ثبوت اکٹھے کر لئے جائیں تو انہیں کوئی رد نہیں کرے گا اور عوام کے سامنے بھی اس کا اصل روپ آ جائے گا"..... عمران

نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بلیک روم میں آغا جبار راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا لیکن وہ بے ہوش تھا۔ عمران سامنے رکھی تین کرسیوں میں سے درمیان والی کرسی پر بیٹھ گیا اور ٹائیگر کو اس نے بائیں طرف والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ٹائیگر اس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ جوانا، عمران کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔

"اس کی تلاشی لی ہے"..... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اس کی جیب میں صرف ڈالروں کی دو بڑی گڈیاں موجود تھیں اور کچھ نہ تھا"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جوانا اسے ہوش میں لے آؤ اور الماری سے کوڑا نکال لینا۔ شاید کوڑا اور تمہیں دیکھ کر وہ سب کچھ خود ہی بتانے پر مجبور ہو جائے"..... عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور تیزی سے کمرے کے اس کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں لوہے کی بڑی الماری موجود تھی۔ اس نے الماری کھول کر اس میں موجود لمبی گردن والی بوتل اٹھائی اور پھر الماری بند کر کے سائیڈ دیوار میں موجود کنڈے میں اٹکا ہوا کوڑا اتار لیا۔ واپس آتے ہوئے اس نے کوڑے کو بیلٹ سے ہک کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ آغا

جبار کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی، اس کا ڈھکن لگایا اور بوتل کو جیب میں ڈال کر دو قدم پیچھے ہٹ کر اس نے کوڑے کو بیلٹ سے علیحدہ کر کے ہاتھ میں اس انداز میں پکڑ لیا جیسے کسی بھی لمحے وہ آغا جبار کو کوڑے مارنا شروع کر دے گا۔ تھوڑی دیر بعد آغا جبار پوری طرح ہوش میں آ گیا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف جھٹکا کھا کر رہ گیا۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے عمران، جانیگر اور سائیڈ پر کھڑے کوڑا بردار دیو قامت جوانا پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔ میں کہاں ہوں"..... آغا جبار نے رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام آغا جبار ہے اور تم سیاست دان بھی ہوں اور بزنس آئی کون بھی ہو۔ وزیر بھی رہ چکے ہو اور بظاہر تم اشرافیہ میں شامل ہو لیکن تمہارے اصل کرتوت اب سامنے آئے ہیں۔ تم عورتوں کو اغوا اور پھر انہیں غیر ممالک میں لے جا کر فروخت کرتے ہو"۔ عمران نے بڑے سخت اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں شریف آدمی ہوں۔ میں ایسے غلط کام کیسے کر سکتا ہوں"..... آغا جبار نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم اور شریف آدمی۔ اس لفظ کی توہین مت کرو۔ تم نے پہلے باورچی سلیمان کو ہلاک کرانے کے لئے ایک مشہور پیشہ ور قاتل کو

ہائر کیا لیکن وہ قاتل خود مارا گیا۔ اس کے بعد تم نے جانیگر کو ہلاک کرانے کے لئے بیک وقت تین پیشہ ور قاتل ہائر کئے لیکن وہ تینوں بھی مارے گئے۔ تم پاکیشیا میں بدمعاشوں کے تین بڑے اڈوں کی سرپرستی کرتے رہے ہو۔ ایک ساگی کا اڈا وہاں سے اغوا شدہ عورتیں پولیس نے برآمد کیں، دوسرا سوجل کا اڈا وہاں سے بھی اغوا شدہ عورتیں پولیس نے برآمد کیں، تیسرا نواب دادا کا اڈا اور ان سب اڈوں سے تمہارے خلاف ایسے ثبوت ملے ہیں جن کی بنا پر تمہیں ہر صورت میں سزا ہو جائے گی لیکن ہم نے فیصلہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں سے تمہارے ٹکڑے کر دیں۔ ہاں ایک صورت میں تمہاری بچت ہو سکتی ہے اور تمہیں قانون کے حوالے کیا جا سکتا ہے کہ تم ہمیں یورپی تنظیم کوبران کے بارے میں تفصیل بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"یہ سب غلط ہے۔ میرا ان کاموں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو صرف فلاحی تنظیموں کی سرپرستی کرتا ہوں۔ میں تو غریبوں کا بہت ہمدرد ہوں"..... آغا جبار نے کہا۔

"اوکے جوانا۔ اب اس کی مرضی"..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو پہلے ویسے ہی جھٹکایا پھر دوسرے لمحے بلیک روم آغا جبار کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے کوڑا اس کے جسم پر مار دیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد آغا جبار کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ وہ

بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لاؤ"..... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کر آغا جبار کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے آغا جبار کا منہ اور ناک بند کر دی۔ چند لمحوں بعد آغا جبار نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول لیں۔ اس کے چہرے پر اذیت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔ تم ظالم ہو۔ سفاک ہو۔ شریف لوگوں پر تشدد کرتے ہو"..... آغا جبار نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ رو رہا ہو۔

"ہم تم جیسے لوگوں کے لئے واقعی ظالم ہیں اور سفاک بھی بلکہ اس سے بھی دو قدم آگے ہیں لیکن تم اب تک کیا کرتے رہے ہو۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کر دیا۔ جن کی لڑکیوں کو اغوا کر کے تم نے غیر ممالک میں فروخت کر دیا اور وہ معصوم لڑکیاں قحبہ خانے کی نذر ہو گئیں۔ تم نے دراصل چند ٹکوں کی خاطر سینکڑوں خاندان تباہ کر دیئے۔ بتاؤ ان لڑکیوں کا کیا قصور تھا صرف یہی کہ وہ غریب خاندانوں سے تعلق رکھتی تھیں"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا کیونکہ اس نے عمران کو کبھی اس طرح سنجیدہ ہوتے نہ دیکھا تھا۔

"میں کہہ رہا ہوں نا کہ تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے۔ وہ کوئی اور آغا جبار ہو گا۔ میں ایسے کام نہیں کرتا۔ تم یقین کرو۔ جس طرح کی

قسم چاہو میں اٹھانے کے لئے تیار ہوں"..... آغا جبار نے کہا۔ وہ عمران کی توقع سے زیادہ مضبوط اعصاب کا مالک ثابت ہو رہا تھا۔

"جوانا"..... عمران نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڑا چھوڑو اور مشین پسٹل نکال کر اس کی کنپٹی پر رکھو اور گنتی شروع کر دو۔ اگر دس گننے تک یہ سچ نہ بولے تو گولی چلا دینا اور پھر اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دینا"..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا کوڑا اس نے بیلٹ میں اٹکایا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"کیوں بے گناہ پر ظلم کر رہے ہو۔ اللہ سے ڈرو"..... آغا جبار نے سسکیاں بھر کر کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی حالت اور اس کی باتیں سن کر یقین ہونے لگا تھا کہ وہ واقعی بے قصور ہے لیکن عمران کے چہرے پر سنجیدگی طاری تھی اس لئے ٹائیگر اس بارے میں کوئی کمنٹ نہ کر سکا۔ ادھر جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال اس نے آغا جبار کی کنپٹی پر رکھ کر دبائی اور پھر گنتی شروع کر دی۔ وہ رک رک کر گنتی کر رہا تھا اور ہر ہندسے پر آغا جبار کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ پلیز"..... گنتی آٹھ تک پہنچتے ہی آغا جبار نے چیختے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"بولتے رہو۔ خاموش ہونے پر سختی آگے بڑھ جائے گی"۔

عمران نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میں پاکیشیا میں کوبران کا ایجنٹ ہوں۔ پاکیشیا میں عورتوں کے اغوا اور پھر کوبران کے تحت دوسرے ممالک میں لے جا کر ان کی نیلامی کے ذریعے فروخت کا دھندہ گزشتہ چار سالوں سے کیا جا رہا ہے۔ تم نے ٹھیک کہا کہ میں نے پادری سلیمان اور ناشگر کی ہلاکت کے لئے پیشہ ور قاتل ہائر کئے لیکن وہ دونوں تو بچ گئے البتہ پیشہ ور قاتل ہلاک کر دیئے گئے"..... آغا جبار نے مسلسل چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے کوبران کا ہیڈ کوارٹر"..... عمران نے کہا۔

"میں خود وہاں کبھی نہیں گیا۔ میرا تعلق ریجنل چیف چارلس سے ہے۔ چارلس نے ایک بار بتایا تھا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر یورپی ملک کاسار کے دارالحکومت میں ہے جس کا نام بھی کاسار ہے۔ ہیڈ کوارٹر کا چیف ولیم جونز ہے اور اس کے اوپر سپر ہیڈ کوارٹر ہے جس کا علم اسے بھی نہ تھا"..... آغا جبار نے بڑے ڈھیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے آخر کار شکست تسلیم کر لی ہو۔ پھر عمران نے اس سے کئی سوالات کئے لیکن آغا جبار اس سے زیادہ کچھ نہ بتا سکا۔

"تم اس دھندے میں آئے کیسے اور تمہاری انٹری کوبران میں

کیسے ہوئی"..... عمران نے پوچھا۔

"میری بدقسمتی تھی کہ میں نے سوچا کہ منشیات کا دھندہ کیا جائے تو بے تحاشہ دولت اکٹھی ہو جائے گی لیکن میرا کام آگے نہ بڑھ سکا۔ پہلی بار ہی کسی نے اینٹی نارکوٹکس ایجنسی کو اطلاع دے دی۔ پھر مجھے ساگی ملا وہ عورتوں کا دھندہ بہت چھوٹے پیمانے پر کر رہا تھا۔ اس کا رابطہ کوبران سے تھا۔ اس نے مجھے عورتوں کے دھندے میں آنے کا کہا اور میں نے کام شروع کر دیا کیونکہ یہ کام میرے مزاج کے مطابق تھا۔ ہم نے ایسے اغوا کار مستقل طور پر انگیج کئے ہوئے ہیں جو عورتوں اور لڑکیوں کو مختلف جھانسے دے کر اغوا کر کے ہمیں فروخت کر دیتے ہیں۔ یہ کاروبار اس قدر کامیاب ہوا کہ ہم سب کے وارے نیارے ہو گئے لیکن ہمارا زوال شروع ہو گیا جب سنیک بگرز نامی تنظیم نے ہمارے خلاف کام شروع کر دیا اور آج یہ نوبت آ گئی ہے کہ میں آغا جبار یہاں اس حالت میں موجود ہوں۔ پلیز مجھے قانون کے حوالے کر دو میں تمہاری منت کرتا ہوں"..... آغا جبار نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"..... آغا جبار نے فوراً کہا۔

"پہلے شرط سن لو اور شرط یہ ہے کہ مجھے نہ صرف ریجنل چیف چارلس کا فون نمبر بتاؤ بلکہ یہاں سے فون پر اس سے بات کرو۔ جو مرضی کہہ دینا لیکن کنفرم کراؤ کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست

ہے"..... عمران نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ میرا ہاتھ آزاد کر دو اور فون مجھے دے دو میں تمہارے سامنے بات کرتا ہوں"..... آغا جبار نے کہا۔

"تم نمبر بتاؤ میں کال کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا دیتا ہوں"..... عمران نے کہا تو آغا جبار نے نمبر بتانے شروع کر دیئے۔

"اس میں کاسارا کا رابطہ نمبر شامل ہے یا نہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"شامل ہے"..... آغا جبار نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے رسیور ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ ٹائیگر نے رسیور پکڑا اور فون اٹھا کر وہ آغا جبار کے قریب پہنچ گیا اور اس نے رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

"یس"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے آغا جبار بول رہا ہوں۔ ریجنل چیف جناب چارلس سے بات کرنی ہے"..... آغا جبار نے کہا۔

"آپ نے جس نمبر سے کال کی ہے وہ کمپیوٹر سکرین پر نہیں آ رہا۔ اس کی وجہ"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خفیہ نمبر سے بات کر رہا

ہوں"..... آغا جبار نے کہا اور اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے پوچھ رہا ہو کہ اس نے درست بات کی ہے نا۔

"اوکے۔ تمہاری آواز کمپیوٹر نے پاس کر دی ہے اس لئے تمہاری بات کرائی جا سکتی ہے"..... نسوانی آواز میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ چارلس بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"آغا جبار بول رہا ہوں پاکیشیا سے"..... آغا جبار نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں ہو۔ فون سیکرٹری بتا رہی تھی کہ جس نمبر سے تم کال کر رہے ہو کمپیوٹر سکرین پر نہیں آ رہا تھا۔ جس پر تم نے کہا کہ تم ملٹری انٹیلی جنس کے کسی خفیہ نمبر سے بات کر رہے ہو البتہ کمپیوٹر نے تمہاری آواز پاس کر دی ہے۔ یہ سب کیا چکر ہے"..... چارلس نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ایک کلب کے کمرے سے اغوا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن میرے ذاتی باڈی گارڈز نے دشمنوں کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔ پھر سپیشل پولیس فورس مجھے گرفتار کرنے کے لئے پہنچ گئی لیکن اس کا سربراہ میرا اپنا آدمی تھا۔ اس نے مجھے اپنی تحویل میں لے لیا اور اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں کسی ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں مجھے تلاش نہ کیا جا سکے کیونکہ نواب دادا کے اڈے سے حکومت کو ایسے کاغذات ملے ہیں جن کے مطابق عورتوں کے کاروبار کی

سرپرستی میں کرتا تھا۔ اس لئے میں اس وقت ملٹری انٹیلی جنس کے ایک اعلیٰ آفیسر کے پاس ہوں اور وہیں سے فون کر رہا ہوں۔ حالات ٹھیک ہوتے ہی میں پاکیشیا سے فرار ہو کر کاسار پہنچ جاؤں گا"..... آغا جبار نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم نے کاسار نہیں آنا اور نہ کسی کو بتانا ہے کہ ہیڈ کوارٹر کاسار میں ہے۔ کسی اور ملک میں جا کر چھپ جاؤ۔ جب حالات درست ہو جائیں گے تو نئے سرے سے اس دھندے کا آغاز کر دیں گے اور ہاں تمہاری رہائش گاہ اور آفس میں ایسے دستاویزی ثبوت تو نہیں ہیں جن سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم ہو سکے"۔ چارلس نے کہا۔

"نہیں۔ ان میں عورتوں کے کاروبار میں ملوث تینوں بڑے اڈوں کے علاوہ بھی اس دھندے میں ملوث دیگر لوگوں کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں لیکن یہ فائلیں میری رہائش گاہ یا آفس میں نہیں ہیں بلکہ میں نے انہیں ایک بینک لاکر میں رکھا ہوا ہے"..... آغا جبار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے معلوم کیا کہ سٹیک کلرز کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہے۔ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ جلد از جلد اس بارے میں حتمی معلومات مہیا کرو"..... چارلس نے کہا۔

"معلومات حاصل کرنے سے پہلے ہی یہ گڑبڑ ہو گئی۔ اس لئے یہ کام نہیں ہو سکا"..... آغا جبار نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فوراً ملک چھوڑ دو اور انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ باقی ہم سب سنبھال لیں گے"..... چارلس نے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"..... آغا جبار نے کہا تو ساتھ کھڑے ٹائیگر نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر وہ مڑا اور اس نے فون سیٹ عمران کے سامنے موجود چھوٹی میز پر رکھ دیا۔

"اب تو تمہاری شرط پوری ہو گئی ہے"..... آغا جبار نے کہا۔

"لیکن تمہارے اس چارلس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کر کے معاملات کو مزید الجھا دیا ہے۔ بہرحال تم مجھے بینک لاکر کے بارے میں تفصیل بتاؤ میں پہلے اسے چیک کروں گا پھر آگے بات ہو گی"..... عمران نے کہا۔

"یہ تو میں نے اس سے جھوٹ بولا تھا۔ ایسا کوئی کاغذ یا لاکر موجود نہیں ہے"..... آغا جبار نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گنتی دوبارہ شروع کی جائے۔ مجھ میں یہ خداداد صلاحیت موجود ہے کہ مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ مقابل سچ بول رہا ہے یا جھوٹ۔ جلدی بتاؤ ورنہ یہ ریو الور کھول دے گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ نہیں۔ ٹھہرو میں بتا دیتا ہوں۔ قانون کا کیا ہے وہ تو موم کی ناک ہوتی ہے"..... آغا جبار نے قدرے اونچی زبان میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بینک کا نام، لاکر کا نام اور لاکر

کو کھولنے کا مخصوص پاس ورڈ بتا دیا۔

"پاس ورڈ اس لئے کہ آغا جبار کا کوئی آدمی لاکر آپریٹ کرنے آئے تو پاس ورڈ کے ذریعے خود ہی اسے آپریٹ کر لے۔ اس کے لئے چابی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیں باس"..... ٹائیگر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی جاؤ اور اس لاکر میں موجود تمام دستاویزات لے آؤ"..... عمران نے کہا۔

"لیں باس"..... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اسے ہاف آف کر دو جوانا"..... عمران نے جوانا سے کہا۔

"لیں ماسٹر"..... جوانا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ آغا جبار کچھ کہتا جوانا نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی کنپٹی پر مارا تو ہلکی سی چیخ کے ساتھ آغا جبار کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے آغا جبار کے بے ہوش ہوتے ہی سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں"..... نسوانی آواز سنائی دی۔

"آغا جبار بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ ایک بات چیف کو بتانی رہ گئی تھی اس لئے دوبارہ فون کیا ہے"..... عمران نے آغا جبار کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پھر کمپیوٹر پر چیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہولڈ کریں میں بات کراتی ہوں"..... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ چارلس بول رہا ہوں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چارلس کی آواز سنائی دی۔

"آغا جبار بول رہا ہوں پاکیشیا سے چیف"..... عمران نے آغا جبار کی آواز میں کہا۔

"کیا ہوا۔ دوبارہ اتنی جلدی فون کیوں کیا ہے"..... چارلس کے لہجے میں شک کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں ایک اہم بات بتانا بھول گیا تھا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سنیک بگرز میں ایک آدمی ٹائیگر شامل ہے اور یہ ٹائیگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے اور کہا جاتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہت فعال اور تیز رفتاری سے کام کرتی ہے اور انہیں کوبران کے نام کا بھی علم ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ آپ وہاں الرٹ رہیں یہ لوگ کا سار پہنچ سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں اپنے ذرائع سے اطلاع مل چکی ہے لیکن یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سیکرٹ سروس کا کوئی تعلق سنیک بگرز سے نہیں ہے۔ ویسے ہو بھی سہی تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سپر ہیڈکوارٹر نے سپر کوبران گروپ کو حرکت میں آنے کا کہہ دیا ہے اور

سپر کوبران ایسے افراد پر مبنی ہے جو ایکریمیا اور یورپ کے اعلیٰ تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے کامارن کا مذن ثابت ہو گا"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"..... عمران نے آغا جبار کی آواز میں ایسے لہجے میں جیسے اسے چارلس کی بات سن کر بے حد اطمینان ہوا ہو۔

"اوکے گڈ بائی" ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ماسٹر۔ کیا ان کے خلاف سیکرٹ سروس حرکت میں آئے گی۔ یہ تو سنڈیکیٹ بگرز کا کیس ہے۔ آپ پلیز چیف کو بتائیں کہ ہم اسے خود انجام تک پہنچائیں گے"..... جوانا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ٹائیگر تمہارے ساتھ ہو تو تم یہ کام کر سکتے ہو لیکن پرابلم یہ ہے کہ تم دونوں میرا مطلب ہے کہ جوزف اور تم لاکھوں میں اپنی مخصوص قدوقامت کی وجہ سے پہچان لئے جاتے ہو اور سپر کوبران گروپ انتہائی تربیت یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔ اس لئے تم دونوں آسانی سے مارے جاؤ گے"..... عمران نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں ماسٹر لیکن ہم یہاں ایشیا میں عام لوگوں سے علیحدہ دکھائی دیتے ہیں۔ یورپ اور ایکریمیا میں اب میرے جیسے لوگوں کی تعداد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ وہاں صرف قدوقامت کی بنا پر ہمیں پہچانا نہیں جا سکتا"..... جوانا نے کہا۔

"اوکے۔ تمہاری بات درست ہے لیکن پھر مجھے تو ساتھ جانا ہو

گا"..... عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ یہ سنڈیکیٹ بگرز کا کیس ہے سیکرٹ سروس یا ملکی سلامتی کا مسئلہ نہیں ہے اور ویسے بھی ٹائیگر آپ جیسی تیز رفتاری اور ذہانت سے کام کرتا ہے کہ آپ اگر ساتھ نہ بھی ہوں تو ٹائیگر کی کارکردگی کی وجہ سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ساتھ ہیں"..... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے تم تینوں چلے جاؤ"..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر جیسے مسکراہٹ کی آبشار بہنے لگی۔

"تھینک یو ماسٹر"..... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں چند فائلیں موجود تھیں۔ اس نے سلام کرتے ہوئے فائلیں عمران کے سامنے رکھ دیں۔

"کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی"..... عمران نے ایک فائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نو پرابلم باس۔ پاس ورڈ کی وجہ سے سب کچھ آسان ہو گیا"..... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک فائل کھول کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ فائلوں کی تعداد تین تھی۔ عمران سب کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ مصدقہ اور حتمی ثبوت ہیں۔ ان کی موجودگی میں قانون موم

کی ناک نہیں فولاد سے زیادہ سخت ہو جاتی ہے"..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ انہیں سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کریں گے"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ پولیس کا کیس ہے۔ میں سر سلطان کے ذریعے اسے آئی جی پولیس کی تحویل میں دوں گا"..... عمران نے کہا اور پھر فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

کوبران کے کاسار ہیڈکوارٹر میں چیف ولیم جونز اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ولیم جونز نے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"یس"..... ولیم جونز نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ریجنل چیف چارلس سے بات کریں"..... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... ولیم جونز نے کہا۔

"میں چارلس بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد چارلس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوئی خاص بات"..... ولیم جونز نے کہا۔

"پاکیشیا کے بارے میں ایک اہم بات ہے۔ مجھے آفس میں آنے کی اجازت دی جائے"..... چارلس نے کہا۔

"اوکے۔ آ جاؤ"..... ولیم جونز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پاکیشیا سیٹ اپ بھی اب درد سر بنتا جا رہا ہے"..... ولیم جونز نے اونچی آواز میں خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور پھر سامنے پڑی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور چارلس ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"بیٹھو"..... رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد ولیم جونز نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف"..... چارلس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے پاکیشیا کے متعلق"..... ولیم جونز نے اپنے سامنے رکھی فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ کل پاکیشیا سے ہمارے ایجنٹ آغا جبار کا فون آیا تھا۔ اسے خطرہ لاحق تھا کہ نواب دادا، سوچل اور ساگی تینوں یا ان میں سے کسی نے سنیک بکرز تک آغا جبار کا نام بتا دیا تو وہ بری طرح پھنس جائے گا اس لئے اسے مشورہ دیا جائے کہ وہ آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل قائم کرے جس پر میں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جائے لیکن آج فیکس کے ذریعے پاکیشیا سے چار انگلش اخبار آئے ہیں۔ ان میں چیخ چنگھاڑتی سرخیوں میں آغا جبار کی نہ صرف گرفتاری کی خبر ہے بلکہ یہ بھی لکھا تھا کہ اس کے خلاف پولیس کو انتہائی اہم اور ٹھوس دستاویزات پر مبنی ثبوت بھی ملے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اخبارات میں کوبران کے بارے میں بھی

درج ہے کہ کوبران یورپ میں قائم ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جو پوری دنیا سے عورتوں کو اغوا کرا کر مختلف ممالک میں نیلام کرا دیتی ہے اور آغا جبار پاکیشیا میں اس کوبران کا خفیہ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں عورتوں کو اغوا کرانے سے لے کر دوسرے ممالک میں ان کی نیلامی تک سب مراحل کی سرپرستی کوبران کرتا ہے اور حکومت پاکیشیا نے اس خبر کا انتہائی سخت نوٹس لیا ہے اور سنیک بکرز جنہوں نے بدمعاشوں اور اغوا کاروں کے تین بڑے اڈے تباہ کئے اور تینوں اڈوں سے تقریباً پانچ سو اغوا شدہ عورتوں اور لڑکیوں کو برآمد کر کے واپس ان کے گھروں تک پہنچایا ہے۔ ان کی تعریف میں اخبار بھرے پڑے ہیں"..... چارلس نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل ولیم جونز کی طرف بڑھا دی۔ ولیم جونز نے فائل کھولی اس میں خاصے کاغذات تھے جن پر تصاویر بھی موجود تھیں۔ کافی دیر انہیں دیکھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"اس کا مطلب ہے اب معاملہ بے حد تشویش ناک ہو گیا ہے۔ اب کوئی بڑا ایکشن لینا پڑے گا"..... ولیم جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کا کارڈلیس فون اٹھا کر اس نے اسے آن کر کے ایک بٹن پریس کیا اور اسے میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی خصوصی گھنٹی

جو تیز سیٹی کی آواز تھی بج اٹھی تو ولیم جونز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ولیم جونز بول رہا ہوں"..... ولیم جونز نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں سپیشل کال کی ہے"..... دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی اور ولیم جونز نے چارلس کی بتائی ہوئی تمام تفصیل دوہرا دی۔

"یہ تو واقعی تشویش ناک معاملہ بن گیا ہے۔ اب تو ہمارا نام بھی سامنے آ گیا ہے۔ اس لئے پوری دنیا کے وہ ممالک جہاں جہاں ہمارا عورتوں کے اغوا اور نیلامی کا کاروبار ہے وہاں ہمارے خلاف کام شروع ہو جائے گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپر چیف۔ بظاہر تو ہماری تنظیم ایک بین الاقوامی این جی او ہے اور اسے تمام ممالک اور حکومتیں تسلیم بھی کرتی ہیں اور اس سے پہلے بھی ہمارے خلاف کوئی خبر میڈیا پر نہیں آئی اس لئے کیوں نہ خود میڈیا کو بتایا جائے کہ جو کچھ پاکیشیا میں ہو رہا ہے اور اس میں کوبران کا نام سامنے لایا جا رہا ہے یہ سب غلط ہے اور کوبران کے خلاف سازش ہے اس طرح یہ طوفان تھم جائے گا"..... ولیم جونز نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کوبران پوری دنیا میں تعلیم کی روشنی پھیلانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ ہمارا عورتوں کے اغوا اور ان کی

نیلامی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ٹھیک ہے اس کا انتظام جلد ہی کر لیا جائے گا اور میڈیا کو اس کے واضح اور ٹھوس ثبوت دیئے جائیں گے کہ یہ کوبران کے خلاف سازش ہے۔ اوکے۔ مزید کچھ"..... سپر چیف نے کہا۔

"سپر چیف۔ ان اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکیشیا نے اس معاملے کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ اس لئے کوبران کے خلاف یہ لوگ لازماً کام کریں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کوبران کے خلاف میدان میں اترے گی اس سلسلے میں کیا کیا جائے"۔ ولیم جونز نے کہا۔

"اس کے لئے ہمارے پاس سپر کوبران گروپ موجود ہے۔ سپر کوبران گروپ کے چیف فریک کو تمہارے انڈر کاسار میں کام کرنے کے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے کے تمام حالات تم اسے بتا دینا باقی وہ خود سنبھال لے گا"..... سپر چیف نے کہا۔

"وہ کب تک میرے پاس پہنچے گا سپر چیف"..... ولیم جونز نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر وہ تمہارے آفس میں پہنچ جائے گا"..... سپر چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ولیم جونز نے فون آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"چارلس۔ تم جا کر انتھونی کو کہہ دو کہ جیسے ہی فرینک آئے اسے میرے آفس تک پہنچا دیا جائے اور ہاں تم نے فرینک کے ساتھ آنا ہے کیونکہ پاکیشیا تمہارے ڈیسک کا ملک ہے اس لئے تم زیادہ بہتر انداز میں اسے سمجھا سکتے ہو۔ یہ فائل یہیں رہنے دو تاکہ اسے فرینک کو دکھایا جا سکے"..... ولیم جونز نے کہا۔

"یس چیف"..... چارلس نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ولیم جونز نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ولیم جونز نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ریجنل چیف چارلس اور ان کے ساتھ ایک اجنبی جو چارلس کے مطابق فرینک ہے۔ آپ کے آفس آنے کی اجازت چاہتے ہیں"..... اس کی فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بھیج دو"..... ولیم جونز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور چارلس کے ساتھ لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایک آدمی جس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ پر جینز کی ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔

"میرا نام فرینک ہے اور میں سپر کوبران گروپ کا چیف ہوں۔ سپر چیف نے کوبران گروپ کو آپ کے تحت کر دیا ہے تاکہ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس یا سنیک کلرز کے خلاف کام کر سکیں"..... اس آدمی نے تفصیلی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میری سپر چیف سے تفصیلی بات ہوئی ہے البتہ آپ کو میں پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ آپ بہتر انداز میں کام کر سکیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ کوبران تنظیم کیا کرتی ہے"..... ولیم جونز نے کہا۔

"یس سر۔ پوری دنیا میں علم کی روشنی پھیلائی جا رہی ہے"۔ فرینک نے کہا۔

"سنو۔ تمہارے لئے شاید یہ نئی بات ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ کوبران پوری دنیا میں عورتوں کے اغوا اور پھر انہیں دوسرے ملکوں میں لے جا کر فروخت کرنے کا شاندار کاروبار کرتی ہے۔ اب تک لاکھوں عورتوں اور لڑکیوں کو فروخت کیا گیا ہے کیونکہ یہ کاروبار بے حد منافع بخش ہے۔ ہر ملک میں کوبران کے ایجنٹ موجود ہیں جن کے تحت ایسے بدمعاش گروپ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور پھر ان لڑکیوں کو اس ملک سے باہر پہنچانے کا بندوبست کیا جاتا ہے اور پھر ان کی باقاعدہ نیلامی کی جاتی ہے"..... ولیم جونز نے کہا تو فرینک بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے یہ سب معلوم ہے لیکن ہماری تربیت اس انداز میں ہوتی ہے کہ ہم ایسی باتیں قبول نہیں کرتے"..... فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولیم جونز نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چارلس۔ اب تم اسے بتاؤ کہ پاکیشیا میں کیا ہوا ہے اور کیوں سپر چیف نے ان کی اس معاملے میں ڈیوٹی لگائی ہے"..... ولیم جونز نے چارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"..... چارلس نے کہا اور پھر اس نے سنیک بگرز کی طرف سے اس کاروبار کے خلاف کارروائی کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"یہ سنیک بگرز کیا تفصیل ہے"..... فرینک نے چارلس کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

"یہ ایک سرکاری تنظیم ہے۔ اس میں تین افراد شامل ہیں۔ ایک پاکیشیا کا مقامی آدمی ہے اس کا نام ٹائیگر ہے اور دوسرے دو حبشی ہیں۔ ایک ایکریمی نژاد اور دوسرا افریقی نژاد۔ انہوں نے وہاں انتہائی طاقتور بدمعاشوں کے اڈے تباہ کر دیئے ہیں۔ بے شمار بدمعاش ان کے ہاتھوں مارے گئے ہیں اور تین مین اڈوں میں اغوا شدہ عورتیں موجود تھیں۔ انہیں انہوں نے پولیس کے حوالے کر دیا۔ اب سنا یہ جا رہا ہے کہ ٹائیگر ایک پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کا شاگرد ہے اور عمران بظاہر ایک احمق سا آدمی ہے لیکن دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بہرحال اب یا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس جسے عمران لیڈ کرتا ہے یا پھر سنیک بگرز کوئی نہ کوئی یہاں کاسار پہنچ جائیں گے۔ یہ لوگ یہاں کے ہیڈ کوارٹر اور ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کریں گے اس لئے سپر چیف نے آپ کو یہاں بھجوایا ہے۔ آپ یہاں اپنا عارضی ہیڈ کوارٹر بنا لیں۔ گاڑیاں اور دیگر تمام سہولتیں آپ کو ہم مہیا کر دیں گے"..... چارلس نے کہا۔

"میں گزشتہ ایک ہفتہ پہلے یہاں ہیڈ کوارٹر بنا چکا ہوں۔ مجھے سپر چیف نے کہا تھا کہ جلد ہی سپر کوبران گروپ کو کاسار میں کام کرنا ہوگا"..... فرینک نے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا ہیڈ کوارٹر"..... ولیم جونز نے پوچھا۔

"گریٹ لائن کالونی کی کوٹھی نمبر تین اے"..... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا فون نمبر چارلس کو دے دو کیونکہ تمہارا رابطہ براہ راست چارلس سے رہے گا"..... ولیم جونز نے کہا۔

"اوکے چیف۔ حکم کی تعمیل ہوگی اور آپ بالکل فکر مت کریں چاہے یہاں سنیک بگرز آئیں یا عمران کی سربراہی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کا خاتمہ سپر کوبران گروپ کے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے۔ ہمارا پہلے کبھی نہ ہی سنیک بگرز سے ٹکراؤ ہوا ہے اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس لئے ہمیں ان کے حلیئے بتا دیں تاکہ ہم انہیں شناخت کر سکیں"..... فرینک نے کہا۔

"وہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں تو وہ یقیناً میک اپ تبدیل کرتے رہتے ہوں گے اس لئے تمہیں حلیوں سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا البتہ سنیک بگرز کو پہچانا جا سکتا ہے۔ دو حبشی اور ایک پاکیشیائی افراد پر مشتمل ہے۔ اس عمران کا قدوقامت تم معلوم کر سکتے ہو۔ اب تمام کام تم نے کرنا ہے ان کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ یہ لوگ سب کچھ تباہ کر دیں گے"..... ولیم جونز نے کہا۔

"ہمارے پاس ہر قسم کے جدید ترین آلات موجود ہیں اور ہم نے اپنی رہائش گاہ کو مکمل طور پر سیف کیا ہوا ہے لیکن پورے دارالحکومت میں ایسے آلات نصب نہیں کرائے جا سکتے ہیں البتہ ان تمام راستوں پر جہاں سے کوئی کاسار میں داخل ہو سکتا ہے اور یہاں ایسے ہوٹل جہاں وہ رہائش رکھ سکیں وہاں بھی میک اپ چیک کرنے والے کیمرے نصب کرا دیئے جائیں گے البتہ آپ اگر ہماری ہیلپ کریں تو انہیں بہت آسانی سے پکڑا اور ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... فرینک نے کہا۔

"کیسی ہیلپ۔ کھل کر بات کرو"...... ولیم جونز نے کہا۔

"ہمارے پاس ایسا سسٹم ہے جسے پورے شہر کی فضا میں پھیلا اور آپریٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس سسٹم میں ہم چند مخصوص الفاظ فیڈ کر دیتے ہیں۔ مثلاً عمران، سیک گلرز، ٹائیگر، پاکیشیا وغیرہ۔ پھر جیسے ہی ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں گے تو وہ ٹریس ہو جائیں گے اور پھر ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے"...... فرینک نے کہا۔

"اس میں ہم آپ کی ہیلپ کیسے کر سکتے ہیں"...... ولیم جونز نے کہا۔

"چیف۔ یہ سسٹم سیٹلائٹ کے ذریعے آپریٹ کیا جاتا ہے لیکن اس کے لئے مخصوص قسم کا کافی بلند ٹاور نصب کرنا پڑتا ہے اور اگر مخالف اس کے بارے میں جانتے ہوں تو وہ اس کا مخصوص ٹا

دیکھ کر ہی پہچان جاتے ہیں اس لئے یہ ٹاور ہم ایسی جگہ نصب کرتے ہیں جو شہر سے دور ہو جہاں عام طور پر آمدورفت نہ ہوتا کہ اسے پہچانا نہ جا سکے"...... فرینک نے کہا۔

"دارالحکومت کے شمال میں یہاں سے تقریباً دس کلو میٹر کے فاصلے پر ہمارا فارم ہے۔ آپ وہاں اس کو نصب کرا سکتے ہیں۔ چارلس اس سلسلے میں آپ کی ہر قسم کی مدد کرے گا"...... ولیم جونز نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... چارلس نے کہا۔

"پھر سمجھیں کہ وہ یہاں پہنچنے کے چند گھنٹوں میں ہی نہ صرف ٹریس ہو جائیں گے بلکہ ہلاک بھی کر دیئے جائیں گے"...... فرینک نے کہا۔

"یہ سب سے بہتر طریقہ ہے کسی کو ٹریس کرنے کا۔ اوکے۔ اب میں مطمئن ہوں آپ جا کر اپنے کام کا آغاز کریں"...... ولیم جونز نے کہا تو چارلس اور فرینک دونوں اٹھے اور سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تو ولیم جونز نے ایسے اطمینان بھرا سانس لیا جیسے اس کے کاندھوں پر موجود لاکھوں ٹن کا بوجھ اتر گیا ہو۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا وہاں موجود بلیک زیرو نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور پھر دونوں اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"عمران صاحب۔ سنیک بکرز والے مشن کا کیا ہوا۔ کوئی رپورٹ ہی نہیں دیتا۔ کوئی ایکسٹو کو پوچھتا ہی نہیں"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ملک میں کس قدر توانائی کا بحران ہے۔ ایسے حالات میں بلیک کا مطلب اندھیرے سے ہر کوئی بھاگتا ہے۔ یہ تو قرعہ فال ہم جیسے دیوانوں کے نام نکلا ہے کہ خود چل کر جاتے ہیں اندھیرے کی زیارت کرنے"..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"نام بھی آپ نے رکھا ہے اور اب اعتراض بھی آپ ہی کر رہے ہیں۔ اگر کہیں تو میں وائٹ زیرو رکھ لیتا ہوں"..... بلیک زیرو

نے کہا۔

"اخبار میں اشتہار دو گے کہ میں اپنا نام بلیک زیرو کی بجائے اب وائٹ زیرو میں بدلنا چاہتا ہوں۔ آئندہ مجھے اس نام سے لکھا اور پکارا جائے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"وہ ڈائری مجھے دو"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے"..... بلیک زیرو نے جھک کر میز کی نچلی دراز سے ڈائری نکالتے ہوئے کہا۔

"اس سنیک بکرز کی کڑیاں بین الاقوامی مجرم تنظیموں سے جا ملتی ہیں۔ کوبران جو یورپ کے ایک ملک کاسار میں ہے پوری دنیا میں عورتوں کے اغوا اور ان کی خرید وفروخت کی درپردہ سرپرستی کرتی ہے جبکہ بظاہر وہ این جی او ہے جو پوری دنیا میں علم کے حصول کے مشن پر کام کر رہی ہے"..... عمران نے ڈائری لے کر اسے کھولتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ سر سلطان سے کہہ کر پاکیشیا میں کام کرنے والی تمام این جی اوز کی انکوائری شروع کرا دی ہے کیونکہ مجرموں نے اس پلیٹ فارم کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ایک کپ چائے مل جائے تو بہتوں کا بھلا ہو جائے گا"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"چائے تو میں پلوا دیتا ہوں لیکن بھتوں کا بھلا کا کیا مطلب ہوا"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پرانے دور میں اخبارات میں ایک اشتہار شائع ہوا کرتا تھا جس کا عنوان بھی ہوتا تھا کہ اس کو پڑھنے سے بھتوں کا بھلا ہوگا اور لوگ اسے اس لئے ضرور پڑھتے تھے کہ ان کے پڑھنے سے بھتوں کا بھلا کیسے ہوگا اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس لئے بھتوں میں شامل ہو جاتے ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران کی نظریں مسلسل ڈائری کے اوراق پر لگی ہوئی تھیں اور ساتھ ساتھ وہ ڈائری کے ورق پلٹتا بھی جا رہا تھا اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلک ابھر آئی۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی لے کر وہ اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور چائے کی پیالی اس نے اپنے سامنے میز پر رکھ دی۔ عمران نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے چائے کا ایک گھونٹ سپ کیا اور پھر پیالی رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے یورپی ملک کاسار کے دارالحکومت جس کا نام بھی کاسار ہے کے رابطہ نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران سمجھتا تھا کہ اب آپریٹر کو کمپیوٹر پر دیکھنا پڑے گا۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... دوسری طرف سے تھوڑی دیر بعد پوچھا گیا۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے یکے بعد دیگرے رابطہ نمبرز بتا دیئے گئے اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور چائے کی پیالی اٹھا کر اس نے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ پھر اس نے چائے کی پیالی ختم کر کے میز پر رکھی اور رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"روز میری کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

"روز میری ابھی زندہ ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو زندہ ہیں لیکن آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"بس ایک سوال کا جواب دے دو۔ پھر اپنا تعارف کراؤں گا کہ اب تک وہ کتنی شادیاں کر چکی ہیں۔ تین سال پہلے جب اس

سے ملاقات ہوئی تھی تو روز میری آٹھویں بار دلہن بنی تھی۔ اب کیا پوزیشن ہے۔ گراف کتنا اوپر جا چکا ہے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"وہ آٹھویں شوہر کی بیوہ ہیں لیکن آپ ہیں کون"..... دوسری طرف سے انتہائی حیرت انگیز لہجے میں کہا گیا۔

"آپ نے بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ بہرحال میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور روز میری سے کہہ دو کہ اب اس کی بیوگی ختم ہو جائے گی"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کچھ دیر خاموشی رہی پھر آواز سنائی دی۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے بولنے والی خاتون عمران کے اس فقرے کو سمجھنے کی کوشش کرتی رہی تھی کہ اب روز میری کی بیوگی ختم ہو جائے گی۔ بلیک زیرو سامنے بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد پہلے بولنے والی اسی خاتون کی آواز سنائی دی۔

"لائن پر ہوں۔ واہ۔ تو یہاں شادی کے لئے امیدواروں کی لائن لگی ہوئی ہے"..... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"بات کریں"..... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے وہ اب عمران کے فقروں سے جان چھڑانا چاہتی ہو۔

"ہیلو۔ روز میری بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ تحکمانہ تھا۔

"تمہاری یہ رعب دار آواز سن کر ہی تمہارے شوہروں کے دل ڈل جاتے ہوں گے اور وہ رعب کے نیچے دب کر مر جاتے ہوں گے"..... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"کیا بکواس ہے۔ کون ہو تم"..... اس بار دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ ناٹی بوائے۔ تم کہاں سے ٹپک پڑے"۔ روز میری نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"تم نے سارے خواب ہی چکنا چور کر دیئے ہیں۔ میں خوش ہو رہا تھا کہ میں تمہارے نویں شوہر کے معیار پر پورا اتروں گا۔ تم نے مجھے بوائے اور ناٹی کہہ کر لٹیا ہی ڈبو دی ہے"..... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے روز میری کے بے اختیار کھل کھلا کر ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم واقعی وہی ناٹی بوائے ہو جس نے مجھے گنتی کا ناچ نچا دیا تھا۔ مجھے یاد ہے بہرحال اتنے عرصے بعد کیوں فون کیا ہے"۔ روز میری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم ایک تنظیم کی چیف ہو۔ جہاں تک مجھے یاد ہے اس کا نام

ہیلپ تھا۔ اور تم نے بتایا تھا کہ اس تنظیم کی شاخیں کئی دوسرے یورپی ملکوں تک پھیلی ہوئی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ہاں اور اب تو یہ مزید وسعت اختیار کر چکی ہے لیکن تم کیوں یہ سب کچھ بتا رہے ہو۔ کیا تمہیں کسی قسم کی ہیلپ چاہئے۔ کھل کر بات کرو"..... روز میری نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اتنی لمبی کال کر رہا ہوں حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ملک میں کال بے حد مہنگی ہے"..... عمران نے کہا تو روز میری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم بتاؤ کیا ہیلپ چاہئے"..... روز میری نے کہا۔

"کاسار میں ایک تنظیم ہے کوبران۔ اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات چاہئے تمہیں"..... عمران نے کہا۔

"کوبران۔ ہاں ہے۔ بین الاقوامی تنظیم ہے لیکن ہیڈکوارٹر کا کیا مطلب ہوا۔ ہیڈکوارٹر تو مجرموں یا سرکاری تنظیموں کے ہوتے ہیں جبکہ کوبران تو پوری دنیا میں تعلیم عام کرنے پر گزشتہ دس بارہ سال سے کام کر رہی ہے۔ اس کا چیف ولیم جونز میرا دوست ہے"۔ روزی میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہماری طرف جہاں چیف بیٹھتا ہے اسے ہیڈکوارٹر کہا جاتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے لیکن میں کبھی ان کے ہیڈکوارٹر نہیں گئی۔ ولیم جونز سے یہاں کلب میں ہی اکثر ملاقات ہو جاتی ہے"..... روز

میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر تو معلوم ہوگا تمہیں"..... عمران نے کہا۔

"میری فون سیکرٹری کے پاس ہوگا۔ تم نے اس سے کیا بات کرنی ہے۔ تمہارا اس سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے تم تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو جبکہ ولیم جونز کی تنظیم کوبران تعلیم کے لئے کام کرتی ہے"..... روز میری نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کلب چلاتی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ ایک تنظیم کی بھی چیف ہو۔ اسی طرح میں بھی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں اور تعلیم کے لئے بھی کام کرتا ہوں۔ میں بھی انسانیت کے لئے کام کرتا ہوں۔ کیا تم معلوم کر سکتی ہو کہ ولیم جونز کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اور اس کا فون نمبر کیا ہے۔ ویسے پہلے تو تم اتنی گئی گزری بھی نہ تھیں"..... عمران نے کہا۔

"میں ابھی بھی گئی گزری نہیں ہوں۔ ٹھیک ہے اپنا فون نمبر بتاؤ میں معلومات حاصل کر کے خود تمہیں فون کر دوں گی"..... روز میری نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت لو گی اس معمولی سے کام کے لئے"..... عمران نے دانستہ اس انداز میں بات کی۔

"دو گھنٹے زیادہ سے زیادہ"..... روز میری نے کہا۔

"او کے۔ میں دو گھنٹوں کے بعد خود تمہیں فون کروں گا۔ گڈ

بائی"... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"فون نمبر تو وہاں کی انکوائری سے بھی معلوم کیا جا سکتا تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایسے فون نمبرز انکوائری سے ماورا ہوتے ہیں کیونکہ یورپ میں یہ عام رواج ہے کہ فون کا مالک چاہے تو نمبر اوپن کرے یا سیکرٹ رکھے۔ یہ اس کی مرضی ہے اس لئے وہاں یہ بھی رواج ہے کہ ایک نمبر سیلائٹ سے لیتے ہیں اور ایک نمبر لینڈ لائن سے لیتے ہیں۔ اصل بات چیت سیلائٹ نمبر پر ہوتی ہے جبکہ لینڈ لائن کو کسی رفاہی کاموں سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ روز میری جو فون نمبر معلوم کرے گی وہ واقعی کام کا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ سنیک بکرز کو پوری تیاری کر کے بھیجنا چاہتے ہیں"... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل میں جوزف اور جوانا کے قد و قامت اور ڈیل ڈول ایسے ہیں کہ وہ چھپ نہیں سکتے اور یقیناً آغا جبار کی گرفتاری کی خبر ان تک پہنچ چکی ہو گی اور جس طرح میں شیطان کی طرح بدنام ہوں اسی طرح ٹائیگر بھی میرے شاگرد کے طور پر مشہور ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں خدشہ ہو کہ سنیک پر سنیک بکرز کا حملہ ہو سکتا ہے اس لئے انہوں نے اس کا پیشگی بندوبست کر رکھا ہو اور پھر جیسے ہی ہم وہاں پہنچ کر ہیڈکوارٹرز کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے تو پھر ان کی نظروں میں آ جائیں گے اور پھر جوزف اور جوانا کے

ڈیل ڈول ایک اپ سے تبدیل نہیں ہو سکتے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ہیڈکوارٹرز کا علم انہیں پہلے سے ہو اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا خاتمہ کر دیں"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن ہیڈکوارٹرز کے حفاظتی اقدامات خاصے سخت ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بظاہر ایک این جی او کا ہیڈکوارٹرز ہو گا جو تعلیم کے لئے کام کرتی ہے۔ اس لئے وہاں عام لوگوں کی آمد و رفت نہیں ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آغا جبار کی گرفتاری اور اڈوں کی تباہی سے وہ یقیناً سنیک بکرز سے خوفزدہ ہوں گے۔ اس لئے شاید وہ اسے کلوز ہی کر دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال دیکھو روز میری کیا معلومات حاصل کرتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹے گزرنے کے بعد عمران نے دوبارہ کال کی تو کلب کی فون سیکرٹری نے عمران کا نام سنتے ہی فوراً روز میری سے اس کا رابطہ کرا دیا۔ شاید روز میری نے اسے اس کے بارے میں کوئی خصوصی ہدایت دے دی تھی۔

"ہیلو۔ روز میری بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے روز میری کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"..... عمران نے اپنے مخصوص خوشگوار لہجے میں کہا۔

"تم کس ہیڈکوارٹر کا ایڈریس اور فون نمبر معلوم کرنا چاہتے ہو"..... روزی میری نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا۔

"کس ہیڈکوارٹر کا کیا مطلب۔ کیا یہاں پچیس ہیڈکوارٹر ہیں۔ ہیڈکوارٹر تو ایک ہی ہوتا ہے جیسے سکول میں ہیڈ ماسٹر ایک ہوتا ہے باقی ماسٹر ہوتے ہیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے روزی میری کی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم ٹھیک کہتے ہو لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ کوبران کے دو ہیڈکوارٹر ہیں۔ ایک یہاں کاسار میں جس کا چیف ولیم جونز ہے۔ اس ہیڈکوارٹر میں ریجنل چیفس کے بھی آفس ہیں اور دوسرا ہیڈکوارٹر سپر ہیڈکوارٹر کہلاتا ہے جس کے چیف کو سپر چیف کہا جاتا ہے۔ دوسرا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اس کا علم کسی کو نہیں۔ حتیٰ کہ ولیم جونز کو بھی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے فون نمبر کا کسی کو علم ہے اور وہ ہی ایک مخصوص نمبر پر رابطہ کرتے ہیں اور ان کی آواز بھی مشینی ہوتی ہے"..... روز میری نے کہا۔

"تمہیں اس قدر تفصیلی علم کیسے ہو گیا اس قدر خفیہ باتوں کا"..... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔ اسے واقعی حیرت ہو رہی تھی کیونکہ جب ایسے خفیہ ہیڈکوارٹر بنائے جاتے ہیں تو انہیں انتہائی

خفیہ رکھا جاتا ہے۔

"تم نے مجھے گئی گزری ہونے کا طعنہ دیا تھا۔ اس لئے میں نے بھاری رقم خرچ کر کے یہ معلومات حاصل کی ہیں تاکہ تم مجھے گئی گزری نہ سمجھو اور سنو۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کوبران کو خطرہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس، سنیک کلرز یا پھر دونوں کا ہیڈکوارٹر پر حملہ ہو سکتا ہے۔

تم نے مجھ سے چھپایا ہے کہ تم تعلیم کے لئے کام کرتے ہو اور اسی لئے ہیڈکوارٹر کا ایڈریس اور فون نمبر معلوم کرنا چاہتے ہو لیکن مجھے معلومات مل گئی ہیں اور اب سب کچھ بتا دیا ہے تو تمہارے اصل فائدے کی بات بھی بتا دوں کہ سپر چیف نے سپر کوبران گروپ کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ دارالحکومت کاسار میں سنیک کلرز یا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا دونوں کو ٹریس کریں اور فوری طور پر انہیں گولیوں سے اڑا دیں اور یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے کیونکہ یہ یورپ اور ایکریمیا کی مختلف سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں میں کام کرتے رہتے ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ بھی ہیں اور انہوں نے جدید آلات کو استعمال کرتے ہوئے یہاں سخت چیکنگ کر رکھی ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم یہاں نہ آؤ اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچا لو اور ایک بات اور بھی سن لو کہ اگر تم یا تمہارے ساتھی یہاں آ بھی جائیں تو مجھ سے یا میرے کلب سے پلیز کوئی رابطہ نہ رکھیں"..... روز میری نے کہا۔

"ارے ارے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں سیکرٹ سروس کا رکن
نہیں ہوں۔ کرائے کا سپاہی ہوں۔ اگر سیکرٹ سروس کا چیف چاہتا
ہو تو مجھے معاوضہ دے کر شامل کر لیتا ہے نہیں چاہتا تو کال نہیں
کرتا اور ابھی تک مجھے کال نہیں کیا گیا۔ جہاں تک سنیک بکرز کا
تعلق ہے تو اس میں میرا ایک شاگرد شامل ہے اور بس۔ اور ہاں
تم نے ان معلومات کو حاصل کرنے میں اگر رقم خرچ کی ہے تو
دو۔ میں ادا کر دیتا ہوں کیونکہ تم نے واقعی انتہائی قیمتی معلومات مہیا
کی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"صرف ایک لاکھ ڈالرز بھجوا دو۔ اگر بھجوا سکتے ہو تو ورنہ
نہیں"..... روز میری نے کہا اور ساتھ ہی اپنا اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دیا
تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ دیا جبکہ سامنے بیٹھے
ہوئے بلیک زیرو نے اکاؤنٹ نمبر لکھ لیا تھا۔ عمران کے رسیور رکھتے
ہی بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
تاکہ وہ یورپ میں موجود اپنے ایجنٹ کو روز میری کے اکاؤنٹ میں
ایک لاکھ ڈالرز جمع کرانے کے احکامات دے سکے اور پھر جیسے ہی
بلیک زیرو نے رسیور رکھا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"..... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی
"عمران بول رہا ہوں جوزف۔ ٹائیگر یہاں موجود ہے"
عمران نے کہا۔

"نہیں باس"..... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں اسے سیل فون پر کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ
رانا ہاؤس پہنچ جائے۔ میں خود بھی آ رہا ہوں وہاں تاکہ کاسار میں
موجود کوبران کے ہیڈکوارٹر کے لئے کوئی روڈ میپ بنایا جا سکے"۔
عمران نے کہا۔

"یس باس"..... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ اس مشن پر سیکرٹ سروس کو
بھیجا جائے کیونکہ یہ سنیک بکرز کا روگ نظر نہیں آتا۔ خاص طور پر
یہ سپر کوبران گروپ"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ مشن سنیک بکرز کا ہے۔ حتمی فیصلہ وہی کریں گے"۔ عمران
نے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر اسے آن کر کے اس پر نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں باس"..... چند لمحوں بعد بلیک زیرو
کو بھی ٹائیگر کی آواز سنائی دی کیونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن بھی
آن کر دیا تھا۔

"رانا ہاؤس پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہاں جا رہا ہوں تاکہ کوبران
کے سلسلے میں حتمی فیصلہ کیا جا سکے"..... عمران نے کہا۔

"یس باس"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران
نے سیل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اگر سیکرٹ سروس کے حق میں فیصلہ ہوا تو میں تمہیں فون کر دوں گا۔ پھر تم باگ ڈور ہاتھ میں لے لینا"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

سپر کوبران گروپ کا لیڈر فرینک کاسار میں موجود ہیڈ کوارٹر کے آفس کے انداز میں سجائے گئے کمرے میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت یورپی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اسے دیکھ کر فرینک کا چہرہ یکلخت پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"آؤ ماریا۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ کیا ہوا چارم کا"۔ فرینک نے کہا۔

"تمام سیٹنگ کر کے اسے آن بھی کر دیا ہے۔ اب وہ آئندہ ایک ہفتے تک مسلسل دن رات کام کرے گا۔ ایک ہفتے بعد البتہ اسے ایک ہفتہ ریسٹ دینا پڑے گا"..... ماریا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"کون سے الفاظ ایڈجسٹ کئے ہیں چیکنگ کے لئے"۔ فرینک نے پوچھا۔

"وہی جو تم نے لکھے ہوئے تھے۔ ٹھہرو۔ میں نے ڈائری میں لکھ لئے تھے۔ بتاتی ہوں"..... ماریا نے کہا اور کاندھے پر لٹکائے ہوئے لیڈیز بیگ کو اتار کر اس نے بیگ کھولا۔ اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اسے دیکھنے لگی۔

"ہاں۔ یہ ہیں الفاظ۔ عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس، ٹائیگر اور سنیک کلرز۔ یہ چار الفاظ ہیں"..... ماریا نے ڈائری پڑھتے ہوئے کہا۔

"اوکے"..... فریک نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ ہیری بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ورڈز چیکنگ سسٹم آن کیا ہے یا نہیں"..... فریک نے کہا۔

"آپ کے حکم کے بغیر کیسے آن کر سکتے تھے باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب آن کر کے مجھے تفصیل بتاؤ"..... فریک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ"..... ماریا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پورے دارالحکومت میں اس سسٹم کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔ جس

چیکنگ پوائنٹس بنائے گئے ہیں اور ان چیکنگ پوائنٹس پر موجود ہمارے آدمی مشکوک افراد کو چیک کرتے ہی گرانڈ کو اطلاع دیں گے اور گرانڈ ان کی چیکنگ کرے گا اور ان کی ہلاکت کا فوری انتظام کرے گا۔ یہ ساری تفصیل چیک کرنی ہو گی کہ انتظامات مکمل ہیں یا نہیں"..... فریک نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور ماریا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فریک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیں"..... فریک نے کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں باس۔ سسٹم آن کر دیا گیا ہے۔ جس چیکنگ پوائنٹس بنائے گئے ہیں اور ان پر موجود افراد سے معلوم کر لیا گیا ہے۔ ان سب کے پوائنٹس کام کر رہے ہیں اور انہیں ہر طرح سے چوکنا رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے"..... ہیری نے کہا۔

"مشکوک افراد کے خاتمہ کے لئے کیا پلاننگ ہے تمہاری"۔ فریک نے پوچھا۔

"گرانڈ گروپ دارالحکومت میں گشت کر رہا ہے۔ کسی بھی پوائنٹ پر مشکوک افراد کے سامنے آتے ہی گرانڈ کو اس کی پوری تفصیل بتا دی جائے گی اور پھر جب تک وہ مشکوک آدمی گرانڈ گروپ چیک نہیں کر لیتا تب تک پوائنٹ اس کی رہنمائی کرتا رہے گا"..... ہیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب جب تک یہ لوگ ہلاک نہ ہو جائیں تم نے ہر

طرح سے چوکنا رہتا ہے"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم اس طرح خوش ہو رہے ہو فرینک جیسے یہ لوگ ان الفاظ کو لازماً دوہرا دیں گے۔ فرض کیا دارالحکومت میں پہنچ کر وہ ان میں سے کوئی لفظ بھی نہیں بولتے تو پھر تمہاری کیا پوزیشن ہو گی"..... ماریا نے کہا۔

"عام حالات میں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ فرض بھی کیا جا سکتا ہے لیکن انسانی نفسیات ہے کہ انسان چاہے لاکھ میک اپ کر کے اپنے آپ کو تبدیل کر لے لیکن اپنی زبان کی نمائندگی کا کوئی نہ کوئی لفظ منہ سے نکل ہی جاتا ہے اور جیسے ہی کوئی ایسا لفظ سامنے آئے گا تو اسے پکڑ لیا جائے گا۔ اس طرح ہم حتمی کامیابی حاصل کر لیں گے"..... فرینک نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک چونک پڑا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور کان سے لگا لیا اور لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیری بول رہا ہوں باس۔ ایک اہم اطلاع ملی ہے جو اٹھارہ نمبر پوائنٹ سے بیلی نے دی ہے"..... ہیری نے کہا تو فرینک کے ساتھ ساتھ ماریا بھی چونک پڑی کیونکہ اس میں پوائنٹ کا ذکر تھا۔

"کیا اطلاع ہے"..... فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہاں لعل سٹار کلب کے منیجر جیکب نے بار بار تانگیر، تانگیر کا لفظ استعمال کیا ہے"..... ہیری نے کہا تو فرینک اور ماریا دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"جیکب نے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو لوکل آدمی ہے اس کا ان غیر ملکیوں سے کیا تعلق"..... فرینک نے کہا۔

"کس لئے استعمال کیا۔ کیوں کیا۔ یہ تو معلوم نہیں باس۔ لیکن بہرحال اس نے تین چار بار یہ لفظ استعمال کیا ہے"..... ہیری نے جواب دیا۔

"گرانٹ کو کہو کہ اسے اغوا کر کے یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچا دے اور تم اپنا کام جاری رکھو۔ میں خود اس سے معلومات حاصل کر لوں گا"..... فرینک نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو فرینک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ موڈی بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"موڈی۔ ایک آدمی کو یہاں لایا جا رہا ہے۔ اسے بلیک روم میں راڈز میں جکڑ کر مجھے اطلاع دینا۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"..... فرینک نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"ویسے یہ لفظ بذات خود مشکوک ہے۔ تانگیر کا لفظ کوئی بھی کسی بھی طرح استعمال کر سکتا ہے۔ یہ لفظ ہماری زبان کا ہے اور عام

مستعمل ہے"..... ماریا نے کہا۔

"کوئی شکاری تو یہ لفظ استعمال کر سکتا ہے لیکن کلب کا منیجر کیوں یہ لفظ استعمال کرے گا"..... فرینک نے کہا۔

"چلو دیکھو یہ جیکب کیا کہتا ہے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ تمہیں یہاں کے حالات کا علم نہیں ہے لیکن میں یہاں رہتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ جیکب سیاہ فام ہے اور اس نے سیاہ فاموں کی خفیہ جماعت بنائی ہوئی ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ دارالحکومت کے تمام سیاہ فام تم پر چڑھ دوڑیں"..... ماریا نے کہا تو فرینک چونک پڑا۔

"اوہ۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ اب میں اس کا خصوصی خیال رکھوں گا"..... فرینک نے کہا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اسے موزی کی طرف سے جیکب کی آمد کی اطلاع ملی۔ موزی کے مطابق جیکب کو بے ہوش کر کے لایا گیا ہے اور اس نے اسے بلیک روم میں کرسی پر راڈز میں جکڑ کر اطلاع دی ہے۔

"میں آ رہا ہوں"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ تم بھی آ جاؤ"..... فرینک نے ماریا سے کہا تو ماریا اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے جس کی عقبی دیوار کے ساتھ راڈز والی کرسیوں کی ایک لمبی قطار موجود تھی۔ کمرے میں ایک درمیانے قد لیکن پھیلے ہوئے جسم کا

آدمی موجود تھا۔ یہ موزی تھا اس بلیک روم کا انچارج جس نے فرینک اور ماریا دونوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ موزی"..... فرینک نے اس آدمی سے کہا اور سامنے رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ماریا اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ ادھر موزی نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے راڈز میں جکڑے ہوئے لیکن ڈھلکے پڑے سیاہ فام کا سر پکڑ کر اسے سیدھا کیا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ اس نے سیاہ فام جیکب کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹا لی اور اس کا ڈھکن لگا کر اسے جیب میں ڈال لیا اور پھر پیچھے ہٹ کر کرسیوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد سیاہ فام جیکب ہوش میں آ گیا۔

"یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ۔ کون ہو تم۔ اوہ ماریا تم۔ یہ سب کیا ہے"..... سیاہ فام جیکب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"تمہارا نام جیکب ہے اور تم لعل سٹار کلب کے مالک اور منیجر ہو"..... فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"..... اس بار جیکب نے خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہ بتاؤ کہ ٹائیگر کون ہے"..... فرینک نے کہا تو جیکب بے اختیار اچھل پڑا۔

"ناٹیگر۔ کیا تم ناٹیگر کو جانتے ہو"...... جیکب نے کہا۔

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تم بتاؤ"...... فریک نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو تمہارا تعلق کوبران سے ہے۔ ٹھیک ہے۔ ماریا کے بارے میں تو میں جانتا ہوں لیکن تمہیں پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ ناٹیگر بھی تمہارے بارے میں ہی پوچھ رہا تھا"...... جیکب نے کہا۔

"کون ہے یہ ناٹیگر اور کب تم سے ملا ہے"...... فریک نے کہا۔

"ناٹیگر پاکیشیا کی انڈر ورلڈ میں کام کرتا ہے۔ میرے ساتھ اس کی دوستی اس لئے ہے کہ اس کی اور میری ناراک میں کئی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ اسے معلوم ہے کہ میں کاسار میں کلب میں چلاتا ہوں۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا کہ کاسار میں کوبران اور اس کے سپر گروپ کے بارے میں مجھے کیا معلوم ہے تو میں نے اسے بتایا کہ کوبران کا نام سنا ہوا ہے جس کی ایجنٹ یہاں ماریا ہے۔ باقی مجھے کچھ معلوم نہیں اور نہ ہی مجھے سپر گروپ کے بارے میں معلوم ہے تو اس نے مجھے کہا کہ میں اس بارے میں معلومات حاصل کروں۔ وہ مجھے بھاری معاوضہ دے گا لیکن میں نے اس سے معذرت کر لی کیونکہ یہ میرا کام نہیں ہے کہ دوسروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرتا پھروں"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے تم سے ماریا کا کوئی پتہ یا اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بھی پوچھا تھا"...... فریک نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن نہ مجھے معلوم تھا اور نہ ہی میں نے بتایا"۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس نمبر سے تمہیں اس نے فون کیا تھا"...... فریک نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ ہی میں نے معلوم کرنے کی کوشش کی"...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کلب میں آنے والی کالیں بھی ریکارڈ ہوتی ہیں۔ کیا تم اپنے اور ناٹیگر کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ منگوا سکتے ہو"...... ماریا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... جیکب نے کہا۔

"منگوانے کی ضرورت نہیں۔ فون پر ہی سنوا دو"...... فریک نے کہا۔

"جیسے تم کہو"...... جیکب نے کہا۔

"ماریا۔ تم انتظامات کرو"...... فریک نے کہا تو ماریا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے موڈی کو فون لانے کا کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیکب کے کلب کی فون سیکرٹری سے بات کی اور پھر جیکب کے حکم پر اس کی فون سیکرٹری نے ٹیپ فون پر سنوانا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم نے کچھ نہیں بتایا

لیکن تمہیں فون نمبر معلوم کرنا چاہیے تھا مین ایکسچینج سے''..... فرینک نے کہا۔

''مجھے تو اس کال کی اہمیت کا علم ہی نہ تھا۔ روٹین کی بات چیت تھی''..... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب تم بتاؤ ماریا کہ اس کا کیا کیا جائے''..... فرینک نے ساتھ بیٹھی ہوئی ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم اس پوچھ گچھ اور یہاں لے آنے کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گے۔ ٹائیگر کو بھی نہیں''..... ماریا نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ تم مجھے جانتی ہو کہ میں جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں''..... جیکب نے بڑے پُراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

''اوکے۔ میں سفارش کرتی ہوں کہ اسے ناک آف کر کے باہر لے جایا جائے اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے''..... ماریا نے آہستہ سے کہا تو فرینک اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے بے ہوش کرنے کی ضرورت نہیں۔ میری آنکھوں پہ پٹی باندھ دیں''..... جیکب نے کہا۔

''اوکے۔ موڈی اس کی آنکھوں پہ پٹی باندھ کر اسے یہاں سے لے جاؤ اور پھر اسے کسی جگہ آزاد کر دینا''..... فرینک نے موڈی سے کہا۔

''یس باس''..... موڈی نے کہا اور فرینک اور ماریا دونوں مڑ کر

بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ ٹائیگر یہاں ہمارے خلاف فون پر کام کر رہا ہے''..... فرینک نے اپنے آفس میں پہنچ کر کہا۔

''معلومات حاصل کر کے یہاں آئیں گے تو ہمارے ہاتھ بھی آ جائیں گے''..... ماریا نے کہا تو فرینک بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹائیگر یورپی ملک کاسار کے دارالحکومت کاسار کے ایئرپورٹ پر
اترا اور پھر پبلک لاؤنج تک پہنچتے پہنچتے اسے احساس ہو گیا کہ
یہاں بڑی سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔ میک اپ چیک کرنے
والے کیمرے اپنی طرف سے انہوں نے وہاں چھپا کر لگائے تھے
لیکن ٹائیگر کو آسانی سے نظر آ گئے تھے۔ ٹائیگر اس وقت ایک سیاہ
فام کے میک اپ میں تھا۔ یہ میک اپ اس پر عمران نے کیا تھا۔
ٹائیگر تو چاہتا تھا کہ وہ یورپی مقامی میک اپ میں جائے لیکن عمران
نے کہا کہ یہ میک اپ باقاعدہ چیک کیا جا سکتا ہے جبکہ سیاہ فام
میک اپ میں جانے پر وہ مشکلات سے آزاد ہو جائے گا کیونکہ
لوگ بھی یہی توقع کر رہے ہوں گے کہ جو بھی آئے گا وہ زیادہ سے
زیادہ یورپی یا ایکریمی میک اپ میں آئے گا۔ رانا ہاؤس میں
عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کی میٹنگ ہوئی جس میں عمران نے
ٹائیگر سے کہا کہ وہ پہلے اکیلا جا کر وہاں معلومات حاصل کرے

جوزف اور جوانا کو کال کرے چنانچہ سیاہ فام کے میک اپ میں
ٹائیگر پہلے کافرستان گیا اور پھر کافرستان سے وہ کاسار پہنچ گیا تھا۔
یہاں ایک کلب تھا جس کا نام لعل سٹار کلب تھا۔ اس کا مالک اور
جنرل مینجر حبیب اس کا دوست تھا۔ اس لئے اس نے روانگی سے
پہلے اسے فون کیا تھا لیکن وہ نہ کوبران کے بارے میں کچھ جانتا تھا
اور نہ ہی سپر گروپ کے بارے میں۔ اس نے ایک ٹپ دی تھی
لیکن اس سے بھی مفید معلومات نہ ملی تھیں۔ اس لئے ٹائیگر نے
اپنے ایک اور دوست کے ذریعے کاسار کی ٹپ حاصل کی۔ یہ بھی
ایک کلب کی ٹپ تھی۔ اس کلب کی مالکہ اور جنرل مینجر ایک ادھیڑ
عمر عورت جیکولین تھی۔ یہ کلب جس کا نام جیراللہ کلب تھا اس کے
مرحوم شوہر کا تھا اس نے اپنے نام سے کلب رجسٹرڈ کرایا تھا۔ وہ
ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تو اس عورت نے جسے سب لیڈی
جیراللہ کہتے تھے خود کلب چلانا شروع کر دیا اور اس میں وہ اپنے
شوہر سے بھی زیادہ کامیاب رہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لوگ کلب
سے کیا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کے کلب میں ہر وہ کام کرنے
کی آزادی تھی جو کلب سے باہر سختی سے ممنوع تھی۔ عورتوں اور
مردوں کی باہمی رفاقت سے لے کر ہر قسم کی منشیات کا آزادانہ
استعمال ہوتا تھا۔ اس طرح یہاں کا جواء خانہ بھی بے حد مشہور تھا
اور لوگ جانتے تھے کہ وہاں کوئی بے اصولی نہیں کی جا سکتی تھی۔
بے اصولی کرنے والے کی لاش کلب سے باہر پھینک دی جاتی

تھی۔ اس لئے لوگ یہاں آ کر لاکھوں کا جوا کھیلتے تھے۔ ناٹیگر کا
دوست ریمنڈ طویل عرصہ تک لیڈی جیرالڈ اور اس کے شوہر کا
سیکرٹری رہا تھا۔ پھر وہ کاسار سے پاکیشیا اس لئے شفٹ ہو گیا تھا
کہ یہاں اس نے اپنا ایک چھوٹا سا کلب بنا لیا تھا جو اچھا خاصا
چل رہا تھا۔ چونکہ ریمنڈ صاف ستھرا کام کرنے کا عادی تھا۔ اس
لئے ناٹیگر کے ساتھ اس کی گہری دوستی تھی۔ اس نے ناٹیگر کے
سامنے لیڈی جیرالڈ کو فون کر کے ناٹیگر کے بارے میں بتایا تو لیڈی
جیرالڈ نے ناٹیگر کو ویلکم کیا۔ ناٹیگر کا نام اس میک میں ناٹیگر کے
بجائے جان سمتھ تھا۔ ناٹیگر نے ٹیکسی پکڑی اور اسے جیرالڈ کلب
جانے کا کہہ کر عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔

"آپ باہر سے آئے ہیں تو آپ کو جیرالڈ کلب نہیں جانا
چاہئے"..... اچانک ڈرائیور نے کہا تو ناٹیگر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیوں۔ کوئی خاص بات ہے"..... ناٹیگر نے پوچھا۔
"اس کلب کی بڑی سختی سے نگرانی کی جا رہی ہے۔ ہر غیر ملکی کو
باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر سیاہ فاموں کی چیکنگ کی جا
رہی ہے"..... ڈرائیور نے کہا۔
"تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ۔ کیا تم سے بھی پوچھ گچھ
کی گئی ہے"..... ناٹیگر نے کہا۔
"میں تو مقامی آدمی ہوں۔ چیکنگ تو غیر ملکیوں کی ہو رہی
ہے۔ دو گھنٹے پہلے میں ایک غیر ملکی سیاہ فام کو وہاں لے گیا تو

اس قدر سختی سے چیک کیا گیا کہ مجھے خود حیرت ہوئی۔ میرا ایک
کزن وہاں اچھے عہدے پر ہے میں نے اس سے معلومات حاصل
کیں تو اس نے بتایا کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کے تحت
چیکنگ ہو رہی ہے۔ آپ نے بھی جیرالڈ کلب کا کہا ہے اس لئے
میں نے آپ کو بتانا ضروری سمجھا"۔ ڈرائیور نے تفصیل سے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"ہو گا کوئی مسئلہ۔ میں تو تاجر آدمی ہوں۔ میرا ان معاملات
سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ"..... ناٹیگر نے دانستہ
یہ سب کچھ کہا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں ڈرائیور اس چیکنگ کا
حصہ نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے کپاؤنڈ میں
مڑ کر سامنے موجود مین گیٹ پر جا کر رک گئی۔ بلڈنگ پر جہازی
سائز کا جیرالڈ کلب کا سائن بورڈ موجود تھا۔ ٹیکسی رکتے ہی ناٹیگر
نے دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس نے میٹر سے بھی زیادہ کرایہ
ڈرائیور کو دیا اور ڈرائیور کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے وہ تیز تیز
قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کے ذریعے اندر داخل ہو گیا۔
"مسٹر"..... اسے اپنے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو ناٹیگر
تیزی سے مڑا۔ اس کے عقب میں ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا
آدمی کھڑا تھا۔ اس کے کوٹ کی سائیڈ جیب کا ابھار بتا رہا تھا کہ
جیب میں مشین پسٹل موجود ہے۔
"فرمائیے"..... ناٹیگر نے کہا۔

"پلیز۔ ادھر لابی میں آ جائیں۔ آپ سے چند با
ہیں"...... اس آدمی نے کہا
"لیکن پہلے اپنا تعارف تو کرائیں اور یہ بھی بتائیں کہ آپ
مجھے ہی باتیں کرنے کے لئے کیوں منتخب کیا ہے"...... ٹائیگر
کہا۔
"میرا نام روناللہ ہے۔ آپ کو تمام وضاحت کر دی جائے
لیجئے تو سہی"...... اس آدمی نے کہا۔
"آپ کا تعلق کس سے ہے۔ ملٹری سے، پولیس سے یا
ایجنسی سے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"آخری بار کہہ رہا ہوں۔ آپ آئیں صرف چند باتیں
ہیں ورنہ آپ خاصی بڑی مشکل میں پھنس جائیں گے"......
نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"اوکے۔ آیئے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ دونوں
ایک کمرے میں آ کر بیٹھ گئے۔
"کیا پسند کریں گے"...... روناللہ نے کہا۔
"کچھ نہیں۔ آپ اپنا کام کریں"...... ٹائیگر نے سو
میں کہا۔ اسے اس طرح اپنی چیکنگ پر غصہ آنا شروع ہو گیا
"آپ کا نام اور آپ کس ملک سے آئے ہیں اور آپ
کاغذات بھی مجھے دیں"...... روناللہ نے کہا۔
"میرا نام جان سمتھ ہے اور میں کافرستان سے آیا

ٹائیگر نے کہا۔
"کاغذات"...... روناللہ نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک
نکالا اور اسے روناللہ کی طرف بڑھا دیا۔ روناللہ نے لفافے میں
سے کاغذات باہر نکالے اور انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔
"ٹھیک ہے۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہاں سیاحوں
کے روپ میں دشمن ایجنٹ آ جاتے ہیں اس لئے حکومت کا سارے
پرسوں کی چیکنگ کرنے کے احکامات دیئے ہیں۔ یہ میرا کارڈ ہے"۔
روناللہ نے کاغذات واپس کرنے کے ساتھ ساتھ جیب سے ایک
کارڈ نکال کر ٹائیگر کو دکھاتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب مجھے اجازت ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ آپ جا سکتے ہیں"...... روناللہ نے کہا تو ٹائیگر اٹھا
اور مڑ کر ہال کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا رخ کاؤنٹر کی طرف تھا۔
"جی فرمایئے"...... کاؤنٹر پر موجود لڑکی نے کاروباری انداز میں
مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرا نام جان سمتھ ہے اور میرا تعلق کافرستان سے ہے۔
ڈی جیراللہ سے میری ملاقات طے ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکی
نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔
"کاؤنٹر سے ماڈی بول رہی ہوں۔ ایک صاحب جان سمتھ
جن کا تعلق کافرستان سے ہے کاؤنٹر پر موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے
کہ ان کی آپ سے ملاقات طے ہے"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"یس میڈم"..... دوسری طرف سے بات سن کر اس لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میڈم آپ کی منتظر ہیں۔ لفٹ سے آپ دوسری منزل پر میڈم کے آفس پہنچ جائیں گے"..... لڑکی نے کہا۔

"شکریہ"..... ٹائیگر نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جس دوست سے اس نے لیڈی جیراللہ کی ٹپ لی تھی اس نے ٹائیگر کے سامنے لیڈی جیراللہ کو فون کر کے ٹائیگر کی ملاقات طے کرا دی تھی۔ البتہ ٹائیگر نے اپنا نام جان سمتھ بتایا تھا کیونکہ وہ یورپی میک اپ میں بھی اپنا یہی نام رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اس نام سے اس کے پاس کاغذات موجود تھے جو چیکنگ میں درست ثابت ہو سکتے تھے لیکن عمران نے اس کا میک اپ کر کے اسے سیاہ فام بنا دیا تھا اور اب وہ اس سیاہ فام میک اپ میں ہی لیڈی جیراللہ سے ملنے جا رہا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ لیڈی جیراللہ کاسار کے تمام معاملات سے بخوبی واقف تھی اور اس سے انتہائی خفیہ معلومات مل سکتی تھیں۔ پھر وہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ راہداری میں دو مسلح افراد موجود تھے لیکن وہ خاموش رہے اور ٹائیگر اس دروازے تک پہنچ گیا جس کی سائیڈ پر آفس کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک خاصا وسیع کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل موجود تھی۔

ٹائیگر اندر داخل ہوا تو کمرہ خالی تھا۔ لگتا تھا کہ لیڈی جیراللہ ٹوائلٹ گئی ہیں کیونکہ ٹوائلٹ کے دروازے سے نکلنے والی روشنی بتا رہی تھی کہ لیڈی جیراللہ واش روم میں موجود ہیں۔ ٹائیگر سائیڈ پر موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں آفس کی چھت پر جمی ہوئی تھیں لیکن چھت پر کوئی ایسا آلہ موجود نہ تھا جسے خطرناک قرار دیا جا سکتا۔ تھوڑی دیر بعد ٹوائلٹ کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت باہر آئی تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم کون ہو اور کیسے یہاں تک پہنچ گئے"..... لیڈی جیراللہ نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدل رہا تھا۔

"میرا نام جان سمتھ ہے اور کافرستان کے جی چینل کے ذریعے ہماری ملاقات طے تھی"..... ٹائیگر نے دانستہ لہجے کو مؤدبانہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو تم ہو جان سمتھ۔ میں سمجھتی تھی کہ تم یورپی یا ایکریمی ہو گے لیکن تم تو سیاہ فام ہو۔ بہرحال بیٹھو"..... لیڈی جیراللہ نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور خود بھی اونچی پشت والی ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کیا پینا پسند کرو گے"..... لیڈی جیراللہ نے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ایپل جوس"..... ٹائیگر نے کہا تو لیڈی جیراللہ اچھل پڑی۔

"کیا کہا ہے تم نے"..... لیڈی جیراللہ نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"ایپل جوس"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کسی نئی شراب کا نام ہے"..... لیڈی جیرالڈ نے کہا۔

"میں شراب نہیں پیتا۔ اس لئے ایپل جوس پیتا ہوں۔ ویسے آپ رہنے دیں تو کوئی حرج نہیں ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔ آئندہ میں بھی ایسا ہی کروں گی"..... لیڈی جیرالڈ نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کیا اور کسی کو دو ایپل جوس لانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"..... لیڈی جیرالڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں دارالحکومت کاسار میں ایک بین الاقوامی تنظیم کوبران کا ہیڈکوارٹر ہے جس کا چیف ولیم جونز ہے۔ مجھے اس ہیڈکوارٹر کا ایڈریس یا اس کا فون نمبر چاہئے۔ میں ولیم جونز سے بات کرنا چاہتا ہوں"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ویٹر ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس ٹرے میں ایپل جوس کے دو بڑے ڈبے سٹرا سمیت رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ڈبہ لیڈی جیرالڈ کے سامنے اور دوسرا ٹائیگر کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

"لو پہلے جوس پی لو۔ پھر بات ہو گی"..... لیڈی جیرالڈ نے کہا اور خود بھی ڈبے میں سٹرا ڈال کر جوس سپ کرنے میں معروف ہو

گئی۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے نہ کوبران کے ہیڈکوارٹر کا علم ہے اور نہ ہی اس کا فون نمبر معلوم ہے البتہ یہاں کوبران کے لئے کام کرنے والی ایک لڑکی ہے ماریا۔ وہ میری دوست ہے اور اکثر اس سے ملاقات ہو جاتی ہے اور بس"..... لیڈی جیرالڈ نے کہا اور اس کا لہجہ سن کر ٹائیگر کو محسوس ہوا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"ماریا کا ایڈریس یا فون نمبر دے دیں۔ میں اس سے مل لوں گا اور وہ خود ہی میری بات ولیم جونز سے کرا دے گی"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے ولیم جونز سے کیا بات کرنی ہے جس کے لئے کافرستان سے یہاں آئے ہو"..... لیڈی جیرالڈ نے کہا۔

"پاکیشیا میں اس کا ایجنٹ ایک بہت بڑا زمیندار اور تاجر ہے جس کا نام آغا جبار ہے لیکن اب اسے پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اور اب پاکیشیا کی سیٹ خالی ہے اور میں اس کے لئے ولیم جونز کو اپنی خدمات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میری اگر اس سے ملاقات ہو جائے تو مجھے اپنے آپ پر سو فیصد یقین ہے کہ وہ میرا انتخاب کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس طرح مجھے ایک ایسی سیٹ مل جائے گی جس کے لئے میں خواب دیکھا کرتا تھا"..... ٹائیگر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ماریا کا فون نمبر میری سیکرٹری کے پاس ہو گا۔ میں معلوم کرتی

ہوں"...... لیڈی جیرالڈ نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوبران کی ایجنٹ ماریا کا فون نمبر ہے تمہارے پاس"۔ لیڈی جیرالڈ نے کہا۔

"یس میڈم۔ کیا اسے کال ملانی ہے"... سیکرٹری نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرے مہمان ہیں جان سمتھ۔ ان کو نمبر لکھوا دو"...... لیڈی جیرالڈ نے کہا اور رسیور ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"یس مس۔ نمبر بتائیں"...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے فون سیکرٹری نے نمبر بتانا شروع کر دیا۔

"تھینک یو"...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور واپس لیڈی جیرالڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے"...... لیڈی جیرالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے اجازت دیں۔ آپ کا بے حد شکریہ"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو لیڈی جیرالڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹائیگر مڑ کر جانے لگا پھر اچانک واپس مڑا۔

"ایک بات پوچھنی مجھے یاد نہیں رہی کہ میں جیسے ہی ٹیکسی سے اتر کر آپ کے کلب میں داخل ہوا تو ایک صاحب نے مجھے پکارا۔ میں نے مڑ کر اسے دیکھا تو اس آدمی نے کہا کہ مجھ سے کچھ پوچھ

کچھ کرنا چاہتے ہیں اور ان کا تعلق حکومت سے ہے۔ انہوں نے میرا نام پوچھا، میرے کاغذات دیکھے اور پھر مجھے جانے کو کہا۔ کیا یہاں سب کے ساتھ ایسا ہوتا ہے یا یہ سلوک صرف میرے ساتھ ہوا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہر کلب اور ہوٹل میں حکومت کی طرف سے یہ لوگ موجود ہوتے ہیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... لیڈی جیرالڈ نے کہا تو ٹائیگر نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور مڑ کر آفس سے باہر آ گیا۔ کلب کے باہر ایک بک سٹال سے اس نے دارالحکومت کا سارا تفصیلی نقشہ خریدا اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ ایور گرین کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گیا۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ اور ٹپ دے کر فارغ کیا اور آگے بڑھ کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مقامی آدمی باہر آ گیا۔

"یس سر"...... باہر آنے والے نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جان سمتھ فرام کافرستان"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ آپ۔ آئیے سر۔ میرا نام کارج ہے"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ یہ اوسط درجے کی ایک رہائش گاہ تھی جس کے پورچ میں ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ ٹائیگر نے پاکیشیا سے روانہ ہونے سے

پہلے ایک انٹرنیشنل اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے یہ کوٹھی حاصل کر لی تھی اور اس میں کار کی فرمائش بھی اس نے کی تھی جو یہاں موجود تھی۔ فون پر طے ہوا تھا کہ ٹائیگر اپنا نام اور ملک بتائے گا تو وہاں موجود ملازم اسے خوش آمدید کہے گا۔ ٹائیگر بینک کے ذریعے کوٹھی کا دو ماہ کا کرایہ پہلے ہی ادا کر چکا تھا جس میں ملازم کی تنخواہ بھی شامل تھی۔ ٹائیگر نے کار کا جائزہ لیا اور پھر کارج کو ساتھ لے کر اس نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ پھر کارج کو کافی تیار کرنے کا کہہ کر وہ اس کمرے میں آ گیا جسے میٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد پانچ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز پر فون سیٹ بھی موجود تھا۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھا کر ٹون چیک کی تو ٹون موجود تھی۔ اس نے رسیور واپس رکھا اور جیب سے دارالحکومت کا سارا کا تفصیلی نقشہ نکال کر سامنے رکھا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف ڈائریکٹر پولیس ریاللہ بول رہا ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کریں اور چیک کر کے بتائیں کہ یہ فون نمبر کس کے نام اور کہاں نصب ہے"..... ٹائیگر نے رعب دار لہجہ بناتے ہوئے کہا البتہ اس کا لہجہ خالصتاً یورپی تھا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو

ٹائیگر نے وہ نمبر دوہرا دیا جو لیڈی جیراللہ کی فون سیکرٹری نے اسے بتایا تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔ ٹائیگر نے جان بوجھ کر صرف عہدہ کا اور اپنا نام بتایا تھا۔ کسی آفس کا ذکر نہ کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ انکوائری آپریٹر کے سامنے سکرین پر خودبخود نمبر آ جاتا ہے جس نمبر سے فون کیا جا رہا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے یہ نمبر کسی آفس کی بجائے رہائشی کالونی کا ہوتا تو وہ مشکوک ہو جاتی۔

"ہیلو سر"..... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"..... ٹائیگر نے کہا۔

"جو نمبر آپ نے بتایا ہے وہ ماریا الفرڈ کے نام پر ہیرا ماؤنٹ ریذیڈنسی کے فلیٹ نمبر ایک سو آٹھ میں نصب ہے"..... انکوائری آپریٹر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے نا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے ٹھیک ہے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سامنے موجود نقشے پر جھک گیا۔ وہ ایڈ گرین کالونی سے ہیرا ماؤنٹ ریذیڈنسی تک راستہ چیک کرنا چاہتا تھا اور پھر جب اس نے نقشے پر نشانات لگا کر چیکنگ کی تو اسے راستہ سمجھ میں آتا چلا گیا۔ اس دوران ملازم کارج کافی کی پیالی اس کے سامنے رکھ گیا تھا۔ ٹائیگر نے کافی پی

اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے ماریا کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد رسیور اٹھایا گیا اور ساتھ ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارگریٹ بول رہی ہوں کرالس سے۔ بتاؤ کیا ہو رہا ہے اور کب ہو رہی ہے تمہاری شادی"...... ٹائیگر نے نسوانی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے نسوانی آواز میں بولنے کی بہت پریکٹس کی ہوئی تھی اور اب وہ اس پر پوری طرح قادر ہو چکا تھا۔

"کس کو فون کیا ہے تم نے"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ڈوری نہیں بول رہی ہو"...... ٹائیگر نے اسی طرح نسوانی آواز اور لہجے میں کہا۔

"سوری۔ رانگ نمبر پر کال کی ہے تم نے۔ خواہ مخواہ دوسروں کا وقت ضائع کرتی ہو۔ نانسنس"...... ماریا کی غصیلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر آ گیا۔

"میں کام سے جا رہا ہوں۔ اپنے لئے رات کے کھانے کا بندوبست کر لینا۔ میں باہر کھا لوں گا"...... ٹائیگر نے بڑی مالیت کا ایک نوٹ جیب سے نکال کر کارج کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر"...... کارج نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوٹ اس

نے لے کر جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کوٹھی میں موجود کار پر سوار ہیرا ماؤنٹ ریذیڈنسی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ راستہ اسے یاد تھا۔ اس لئے اسے کسی سے پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو رہی تھی۔ فون کر کے اس نے چیک کر لیا تھا کہ ماریا اپنے فلیٹ پر موجود ہے اور یہ اس کی عادت تھی کہ وہ ہر کام کو فوری طور پر نمٹانے کا قائل تھا۔ اس لئے اس نے فوری طور پر ماریا سے مل کر اس سے معلومات حاصل کرنے کا پلان بنایا تھا اور اب وہ اس پلان کے تحت کار تیزی سے ماریا کے فلیٹ کی طرف دوڑائے چلا جا رہا تھا۔

فرینک اپنے آفس میں موجود تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ پہلے یہ ہیڈکوارٹر ولیم جونز اور اس کے ساتھیوں کے پاس تھا لیکن پھر سپر چیف کے حکم پر ولیم جونز اور اس کے ساتھی انڈر گراؤنڈ ہو گئے اور ہیڈکوارٹر سپر کوبران گروپ کے انچارج اور اس کے ساتھیوں کے سپرد کر دیا گیا۔ اس لئے اب اس ہیڈکوارٹر پر فرینک کا ہی مستقبل قبضہ چلا آ رہا تھا۔

"یس"..... فرینک نے کہا۔

"مس ماریا کا فون ہے"..... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... فرینک نے کہا۔

"ہیلو فرینک۔ میں ماریا بول رہی ہوں اپنے فلیٹ سے"۔ چند لمحوں ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"اس وقت فلیٹ میں کیا کر رہی ہو۔ میرے آفس آ جاؤ۔ کچھ گپ شپ رہے گی"..... فرینک نے کہا۔

"اس وقت میں ایک ضروری فون کے انتظار میں ہوں۔ شام کو آؤں گی تاکہ رات کو سپر کلب جا سکیں"..... ماریا نے کہا۔

"او کے۔ فون کیوں کیا ہے۔ کوئی خاص بات"..... فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ میرے فون نمبر پر ایک کال آئی ہے۔ بولنے والی کوئی لڑکی تھی جس نے اپنا نام مارگریٹ بتایا اور کہا کہ وہ کرانس سے بول رہی ہے لیکن آواز کی کوالٹی بتا رہی تھی کہ لوکل کال ہے۔ فارن کال اور لوکل کال کی کوالٹی میں خاصا فرق ہوتا ہے۔ بہرحال وہ رانگ نمبر تھا لیکن مجھے شک سا گزرا تو میں نے انکوائری سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ مجھے کال کرانس سے نہیں بلکہ کاسارکی ایورگرین کالونی کی کوٹھی نمبر سیون ایٹ سے کیا گیا ہے۔ میں نے اس کوٹھی کا فون نمبر معلوم کیا اور وہاں فون کر دیا۔ وہاں سے ایک ملازم کالرج نے فون اٹنڈ کیا۔ اس نے بتایا کہ یہ کوٹھی کافرستان کے رہنے والے ایک سیاہ فام شخص نے دو ماہ کے لئے کرایہ پر لی ہے اور وہ ابھی ابھی کار لے کر باہر گیا ہے۔ اس پر مجھے شک پڑا تو میں نے گرانڈ سے سیل فون پر بات کی تو اس نے بتایا کہ اس سیاہ فام کو جیرالڈ کلب میں باقاعدہ چیک کیا گیا ہے کیونکہ ائیرپورٹ پر وہ جس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اس سے

واضح ہوتا تھا کہ وہ نگرانی چیک کر رہا ہے اور پھر وہ ایئرپورٹ سے
جیرالڈ کلب گیا جہاں گرانڈ کے آدمی نے اپنے آپ کو حکومتی آدمی بتا
کر اسے چیک کیا۔ وہ واقعی کافرستان سے آیا ہے اور اس کا نام
جان سمتھ ہے۔ سیاہ فام ہے اور اب ایور گرین کی ایک کوٹھی میں
موجود ہے لیکن مجھے تو فون کسی لڑکی نے کیا تھا۔ اس لئے میں نے
گرانڈ کو اسے چیک کرنے کا کہا اور کالرج سے معلوم کر کے کار کا
نمبر بھی اسے دے دیا۔ ابھی ابھی گرانڈ نے فون کیا ہے کہ انہوں
نے اسے ٹریس کر لیا ہے۔ وہ کار میں اکیلا ہے اور اس کا رخ
ماؤنٹ ریذیڈنسی کی طرف ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے لڑکی
بن کر مجھے فون کیا کیونکہ وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ میں فلیٹ میں
موجود ہوں یا نہیں اور جیسے ہی اسے معلوم ہوا کہ میں فلیٹ میں
موجود ہوں تو وہ کار لے کر میری طرف روانہ ہو گیا۔ اب مجھے
کرنا چاہئے"..... ماریا نے کہا۔

"گرانڈ سے کہو کہ اسے بے ہوش کر کے یہاں بلیک روم میں
پہنچا دے۔ تم بھی آ جاؤ تاکہ اس سے تمہارے سامنے معلومات
حاصل کی جا سکیں"..... فریک نے کہا۔

"اوکے"..... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
تو فریک نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے یکے
دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ موڈی بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے

روم کے انچارج موڈی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گرانڈ یا اس کے آدمی ایک آدمی کو بے ہوش کر کے یہاں
ہیڈکوارٹر لا رہے ہیں۔ اسے بلیک روم میں راڈز میں جکڑ دینا اور
پھر مجھے اطلاع دینا۔ میں خود آ کر اس سے معلومات حاصل کروں
گا"..... فریک نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو
فریک نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد آفس کا دروازہ کھلا اور
ماریا اندر داخل ہوئی۔

"آؤ ماریا۔ کیا ہوا تمہارے اس سیاہ فام کا۔ کیا نام بتایا تھا تم
نے۔ ہاں جان سمتھ"..... فریک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گرانڈ نے اسے سپرے کر کے بے ہوش کیا جب وہ بیرا
ماؤنٹ ریذیڈنسی کی انڈر گراؤنڈ پارکنگ میں کار روک کر باہر نکل رہا
تھا۔ گرانڈ کے دو ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے اسے فوری
طور پر اپنی کار میں ڈالا اور وہاں سے نکل آئے۔ اب وہ اسے
یہاں لا رہے ہیں"..... ماریا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے موڈی کو کہہ دیا ہے کہ وہ اسے راڈز میں جکڑ
دے۔ لیکن یہ ہے کون۔ ان دو سیاہ فام حبشیوں میں سے تو نہیں
جن میں ایک امریکی ہے اور دوسرا افریقی ہے یا یہ کوئی اور
ہے"..... فریک نے کہا۔

"تمہیں گرانڈ سے اس کا قدوقامت پوچھ لینا چاہئے تھا۔ وہ

دونوں تو دیو قامت ڈیل ڈول کے بتائے جاتے ہیں''..... ماریا نے کہا۔

''وہ بھی آ جائے گا تو خود ہی دیکھ لیں گے۔ ویسے یہ اکیلا ہے جبکہ سنیک کلرز میں تین افراد ہیں اور سیکرٹ سروس چھ سات افراد کا گروپ ہے''..... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر یہ میرے پاس کیا لینے آ رہا تھا اور اس نے کیوں اس طرح کال کی ہے۔ مجھے تو یہ سن کر یقین نہ آ رہا تھا کہ مجھے فون کرنے والی لڑکی دراصل کوئی مرد ہے۔ اس نے جس انداز اور لہجے میں گفتگو کی ہے وہ خالصتاً نسوانی تھی اور لہجے میں کرانس کی مخصوص جھلک نمایاں طور پر محسوس ہو رہی تھی''..... ماریا نے کہا۔

''اسی لئے تو اسے یہاں منگوایا جا رہا ہے تاکہ تمہارے تمام سوالوں کے جواب مل جائیں''..... فرینک نے کہا اور ماریا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور سائیڈ میں موجود ریک میں سے اس نے ایک شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں میز پر رکھ کر اس نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور ایک گلاس اس نے فرینک کے سامنے اور دوسرا اپنے سامنے رکھ کر وہ بیٹھ گئی اور پھر دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی گلاس خالی ہوئے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''..... فرینک نے کہا۔

''سوڈی بول رہا ہوں باس۔ بے ہوش سیاہ فام پہنچ گیا ہے اور میں نے اسے راڈز میں جکڑ دیا ہے''..... دوسری طرف سے بلیک روم کے انچارج کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں نے کچھ مزید معلومات حاصل کرنی ہیں تاکہ اس آدمی سے پوچھ گچھ میں آسانی ہو سکے۔ اس لئے میں ماریا کے ساتھ کچھ دیر بعد آؤں گا۔ لیکن تم نے وہیں رہنا ہے۔ اگر اسے ہوش آ جائے تو دوبارہ بے ہوش کر دینا''..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا ہوا۔ کون سی معلومات تمہیں چاہئیں''..... ماریا نے چونک کر کہا۔

''تم نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے لڑکی بن کر بات کی اور کہا کہ کرانس سے بات ہو رہی ہے لیکن چیکنگ پر ایور گرین کالونی کی کوٹھی نکلی جس کے ملازم نے تمہیں فون پر اس کے بارے میں بتا دیا تھا''..... فرینک نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن سب کچھ تو میں نے تمہیں فون پر بتا دیا تھا۔ اب مزید تمہیں اس سے پوچھ گچھ کے لئے کون سی معلومات چاہئیں''..... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی بتاتا ہوں''..... فرینک نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس''..... فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گرانڈ جہاں بھی ہوں میری اس سے بات کراؤ"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں اس کوٹھی کی تلاشی کرانا چاہتا ہوں تاکہ اس سیاہ فام کے کاغذات یا کسی ڈائری وغیرہ کے ذریعے حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ یہ دراصل کون ہے اور اس کی ان تمام کارروائیوں کا مقصد کیا ہے"..... فرینک نے کہا اور ماریا نے اس بار صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... فرینک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گرانڈ بول رہا ہوں باس"..... دوسری طرف سے گرانڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یہ سیاہ فام جس کو تم نے ہیڈکوارٹر پہنچایا ہے اجود گرین کالونی کی کوٹھی نمبر سیون ایٹ میں رہائش پذیر ہے وہاں موجود ملازم سے پتہ چلا ہے کہ اس نے دو ماہ کے لیے کوٹھی کرایہ پر لی ہے اور کوٹھی سے نکل کر ماریا سے ملنے آ رہا تھا تو تم نے اسے بے ہوش کر دیا تھا اور اسے اٹھا کر یہاں لے آئے ہو۔ تم فوری طور پر اس کوٹھی پر جاؤ۔ اگر ملازم تعاون کرے تو ٹھیک ورنہ بے شک اسے ہلاک کر دینا۔ تم نے وہاں موجود اس سیاہ فام کا سامان چیک کرنا ہے تاکہ اس کی اصل شناخت ہو سکے۔ ویسے یہ اپنا نام جان سمتھ بتاتا ہے"..... فرینک نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں اسی کالونی کے قریب ہوں۔ ابھی آپ کو رپورٹ دیتا ہوں"..... گرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اچھی طرح چیک کرنا"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس سیاہ فام سے بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ دراصل کون ہے"..... ماریا نے کہا۔

"میرے ذہن میں جو خدشات ابھر رہے ہیں ان کے مطابق اس سیاہ فام کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے یا ماسٹیک بگرز سے ہے۔ اس نے جس طرح تمہیں چکر دینے کی کوشش کی ہے اگر تمہیں خدشہ پیدا نہ ہوتا تو نجانے یہ آدمی کیا کر دیتا"..... فرینک نے کہا۔

"میری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ اسے میرے فون نمبر کا کیسے معلوم ہو گیا"..... ماریا نے کہا۔

"اس نے یہاں پہنچ کر ہی معلومات حاصل کی ہوں گی۔ اس سے اس کے تربیت یافتہ ہونے کا اندازہ ہوتا ہے"..... فرینک نے کہا اور ماریا نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے رسیور اٹھانے کے ساتھ ساتھ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"..... فرینک نے کہا۔

"گرانڈ کی کال ہے باس"..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری

کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گراؤ بات"..... فرینک نے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں گرانڈ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد گرانڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے تلاشی کی"..... فرینک نے کہا۔

"باس۔ اس کے سامان کی باریک بینی سے تلاشی لی گئی ہے۔ کاغذات ملے ہیں جن کے مطابق یہ کافرستان کا باشندہ ہے اور وہاں محکمہ آثار قدیمہ میں بطور ریسرچ کام کر رہا ہے۔ اس کا نام جان سمتھ ہے اور باس۔ ایک چھوٹی سی نوٹ بک ملی ہے اس میں انڈر ورلڈ کے عنوان سے چند نام اور پتے درج ہیں لیکن یہ سارے ایڈریس پاکیشیا دارالحکومت کے ہیں اور اس نوٹ بک میں ایک جگہ کسی ٹائیگر نام کے آدمی کے دستخط موجود ہیں"..... گرانڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ آدمی سنیک کلرز کا ٹائیگر ہے۔ پھر تو اس کا میک اپ واش کیا جا سکتا ہے۔ اوکے۔ ٹھیک ہے"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر۔ اگر یہ سنیک کلرز سے تعلق رکھتا ہے تو یہاں اکیلا کیوں آیا ہے"..... ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ معلومات حاصل کرنے آیا ہو گا۔ اسے کہیں سے تمہارے متعلق علم ہو گیا تو وہ تمہارے پاس اسی مقصد کے لئے آ رہا تھا"..... فرینک نے کہا۔

"چلو پھر تو اچھا ہو گیا کہ یہ ہمارے ہاتھ لگ گیا۔ اب اس سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا"..... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ اسے اب بہرحال سب کچھ بتانا پڑے گا۔ آؤ چلیں"..... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا تو ماریا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے بلیک روم میں داخل ہوئے تو وہاں موجود موڈی نے ان کا استقبال کیا۔ سامنے ایک کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم ڈھلکا ہوا اور وہ راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ سیاہ فام تھا۔

"موڈی۔ اس کا میک اپ چیک کرو سپیشل چیکر سے"۔ فرینک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ماریا بھی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ موڈی نے الماری سے ایک مشین نکالی اور اسے لا کر اس سیاہ فام کی سائیڈ کرسی پر رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک موٹا ربڑ کا پائپ تھا جس کے آخر میں پیراشوٹ کپڑے کا تھیلا بندھا ہوا تھا۔ موڈی نے وہ تھیلا اس سیاہ فام کے سر اور منہ پر چڑھا کر اسے گردن کے گرد زپ کی مدد سے بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو مشین پر موجود کئی رنگوں کے چھوٹے بڑے بلب جل اٹھے اور ہلکی سی ساں ساں کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد ساں ساں کی آواز ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مشین بھی خود بخود آف ہو گئی تو موڈی نے ہاتھ بڑھا کر زپ کھولی اور اس تھیلے کو سیاہ فام کے چہرے اور سر سے ہٹایا تو میک

اپ موجود تھا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ اس کی اصل شکل و صورت ہے۔ ٹھیک ہے مشین واپس رکھ کر اسے ہوش میں لاؤ''..... فرینک نے کہا۔

''یس باس''.... موڈی نے کہا اور مشین اٹھا کر وہ کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ مشین رکھ کر اس نے الماری بند کی اور پھر واپس مڑ کر کرسیوں کی طرف آیا۔ اس نے جیب سے لمبی گردن والی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ اس سیاہ فام جان سمتھ کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے جیب میں ڈالی اور واپس آ کر فرینک اور ماریا کی کرسیوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

''کوڑا لے آؤ۔ مجھے یہ آدمی خاصا جاندار لگتا ہے''..... فرینک نے کہا تو موڈی واپس مڑا اور ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ جان سمتھ کے ہوش میں آنے کے آثار لمحہ بہ لمحہ نمایاں ہوتے چلے جا رہے تھے۔ فرینک اور ماریا دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

''تم نے مشکوک آدمی کو فوراً گولی مارنے کا کہا تھا۔ پھر اسے ہوش میں کیوں لا رہے ہو''..... ماریا نے چونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اچانک ہی اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

''یہ ان معنوں میں تو مشکوک نہیں ہے۔ یہ تو تمہیں فون کرنے

اور جو حالات تم نے بتائے ہیں اسے جوڑ کر مشکوک بنتا ہے لیکن اس کے میک اپ واش نہ ہونے پر بہرحال مجھے مایوسی ہوئی ہے''..... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جان سمتھ کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کا جسم بھی سیدھا ہو گیا۔. پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن ان میں شعور کی مکمل جھلک نہ ابھری تھی۔

''کیا نام ہے تمہارا''..... فرینک نے تیز لہجے میں کہا تو جان سمتھ کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا اس طرح کھایا جیسے کسی نے اسے کوڑا مار دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک پوری طرح ابھر آئی۔

''میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے''..... جان سمتھ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اور سامنے کرسیوں پر بیٹھے فرینک اور ماریا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے تم سے تمہارا نام پوچھا تھا۔ تم سوال کرنے کا اختیار نہیں رکھتے''..... فرینک نے غراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام جان سمتھ ہے اور میرا تعلق کافرستان سے ہے لیکن تم کون ہو۔ کم از کم مجھے معلوم تو ہو کہ میں کن کے قبضے میں ہوں اور کیوں''..... جان سمتھ نے کہا۔

''میرا نام فرینک ہے اور یہ ماریا ہے جسے تم نے لڑکی بن کر فون کیا اور کہا کہ تم کرانس سے بول رہے ہو۔ ماریا سلجھی ہوئی اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اس نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ تم کا سار

دارالحکومت کی کالونی ایور گرین کی ایک کوٹھی سے فون کر رہے ہو۔ پھر تم کار لے کر وہاں سے چل پڑے اور تمہارا رخ ہیرا ماؤنٹ ریذیڈنسی میں ماریا کی رہائش گاہ کی طرف تھا۔ اس لئے تمہیں مشکوک قرار دے دیا گیا اور پھر ہمارے آدمیوں نے تمہیں ریذیڈنسی کی انڈر گراؤنڈ پارکنگ میں اس وقت بے ہوش کر دیا جب تم کار سے باہر نکلے اور پھر تمہیں اٹھا کر یہاں لایا گیا۔ تمہارا میک اپ چیک کیا گیا لیکن تمہارا میک اپ واش نہ ہوا۔ یہ ساری تفصیل میں نے اس لئے بتائی ہے کہ تم خواہ مخواہ الٹے سیدھے سوال کر کے ہمارا وقت ضائع نہ کرو"...... فرینک نے کہا۔

"میں تو کافرستان میں محکمہ آثار قدیمہ کے محکمے میں ریسرچر ہوں۔ میں تو دارالحکومت کا سار وزٹ کرنے آیا تھا۔ میرا کسی ماریا یا میک اپ وغیرہ سے کیا تعلق"...... جان سمتھ نے کہا۔

"موڈی اسے بتاؤ کہ کوڑے کی ضرب کیا ہوتی ہے"...... فرینک نے ساتھ کھڑے کوڑا بردار موڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... موڈی نے کہا اور آگے بڑھ کر پوری قوت سے کوڑا لہرایا اور شڑاپ کی آواز نکالتے ہوئے کوڑا جان سمتھ کے جسم پر پڑا تو جان سمتھ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ جان سمتھ کرسی پر اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے بکری ذبح ہوتے وقت تڑپتی ہے۔ ایک ہی کوڑے نے جان سمتھ کی حالت خراب کر دی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو نے حسب روایت کرسی سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ٹائیگر کو کاسارا اکیلے بھیج کر زیادتی کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ صرف کوبران ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے گیا ہے۔ اب اس کے ساتھ میں فوج بھیجنے سے تو رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں فوج کی نہیں سیکٹ بلکہ جوزف اور جوانا کی بات کر رہا تھا۔ وہ ساتھ جاتے تو یقیناً وہ مل کر اس کوبران کے ہیڈ کوارٹر کا کریا کرم کر کے واپس آتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے ہیڈکوارٹرز ٹریس ہو جائے۔ سنیک بگرز کے بارے میں
معلومات وہاں پہنچ چکی ہوں گی کہ وہ ایک مقامی اور دو دیو ہیکل
جیسے ڈیل ڈول کے مالک افراد پر مشتمل تنظیم ہے اس لئے میں نے
ٹائیگر کا سیاہ فاموں والا مستقل میک اپ کر دیا ہے اور اسے اکیلا
بھیجا ہے تاکہ اس پر کسی کو شک نہ پڑے۔ معلومات حاصل ہو
جانے کے بعد یہ تینوں یکلخت ہیڈکوارٹرز پر ریڈ کریں گے اور مشن
مکمل۔ ورنہ کم از کم وہ دونوں پہچان لئے جاتے اور کوبران کا مشن
مکمل ہو جاتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی بہت گہری بات سوچتے ہیں لیکن ٹائیگر نے جانے
کے بعد کوئی رپورٹ بھی دی ہے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ہم گہری باتیں نہ سوچیں تو پھر ہمیں خود قبر کی گہرائی میں
اترنا پڑ جاتا۔ ٹائیگر کے بارے میں تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ
وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اور رپورٹ اس وقت دیتا ہے
جب اپنا مشن مکمل کر لیتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہی بات تو میں کر رہا ہوں کہ وہ مشن مکمل کر کے آئے
گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لفظوں پر غور کیا کرو۔ جو شخص لفظوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اسے
زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ میں نے لفظ اپنا مشن استعمال کیا
ہے۔ وہ مشن جو اسے دیا گیا ہے یعنی معلومات کا حصول"...... عمران
نے کہا۔

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ ہم واقعی بغیر سوچے سمجھے اور لفظوں پر
غور کئے بغیر بات کر دیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے فوراً اعتراف
کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا یہ اعتراف بتا رہا ہے کہ تمہارا دل زندہ ہے۔ بہرحال
اب ایک کپ چائے پلاؤ کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کاسار کے
دارالحکومت کاسار میں کوبران کے سپر گروپ کا ہیڈکوارٹر عارضی
ہے۔ ان کا ہیڈکوارٹر دراصل کسی دوسرے یورپی ملک میں ہے اور
اس سے اوپر ایک سپر ہیڈکوارٹر ہے لیکن یہ صرف اطلاع ملی ہے اور
اگر ایسا ہے تو پھر ہمارا کام بڑھ جائے گا ورنہ ہم صرف کاسار کا
ہیڈکوارٹر تباہ کر کے مطمئن ہو کر واپس آ جاتے اور یہاں ایک بار
پھر کسی ایجنٹ کسی بدمعاش کے ذریعے بے گناہ عورتوں کو اغوا کر
کے فروخت کرنے کا مذموم کاروبار شروع ہو جاتا۔ اس لئے کہتے
ہیں چور کو نہیں چور کی نانی کو مارو تاکہ وہ مزید چور پیدا نہ کر
سکے"...... عمران نے کہا۔

"کس نے دی ہیں یہ معلومات۔ اگر اسے اتنی معلومات ہیں تو
یقیناً اس کے پاس مزید معلومات بھی ہوں گی"...... بلیک زیرو نے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"کرانس سیکرٹ سروس کے چیف جونیئر سے بات ہوئی تو اس
نے بتایا کہ اسے ایک ایکریمین ایجنٹ نے اس بارے میں بتایا تھا
کیونکہ اقوام متحدہ کوبران کے اس مذموم کاروبار کا راستہ روکنا چاہتی

تھی لیکن اس کے بارے میں ان معلومات کے بعد کچھ معلوم نہ ہو سکا تو اقوام متحدہ خاموش ہو کر بیٹھ گئی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر آپ کس سے معلومات حاصل کریں گے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک نئی ایجنسی سامنے آئی ہے۔ اس کا نام "اولبرائٹ" ہے۔ یہ لوگ ہر قسم کی معلومات رکھتے ہیں اور سنا ہے کہ یہ کافی کامیاب جا رہے ہیں۔ مجھے اس کا پتہ گزشتہ سال ایکریمیا میں معلوم ہوا تھا۔ میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعے اس کی ممبر شپ حاصل کر لی لیکن اس دوران ایسا کوئی کام نہیں پڑا کہ اس سے رجوع کرتا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا تا کہ عمران کو چائے پلا سکے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے یورپی ملک کاجان اور اس کے دارالحکومت لیف کا رابطہ نمبر دیں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... تھوڑی دیر بعد دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"لائن پر نہیں کرسی پر بیٹھا ہوں۔ فرمایئے کیا نمبرز ہیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبرز بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں سپیشل ممبر۔ مجھے ایک بین الاقوامی تنظیم کے بارے میں معلومات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں آپ کی بات رانسن میک سے کرا دیتا ہوں۔ وہ بین الاقوامی تنظیموں کے شعبے کے انچارج ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی لیکن عمران کی پیشانی پر کئی لکیریں ابھر آئی تھیں کیونکہ یہ رانسن میک نام اس کے لاشعور میں موجود تھا لیکن واضح نہ ہو رہا تھا کہ یہ نام اس کے شعور میں کیوں موجود ہے۔

"یس۔ رانسن میک بول رہا ہوں"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کے ذہن میں رانسن میک کی آواز اور لہجہ سن کر اس کی شخصیت ابھر آئی تھی۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ تقریباً پانچ سال پہلے وہ یہاں اقوام متحدہ کے تحت ایک

سپیشل انکوائری کر رہا تھا تو اقوام متحدہ کی ایجنسی میں شامل رانسن میک کو اس کا معاون مقرر کیا گیا تھا اور رانسن میک ایک اچھا دوست اور معاون ثابت ہوا تھا۔ عمران کی ذہانت سے وہ بے حد متاثر تھا اور اکثر اس کی تعریف کرتا رہتا تھا۔ پھر کافی عرصہ تک ان کے درمیان ملاقات اور بات چیت نہ ہوئی تو صرف اس کا نام عمران کے ذہن میں رہ گیا تھا۔

"ارے یہ وہی رانسن میک تو نہیں جو اقوام متحدہ کی ایجنسی میں ہونے کی وجہ سے اکڑ اکڑ کر چلتا تھا جیسے فوجی پریڈ کرتے ہیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رانسن میک کا زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

"ارے یہ وہی پرنس آف ڈھمپ تو نہیں جسے لوگ احمق سمجھتے تھے لیکن آخر میں ان لوگوں کو پتہ چلا تھا کہ پرنس آف ڈھمپ تو بے حد ذہین ہے۔ اصل میں احمق وہ خود تھے نہ کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"..... دوسری طرف سے انتہائی خوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"کیا ہوا تمہیں۔ تم اقوام متحدہ سے اس ایجنسی میں کیسے گئے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا کار ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور میری ایک ٹانگ کٹ گئی۔ اس کی جگہ مصنوعی ٹانگ تو لگا دی گئی لیکن اس حالت میں اقوام متحدہ کے کام میں سرانجام نہ دے سکتا تھا۔ اس لئے مجھے بھاری

دے کر فارغ کر دیا گیا تو میں نے خود یہ ایجنسی اپنا لی اور میں اپنے کام سے پوری طرح مطمئن ہوں"..... رانسن میک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ بہرحال ایجنسی کی کامیابی پر مبارکباد قبول کرو لیکن سنا ہے کہ تمہاری ایجنسی بہت نازک معلومات بھی مہیا کرتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دوسری ٹانگ سے بھی محروم کر دیئے جاؤ"..... عمران نے کہا۔

"جب سے تمہارے ساتھ کام کیا ہے میری عقل و دانش میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔ میں نے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ کوئی مجھ پر انگلی بھی نہیں اٹھا سکتا اور تین سال سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ تم بتاؤ تم نے کیسے فون کیا ہے"..... رانسن میک نے کہا۔

"بس تم سے گپ شپ کرنی میرے مقدر میں تھی اس لئے گپ شپ ہو گئی"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رانسن میک نے ایک بار پھر قہقہہ لگایا۔

"میں سمجھ گیا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ اپنی بات کرو۔ میں نازک معلومات مہیا کرنے کے باوجود اس لئے محفوظ ہوں کیونکہ میں نے مکمل حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں"..... رانسن میک نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس دوران بلیک زیرو واپس آ چکا تھا۔ اس نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھ دی تھی جبکہ دوسری پیالی لے کر وہ اپنی سیٹ پر بیٹھا چائے سپ کر رہا تھا اور

عمران کی باتیں سن کر مسکرا بھی رہا تھا البتہ عمران اس وقت چائے
کی پیالی اٹھا کر چائے سپ کرتا تھا جب دوسری طرف سے راسن
میک بات کر رہا ہوتا تھا۔

"اچھا۔ ابھی تمہارا امتحان لے لیتے ہیں۔ ایک بین الاقوامی
تنظیم ہے کوبران۔ جس کا ایک عارضی ہیڈکوارٹر کاسار میں ہے جبکہ
اس کا سپر ہیڈکوارٹر یورپ کے کسی اور ملک میں ہے۔ تنظیم بظاہر
کوئی اور کام کرتی ہے لیکن دراصل یہ پوری دنیا سے عورتوں کو اغوا
کر کے دوسرے ملکوں میں فروخت کر دیتی ہے اور اس کے تحت
باقاعدہ عورتوں کی نیلامی ہوتی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ ہمارے لئے نئی اطلاع ہے۔ یہاں اطلاعات
کے مطابق یہ تنظیم یورپی دنیا میں تعلیم کے فروغ کے لئے کام کرتی
ہے اور اس نیک مقصد کے لئے رقومات اکٹھی کرنے کے لئے
حساس اسلحہ کی سمگلنگ کرتی ہے"...... راسن میک نے بھی اسی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی معلومات ہیں تمہارے
پاس یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کاسار میں عارضی یا مستقل ہیڈکوارٹر کے بارے میں علم نہیں
ہے البتہ ان کا ایک ہیڈکوارٹر یورپی ملک یاسافو کے دارالحکومت
میں ہے جس کا چیف جیکب نامی ایک مشہور ایجنٹ ہے۔ اس کے

تحت وہاں مختلف ریجنل چیفس ہیں جو ممالک کو ڈیل کرتے ہیں۔
اس ہیڈکوارٹر کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔ ہمارے پاس اس بارے
میں مکمل معلومات ہیں لیکن یہ عام فون پر نہیں بتائی جا سکتیں۔ اگر
تمہارا فون محفوظ ہے تو میں بتا دیتا ہوں"...... راسن میک نے کہا۔

"فکر مت کرو۔ میرا فون دنیا کا محفوظ ترین فون ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ باگو کے شمالی علاقے جسے سپر زون کہا جاتا ہے
پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے جس پر درختوں کے گھنے جنگلات موجود
ہیں۔ ان پہاڑیوں میں کہیں خفیہ طور پر یہ ہیڈکوارٹر موجود ہے جہاں
تک کار اور جیپ استعمال کی جا سکتی ہے لیکن یہ جیپ یا کار زیرو
پہاڑی پر نہیں جا سکتی لیکن وہاں ایک وسیع پارکنگ بنائی گئی ہے
جہاں سیاح کاریں پارک کر کے پیدل ان پہاڑیوں اور جنگل کی
سیر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ فریک کا یہ ہیڈکوارٹر باگو کی مغربی
سرحد پر موجود پہاڑی اسپاس کے اندر کہیں موجود ہے۔ مغربی سرحد
سے باگو اور ایک اور یورپی ملک نعوتیا کی سرحدیں ملتی ہیں اور
وہاں بھی پہاڑیاں ہیں"...... راسن میک نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تمہاری ایجنسی واقعی بہترین جا رہی ہے"...... عمران
نے اس کے تفصیل بتانے پر بے ساختہ اس کی تحسین کرتے ہوئے
کہا۔

"شکریہ۔ اب سنو۔ ان کا سپر ہیڈکوارٹر فریک سے اور اس کے

ساتھیوں سے بھی خفیہ رکھا گیا ہے۔ گفتگو بھی سپیشل فون پر ہوتی ہے جس کا بظاہر کوئی نمبر نہیں ہے اور یہ سپیشل فون سیٹلائٹ سے منسلک ہے لیکن ہمارے پاس اس بارے میں معلومات موجود ہیں۔ یہ سپر ہیڈکوارٹر یورپی ملک مناکو کے دارالحکومت مناکو میں ہے۔ سپر چیف جو ہمیشہ خفیہ رہتا ہے دراصل مناکو کا لارڈ آسٹن ہے اور سپر ہیڈکوارٹر دراصل اس کے وسیع و عریض محل میں بنایا گیا ہے جہاں تک صرف مخصوص افراد جا سکتے ہیں جو اس ہیڈکوارٹر میں کام کرتے ہیں ورنہ کوئی دوسرا آدمی داخل نہیں ہو سکتا۔ کمپیوٹر چپ ہر آدمی کے جسم میں ایڈجسٹ کر دی گئی ہے۔ اس طرح وہاں کام کرنے والا ہر آدمی ہر لمحہ اس چپ کی وجہ سے نگرانی میں رہتا ہے"...... رانسن میک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب واقعی معلومات ہیں۔ وری گڈ۔ اب بتاؤ کہ کتنا معاوضہ بھجوا دوں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے لئے صرف دس لاکھ ڈالرز"...... رانسن میک نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بینک اور اکاؤنٹ نمبر کی تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ واقعی بہت تفصیلی معلومات ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"رانسن میک واقعی ذہین آدمی ہے۔ دنیا میں پہلے سے ہی ایسی معلومات فراہم کرنے والی تنظیمیں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں کامیابی کے لئے اس انداز کی معلومات حاصل کرنا

ضروری ہیں اور یہ واقعی کامیاب جا رہا ہے"...... عمران نے کہا اور چائے کا آخری گھونٹ لے کر اس نے پیالی میز پر رکھ دی۔ پھر میز پر پڑے ہوئے ٹشو کے ڈبے میں سے ایک ٹشو کھینچ کر اس نے منہ صاف کیا اور اسے پاس پڑی ہوئی ڈسٹ بن میں پھینک کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"عمران صاحب۔ ان معلومات سے فائدہ کب اٹھائیں گے"...... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"جب ٹائیگر کی رپورٹ مل جائے گی۔ ہاں رقم رانسن میک کے اکاؤنٹ میں بھجوا دینا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر کی حالت کوڑے کی ضرب سے خاصی خراب ہو گئی تھی۔ ایک تو کوڑا خار دار تھا جس نے نہ صرف اس کا لباس پھاڑ دیا تھا بلکہ اس کے جسم پر خاصا لمبا زخم بھی ڈال دیا تھا۔ کوڑا مارنے والے موڈی نے کوڑا مارتے ہوئے پوری قوت استعمال کی تھی۔ اس لئے نہ چاہنے کے باوجود ٹائیگر کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی تھی اور اس کا جسم خود بخود اس طرح پھڑکنے لگا جس طرح ذبح ہوتے وقت بکری کا جسم پھڑکتا ہے۔

"یہ کوڑا نہ تمہیں مرنے دے گا اور نہ ہی جینے۔ اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو سچ ہے وہ بتا دو۔ ورنہ ہم اٹھ کر چلے جائیں گے اور یہ موڈی، اس کا کوڑا اور تم یہاں رہ جاؤ گے"..... فرینک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا ذہن گھوم رہا ہے۔ میرا دل ڈوب رہا ہے"..... ٹائیگر نے دانستہ اپنی آواز اور لہجے کو اس طرح بناتے ہوئے کہا کہ فقرے

آخر میں اس کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو کر نہ صرف ڈھیلا پڑ گیا بلکہ اس کی ٹانگیں فرش پر لمبی ہو گئیں۔ ایسا کرنے سے راڈز کے نیچے سے اس کا جسم پھسلتا چلا گیا۔ البتہ اس کا سر اور بازو ابھی باہر تھے۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں لیکن اس کا ذہن پوری طرح جاگ رہا تھا۔ اس نے یہ ساری کارروائی دو وجوہات پر کی تھی۔ ایک تو یہ کہ فوری طور پر دوسری بار کوڑا نہ مارا جائے اور دوسرا یہ کہ پھڑکتی ہوئی حالت میں اسے احساس ہو گیا تھا کہ راڈز کے نیچے سے اس کا جسم سرک کر اور پھسل کر نکل سکتا ہے لیکن ظاہر ہے وہ فرینک، ماریا اور موڈی کے سامنے ایسی کوشش نہیں کر سکتا تھا۔ فرینک کا نام سن کر اسے ذہنی طور پر بے حد مسرت ہوئی تھی۔ کیونکہ اسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ فرینک دراصل سپر کوبران گروپ کا چیف ہے جس کی اسے تلاش تھی۔ اس نے دانستہ جسم کی ایسی پوزیشن کی تھی۔ اپنے دونوں بازوؤں کو بھی اس طرح کر لیا تھا کہ ایک زور دار جھٹکے سے وہ راڈز والی کرسی کی گرفت سے نکل کر نیچے فرش پر پہنچ سکتا تھا۔

"یہ تو بالکل ہی بودا ثابت ہو رہا ہے۔ کوڑے کی ایک ہی ضرب نے اس کا یہ حال کر دیا ہے۔ تربیت یافتہ ایجنٹ تو بے حد طاقتور اور مضبوط اعصاب کے مالک ہوتے ہیں"..... فرینک کی آواز ٹائیگر کے کانوں میں پڑی۔

"میرا خیال ہے کہ یہ آدمی کوڑے کی مار کھانے سے بچنے کے

لئے ڈرامہ کر رہا ہے۔ موڈی سے کہو کہ اسے دوسرا کوڑا مارے تاکہ اصل بات سامنے آ جائے"..... ماریا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی شڑاپ کی تیز آواز سنائی دی اور اس سے پہلے کہ ناٹیگر سنبھلتا اس کے جسم اور چہرے پر خاردار کوڑے نے زخم ڈال دیئے۔ ناٹیگر، فریک کے حکم کا انتظار کر رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتا۔ فریک نے شاید ماریا کی بات سن کر موڈی کو صرف اشارہ کر دیا تھا۔ کوڑا کھاتے ہی درد کی تیز ترین لہر ایک بار پھر ناٹیگر کے جسم میں دوڑنے لگی اور ناٹیگر بے اختیار چیختا ہوا ایک جھٹکے سے ان راڈز کی گرفت سے آزاد ہو کر باہر فرش پر گرا اور اس طرح لوٹ پوٹ ہونے لگا جیسے وہ مر رہا ہو۔

"ارے۔ یہ راڈز سے باہر کیسے آ گیا"..... فریک کی چیختی ہوئی آواز ناٹیگر کے کانوں میں پڑی اور اس کے ساتھ ہی ناٹیگر کا جسم اس طرح ہوا میں اچھلا جیسے بند سپرنگ اچانک کھل جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم پوری قوت سے کرسیوں کے ساتھ کوڑا پکڑے کھڑے موڈی سے ٹکرایا جبکہ اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے فریک اور ماریا کے جسم پر پڑیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے کرسیوں سمیت پشت کے بل فرش پر جا گرے جبکہ موڈی بھی چیختا ہوا نیچے گرا تھا لیکن ناٹیگر خود بھی خاصا زخمی تھا۔ دوسری بات یہ کہ اس کے پاس موجود اسلحہ پہلے ہی اس کی جیبوں سے نکال لیا گیا تھا اس لئے وہ نہتا تھا البتہ ناٹیگر کو فریک اور ماریا دونوں کے

پاس بھی کوئی اسلحہ نظر نہ آیا تھا۔ اگر ہوتا تو ان کی جیبوں میں ہو سکتا تھا اور وہ دونوں تربیت یافتہ ہوں گے۔ ناٹیگر بھی نیچے گر گیا تھا لیکن وہ نیچے گرتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا البتہ اس نے اٹھتے ہوئے پاس پڑا ہوا خاردار کوڑا جھپٹ لیا تھا جبکہ فریک اور ماریا نے نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھا کر اٹھنے کی کوشش کی جبکہ موڈی خام انداز میں اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ناٹیگر کا کوڑے والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ فریک، ماریا اور موڈی تینوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ابھی ان کی چیخوں کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ ناٹیگر نے ایک بار پھر شڑاپ سے کوڑا ان تینوں کو مار دیا۔ یہ تینوں چونکہ بیک وقت کوڑے کی رینج میں تھے اس لئے ناٹیگر کا کام آسان ہو گیا تھا۔ دوسرا کوڑا کھا کر وہ تینوں فرش پر گر کر پھڑکنے لگے۔ اسی لمحے ناٹیگر کے کانوں میں باہر سے کئی افراد کے دوڑنے کی آوازیں پڑیں تو وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف گیا جو اندر سے لاک تھا۔ اس نے تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا۔ وہ کمرے تھا عمارت کے ایک کونے میں تھا اور دروازے کے سامنے برآمدہ تھا۔ پھر وسیع و عریض خالی قطعہ تھا۔ گیٹ کے قریب چار مسلح افراد موجود تھے۔ اسے چار افراد کے دوڑ کر اپنی طرف آنے کی آوازیں بائیں طرف سے سنائی دے رہی تھیں لیکن برآمدے کے چوڑے ستونوں کی وجہ سے دوڑ کر آنے والے اسے نظر نہ آ رہے تھے۔ ناٹیگر سمجھ گیا کہ یہ کمرہ کہیں

سے مانیٹر کیا جا رہا ہے۔ اس لئے جیسے ہی فریک، ماریا اور موڈی
بے بس ہوئے وہاں سے چار افراد حالات کو سنبھالنے اس کمرے کی
طرف آ رہے تھے اور یقیناً ان کے پاس بھاری اسلحہ بھی موجود ہو
گا۔ دائیں ہاتھ پر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ ٹائیگر نے فوری
فیصلہ کیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر باہر آیا۔ اس نے دروازہ بند
کر دیا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ دوسری
منزل خالی پڑی تھی۔ وہ سیڑھیاں چڑھا اور چھت پر پہنچ گیا۔
بلڈنگ کی عقبی طرف وسیع و عریض قطعہ تھا جس کے گرد فصیل کی
طرز کی دیواریں تھیں جنہیں آسانی سے پھلانگا نہ جا سکتا تھا اور
فریک کی یہاں موجودگی بتا رہی تھی کہ یہی کوبران کا ہیڈ کوارٹر ہے۔
اس لئے یہاں حفاظتی انتظامات بھی بے حد سخت ہوں گے۔ اس
لئے فرنٹ کے ساتھ ساتھ یقیناً عقبی طرف بھی مسلح افراد موجود ہوں
گے۔ ٹائیگر تیزی سے سائیڈ پر گیا۔ وہاں ایک چوڑی گلی تھی۔ اس
نے وہاں سے نیچے جھانکا تو اسے گٹر کا ڈھکن نظر آ گیا۔ اس سائیڈ
پر کوئی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی جا سکتا تھا۔ پانی کے نکلنے کے
لئے وہاں دو پائپ تھے۔ ٹائیگر تیزی سے نیچے اترا اور پائپ کے
ذریعے تیزی سے گھسٹتا ہوا نیچے پہنچ گیا اور پھر اس نے جھک کر
دونوں ہاتھوں سے گٹر کا ڈھکن اٹھا کر آہستہ سے سائیڈ پر رکھا تا کہ
آواز نہ سنائی دے اور پھر گٹر کے اندر لگی ہوئی سیڑھیاں اترتا چلا
گیا۔ گٹر کافی بڑا تھا اور پانی اس کے فرش کے درمیان بہہ رہا تھا۔

وہاں تیز بو بھی تھی لیکن ٹائیگر نے اندر سیڑھی پر کھڑے ہو کر دونوں
ہاتھوں سے گٹر کے بڑے سے ڈھکن کو اٹھا کر دہانے پر اس طرح
رکھا کہ کناروں کی طرف سے وہ پوری طرح فٹ نہ تھا کیونکہ ڈھکن
کا سائیڈ پر پڑے رہنا ٹائیگر کے خلاف جاتا تھا۔ اس وجہ سے وہ
لوگ اس نتیجے پر پہنچ سکتے تھے کہ ٹائیگر اس گٹر کے ذریعے فرار ہوا
ہے لیکن اس نے یہ کام اپنی حفاظت کے لئے کیا تھا۔ بہرحال نیچے
اتر کر وہ تیزی سے عقبی طرف کو بڑھنے لگا۔ اس کے ذہن میں تھا
کہ بلڈنگ عقبی طرف موجود ہے۔ کوٹھی کا رقبہ بے حد وسیع تھا۔ اس
لئے ٹائیگر نے گٹر کے دو دہانے نظر انداز کر دیئے اور پھر تیسرے
تک پہنچ کر وہ رک گیا۔ پھر لوہے کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ دہانے
تک پہنچا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر بھاری ڈھکن کو
اٹھا کر سائیڈ پر کیا اور سر باہر نکال کر جھانکا تو اس کے چہرے پر
ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی کیونکہ یہ دہانہ اس عمارت کی عقبی دیوار
کے ساتھ تھا اور یہاں عقبی طرف ایک سڑک موجود تھی لیکن ٹائیگر
جانتا تھا کہ یہ درمیانی سڑک صرف عملہ صفائی کے استعمال میں رہتی
ہے۔ عام ٹریفک بڑی سڑکوں سے گزرتی ہے۔ ٹائیگر باہر آیا اور
گٹر کا ڈھکن اٹھا کر واپس دہانے پر ایڈجسٹ کر کے وہ مڑا اور
تیزی سے اس عمارت کی دائیں طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے احساس
تھا کہ اس کا لباس پھٹا ہوا ہے اور سینے اور پیٹ کے ساتھ ساتھ
اس کے چہرے پر زخموں کی نشانات واضح ہیں۔ اس لئے وہ جلد از

جلد کسی پناہ گاہ میں پہنچنا چاہتا تھا لیکن بشرطیکہ وہاں میڈیکل باکس
بھی موجود ہو اور دوسرا لباس بھی۔ اگرچہ یہ سارا سامان اس کی
رہائش گاہ پر موجود تھا لیکن وہ فوری طور پر وہاں واپس نہ جانا چاہتا
تھا اور پھر ایک کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر وہ رک گیا کیونکہ کوٹھی
کے عقبی طرف کوڑے کا ڈرم موجود تھا۔ اس ڈرم میں اتری ہوئی
پٹیاں اور ایسا سامان جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کوئی ہسپتال یا کوئی
ڈسپنسری ہے۔ اس کوٹھی کی عقبی دیوار بھی زیادہ اونچی نہ تھی اور ٹائیگر
ڈرم سائیڈ دیوار کے ساتھ رکھ کر آسانی سے دیوار پھلانگ کر اندر کود
گیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ٹائیگر وہیں رک گیا۔ جب کچھ دیر تک
اس دھماکے کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ سائیڈ گلی کی طرف بڑھنے لگا۔
سائیڈ گلی کراس کر کے وہ فرنٹ پر پہنچ گیا تو وہاں کھلا میدان تھا
جس کی ایک سائیڈ پر پارکنگ خالی تھی۔ وہاں کوئی کار وغیرہ موجود
نہ تھی البتہ گیٹ کے ساتھ ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس کا منہ گیٹ
کی طرف تھا جبکہ اس کی پشت ٹائیگر کی طرف تھی۔ کوٹھی پر اتنی
خاموشی طاری تھی کہ ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس وقت سوائے اس آدمی کے
اندر کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ یہ حالت دیکھ کر اسے اپنا اندازہ غلط
ثابت ہو رہا تھا کہ یہ کوئی ہسپتال یا کوئی ڈسپنسری ہے جو اس نے
عقبی طرف موجود ویسٹ ڈرم میں موجود پٹیاں اور ایسا ہی دوسرا
سامان دیکھ کر لگایا تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا
برآمدے تک پہنچ کر اندر داخل ہوا کر ایک ستون کے پیچھے ہو گیا۔

برآمدہ خالی پڑا تھا جبکہ چوکیدار ویسے ہی کھڑا تھا۔ لیکن ابھی ٹائیگر
اس ستون کے پیچھے سے نکل کر آگے جانا ہی چاہتا تھا کہ وہ وہیں
رک گیا کیونکہ اس نے چوکیدار کو مڑتے دیکھا تھا۔ اس نے ایک
سرسری سی نظر کوٹھی پر ڈالی اور پھر مڑ کر سائیڈ پر موجود کمرے میں چلا
گیا تو ٹائیگر مطمئن ہو گیا اور پھر ایک موڑ مڑنے کے بعد ایک کھلے
دروازے میں داخل ہوا تو ٹائیگر چونک پڑا کیونکہ وہاں باقاعدہ
آپریشن ٹیبل موجود تھی اور وہ تمام سامان پھیلا ہوا تھا جو آپریشن کے
لئے ضروری تھا اور پھر ٹائیگر کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ یہ کسی ڈاکٹر کا
پرائیویٹ ہسپتال ہے جہاں باقاعدہ آپریشن کئے جاتے ہیں لیکن یہ
بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ ایسا کیوں ہے کیونکہ پورے
یورپ میں کسی ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں ہوتی۔ وہ
صرف سرکاری ہسپتالوں میں کام کرتے ہیں۔ وہاں پرائیویٹ
ہسپتال ضرور ہوتے ہیں لیکن وہ مریضوں کا علاج کر کے فیس اور
اخراجات حکومت سے وصول کرتے ہیں۔ پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا
کہ یہاں بھی لوگ حکومت کی نظروں میں خاک جھونک کر
پرائیویٹ کام کر لیتے ہیں۔ کوٹھی واقعی خالی تھی۔ شاید جب کام ہوتا
ہو گا تو سٹاف کو کال کر لیا جاتا ہو گا یا کوئی ایسا وقت فکس ہو گا کہ
اس وقت ڈاکٹر اور سٹاف یہاں موجود ہوتا ہو گا۔ وہاں ایک آفس تھا
اور آفس کے ساتھ ہی ایک ڈریسنگ روم تھا جہاں شرٹس اور پینٹس
کے ساتھ ساتھ سوٹ بھی موجود تھے۔ ٹائیگر نے الماری سے ایک

سوٹ نکالا اور میڈیکل باکس دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر وہ واش روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے اپنا لباس اتار کر میڈیکل باکس کی مدد سے اپنے زخموں کی ڈریسنگ کی اور پھر اپنا سیاہ فاموں والا میک اپ صاف کرنے کے لئے اسے باقاعدہ غسل کرنا پڑا کیونکہ عمران نے اسے بتا دیا تھا کہ دنیا کا جدید سے جدید میک اپ واشر بھی اسے صاف نہ کر سکے گا اور نہ ہی یہ کسی کیمیکل سے صاف ہو گا۔ اس میک اپ میں چونکہ سیسہ بھی ملایا گیا تھا اس لئے کیمرہ بھی اسے چیک نہ کر سکے گا لیکن یہ میک اپ عام سادہ پانی سے صاف ہو جائے گا اور وہی ہوا۔ جب ٹائیگر غسل کر کے دوسرا لباس پہن کر باہر آیا تو یکسر تبدیل شدہ نظر آ رہا تھا اور پھر اپنے اتارے ہوئے لباس کی چند جیبیں جو خفیہ تھیں جن میں ٹائیگر نے ایمرجنسی کے لئے بڑی مالیت کے کرنسی نوٹ چھپا کر رکھے ہوئے تھے، ٹائیگر نے نکال کر سوٹ کی جیب میں رکھ لئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ عقبی دیوار ایک بار پھر پھلانگ کر باہر سائیڈ روڈ پر پہنچ چکا تھا۔ چونکہ اس کا حلیہ پہلے سے بالکل مختلف تھا اور سوٹ کا کلر پہلے لباس کی نسبت مختلف تھا۔ صرف جوتے پہلے والے تھے لیکن ٹائیگر کو معلوم تھا کہ جوتوں کو کوئی چیک نہیں کرتا۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے چلتا ہوا واپس اس عمارت کے سامنے سے گزرا جس کے بارے میں اسے یقین تھا کہ وہ اس عمارت میں قید کیا گیا تھا اور یہ کوبران کا کاسار میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ کاسار کے خفیہ

اسلحہ مارکیٹ سے تباہ کن بم خریدے اور اس پوری عمارت کو ہی اڑا دے لیکن پھر اسے خیال آیا کہ اس نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں، کوئی ایکشن نہیں کرنا۔ ایکشن میں جوزف اور جوانا شامل ہوں گے۔ اس لئے اس نے یہ خیال دل سے نکال دیا اور پھر مڑ کر وہ ایک ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”یس سر“..... ایک ٹیکسی ڈرائیور نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

”لانگ لائف کلب“..... ٹائیگر نے کہا۔

”یس سر۔ آئیں سر“..... ٹیکسی ڈرائیور نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کے لئے ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھول دیا۔ ٹائیگر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر میٹر آن کیا اور ٹیکسی کار آگے بڑھا دی۔ ٹائیگر ٹیکسی ڈرائیور کی خوشی کے بارے میں جانتا تھا کیونکہ اس نے نقشے میں پہلے چیک کر لیا تھا کہ لانگ لائف کلب کاسار دارالحکومت کے نواحی علاقے میں ہے اور وہاں تک کا فاصلہ پچیس کلو میٹر سے کم نہیں ہو گا۔ اس طرح ٹیکسی ڈرائیور کا معاوضہ خاصا زیادہ بن جائے گا۔ لانگ لائف کلب کی ٹپ اس کے پاس موجود تھی۔ اس کلب کا جنرل مینجر رالف تھا اور جس نے ٹائیگر کو اس کی ٹپ دی تھی اس کے رالف سے بہت اچھے اور گہرے تعلقات تھے لیکن ٹائیگر کو یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ رالف بے حد باثر آدمی ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کا نام کسی

بھی صورت میں سامنے لایا جائے۔ اس لئے وہ ہر آدمی کو لفٹ نہیں کراتا لیکن اسے یقین تھا کہ اس ٹپ کے دینے والے کا نام سنتے ہی رالف یقیناً مکمل تعاون کرے گا البتہ یہ بات ضرور تھی رالف شہر سے دور کلب میں ہی رہتا تھا۔ اس لئے ٹائیگر اس وقت اس کے پاس جانا چاہتا تھا جب وہ باقی ہر جگہ سے محروم ہو جائے اور ٹائیگر کے خیال کے مطابق وہ وقت آ گیا تھا۔ چنانچہ اس نے ٹیکسی کی اور اس وقت وہ ٹیکسی میں بیٹھا باہر دیکھ رہا تھا جیسے بچے گاڑی میں بیٹھ کر باہر کا نظارہ دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ تقریباً بیس کے بعد ٹیکسی نے ایک سائیڈ سڑک پر یوٹرن لیا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"رک جاؤ"..... ٹائیگر نے کہا تو ڈرائیور نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں بریکیں لگا دیں اور ٹیکسی اچھلتے اچھلتے بچی۔

"کیا ہوا صاحب۔ خیر تو ہے"..... ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گاڑی کو موڑ کر وہاں لے جاؤ جہاں سے تم نے ٹرن لیا تھا۔ میں ایک عمارت کی ساخت کو اچھی طرح دیکھنا چاہتا ہوں کیونکہ میرا بزنس بھی ہے"..... ٹائیگر نے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے سر کو کار کو واپس موڑا اور چوک پر لے آیا اور پھر کار روک دی۔ ٹائیگر کار سے باہر نکلا اور سامنے موجود ایک عمارت کو دیکھنے لگا۔

"آپ کیا دیکھ رہے ہیں سر۔ یہ عمارت تو زرعی فارم ہے"۔ ڈرائیور نے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹاور جس پر زرد بتی جل رہی ہے دیکھ رہا ہوں۔ میں بھی ایسے ہی ٹاورز کا بزنس کرتا ہوں لیکن بتی تو ہمیشہ سرخ ہوتی ہے لیکن یہ یہاں زرد بتی لگائی گئی ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات ہے تو میں بتاتا ہوں آپ کو۔ اس زرعی فارم پر آجکل ایک خاتون آتی جاتی رہتی ہیں جن کا نام ماریا ہے اور وہ ہیرا ماؤنٹ ریذیڈنسی میں رہتی ہیں۔ میں کئی بار انہیں ٹیکسی میں یہاں لایا ہوں اور واپس بھی لے گیا ہوں کیونکہ ان کا ڈرائیونگ لائسنس ایک حادثے کے بعد ایک سال کے لئے معطل کر دیا گیا ہے۔ مجھے بھی آپ کی طرح اس زرد لائٹ پر حیرت ہوئی تھی۔ میں نے مس ماریا سے پوچھا تو وہ ہنس پڑیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ جس ٹاور کا تعلق خلا میں موجود کسی سیٹلائٹ سے ہو اس پر زرد لائٹ لگانی پڑتی ہے کیونکہ اس کے بغیر سیٹلائٹ سگنل موصول نہیں ہوتے۔ میرے مزید پوچھنے پر انہوں نے بڑی عجیب بات بتائی کہ پورے کاسار پر سگنل پھیلا دیئے گئے ہیں اور کمپیوٹر میں چند خاص الفاظ فیڈ کر دیئے گئے ہیں۔ کاسار میں بیس پوائنٹس پر چیکنگ کی جا رہی ہے۔ جو شخص ان مخصوص الفاظ میں سے کوئی ایک لفظ بھی بولے گا وہ فوری چیک کر لیا جائے گا۔ چاہے اس نے یہ لفظ سات پردوں کے پیچھے چھپ کر بھی کیوں نہ بولا ہو"..... باتونی ڈرائیور نے ازخود تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ تو یہ بات ہے۔ تمہارا شکریہ۔ میں خوانخواہ پریشان ہو
تھا۔ آؤ چلیں"..... ٹائیگر نے ڈرائیور کے کاندھے پر دوستانہ اند
میں تھپکی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں واپس آ کر کار میں بیٹ
گئے اور پھر کار تیزی سے چلتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی
تقریباً پانچ کلو میٹر بعد دائیں ہاتھ پر ایک چار منزلہ بلڈنگ نظ
آنے لگی جس پر لانگ لائف کلب کا جہازی سائز کا نیون سائن چمک
رہا تھا۔ ٹیکسی اس کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی اور
مین گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ وہاں دو تین کاریں موجود تھ
جن میں سے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اتر کر اندر جا رہے تھ
ٹائیگر نے میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو نہ صرف کرایہ دیا بلکہ بھاری ٹپ
دے دی۔
"شکریہ سر۔ میں آپ کا انتظار کروں"..... ڈرائیور نے کہا۔
"ارے نہیں۔ ابھی میں یہاں کافی وقت تک رہوں گا"..... ٹا
نے کہا اور مڑ کر مین گیٹ میں داخل ہو گیا۔ کافی بڑا ہال آد
سے زیادہ بھر چکا تھا۔ منشیات کا غلیظ اور بدبو دار دھواں اور شر
کی تیز بو ہال میں پھیلی ہوئی تھی لیکن ٹائیگر اطمینان سے چل
آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہ اس کے لئے نیا نہ تھا۔ ایسے ماحول کا طو
عرصے سے وہ عادی رہا تھا۔ کاؤنٹر پر چار لڑکیاں موجود تھیں۔
"یس سر"..... ایک لڑکی نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رالف سے کہیں کافرستان سے اس کا مہمان آیا ہے۔ دادا جی
بھاگے کی ٹپ پر"...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ اپنا نام لینا چاہتا تھا کیونکہ
اس وقت وہ سیاہ فام نہ تھا بلکہ اپنی اصلی شکل میں تھا لیکن پھر اسے
ٹیکسی ڈرائیور کی بات یاد آ گئی۔ یہ ماریا وہی تھی جسے ٹائیگر نے فون
کیا تھا اور جو فریک کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور ہو سکتا ہے کہ جو
الفاظ کمپیوٹر میں فیڈ کیے گئے ہیں ان میں ٹائیگر کا لفظ بھی شامل ہو۔
اس لئے اس نے اپنا نام نہ بتایا تھا۔
"یس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں"..... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا
کر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگی۔ آخر میں اس نے شاید دانستہ
لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ دوسری طرف سے بجتی ہوئی گھنٹی کی
آواز ٹائیگر کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔
یس"..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو لڑکی نے وہی فقرہ
دہرا دیا جو ٹائیگر نے اسے کہا تھا۔
"اسے ریڈ کارڈ دے کر آفس بھجوا دو"..... دوسری طرف سے
بھاری آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لڑکی
نے رسیور رکھا اور کاؤنٹر کی دراز سے اس نے سرخ رنگ کا کارڈ
نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔ کارڈ پر کلب کا نام اور نیچے کسی
کے دستخط تھے۔
یہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے کارڈ لے کر پوچھا۔
"سر۔ وہاں موجود مسلح گارڈ آپ سے کارڈ طلب کریں گے۔

آپ انہیں دے دیں گے تو آپ کو آفس میں جانے کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں پیش نہیں آئے گی ورنہ وہ کسی کو آفس میں داخل ہونے نہیں دیتے۔" لڑکی نے کہا۔

"اوکے۔ کہاں ہے آفس۔" ٹائیگر نے کہا۔

"ادھر دائیں طرف لفٹ ہے۔ چوتھی منزل پر آفس ہے"۔ لڑکی نے کہا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ چوتھی منزل پر پہنچ گیا۔ وہاں چار مسلح آدمی موجود تھے۔

"کارڈ سر"...... ان مسلح افراد میں سے ایک نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ رنگ کا کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اوکے سر۔ آیئے میں آپ کو چیف کے آفس تک چھوڑ آؤں"...... مسلح گارڈ نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کو لے کر اس منزل کے آخر میں موجود ایک بند دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔

"آپ اندر تشریف لے جائیں"...... اس گارڈ نے کہا اور خود واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر نے بند دروازے پر دباؤ ڈالا اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا وسیع و عریض کمرہ تھا جس میں ایک بڑی آفس ٹیبل کے عقب میں اونچی پشت کی ریوالونگ کرسی موجود تھی جس پر ایک ادھیڑ عمر یورپی نژاد آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"آؤ مسٹر"...... اس ادھیڑ عمر نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کو میز

کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ٹائیگر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"حیرت انگیز۔ آپ نے اپنا نام نہیں لیا۔ صرف مہمان کہا ہے۔ اس کی کیا وجہ"...... رالف نے کہا تو ٹائیگر نے اسے کاور پر گی ہوئی زرد حق اور کمپیوٹر میں فیڈ خاص الفاظ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"کیا آپ اکیلے کے لئے ایسے ناقابل یقین انتظامات کیے گئے ہیں۔ آپ کیا کام کرتے ہیں"...... رالف نے حیرت بھری نظروں سے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اکیلا ہوں اور تم جانتے ہو کہ ایک بین الاقوامی تنظیم کے مقابل کیسے ٹھہر سکتا ہوں جبکہ وہ یہاں رہتے ہیں۔ میں نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر کافرستان رپورٹ دوں گا جنہوں نے ان معلومات کے لئے مجھے ہائر کیا ہے۔ وہ ان معلومات سے کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں۔ کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ یہ ان کا کام ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب تمہیں مسٹر اے بی سی کہا جائے۔ تمہیں کس قسم کی امداد مجھ سے چاہئے"...... رالف نے کہا۔

"صرف اتنی کہ ایک رہائش گاہ، ایک نئے ماڈل کی کار اور تھوڑا سا اسلحہ۔ اس کے عوض جو معاوضہ تم کہو گے وہ تمہیں مل جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسلحے کی کیا تفصیل ہے"۔۔۔۔ رالف نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں۔ صرف ایک مشین پسٹل اور اس کا ڈبل میگزین۔ ایک میزائل گن اور اس کا میگزین"۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے مسٹر اے بی سی"۔۔۔۔ رالف نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک رنگ نکالا جس کے ساتھ ٹوکن بھی تھا جس پر زین جر کالونی اور کوٹھی نمبر زیرو ون زیرو لکھا ہوا تھا۔

"اس کوٹھی پر جو تالا لگا ہوا ہے وہ نمبروں والا ہے اور کوٹھی کا نمبر پریس کرنے سے تالا کھل جائے گا۔ یہ میرا ذاتی اور پرائیوٹ پوائنٹ ہے۔ وہاں ایک نئے ماڈل کی سیاہ رنگ کی کار بھی موجود ہے۔ اندر الماری میں مشین پسٹل، میگزین، میزائل گن اور اس کے میگزین کافی تعداد میں موجود ہیں۔ یہ سب میں اس لئے کر رہا ہوں کہ جس شخصیت نے تمہاری سفارش کی ہے وہ میرے محسن ہیں اور میں بڑے سے بڑا نقصان تو اٹھا سکتا ہوں لیکن انہیں انکار نہیں کر سکتا اور تمہارے بارے میں اس نے بتایا کہ تم کوئی ایسا کام نہیں کرو گے جس سے میرا نام سامنے آئے اور میں بدنام ہو جاؤں"۔۔۔۔ رالف نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کچن میں خشک فوڈ کے ڈبے موجود ہیں۔ آپ ایک ہفتے تک

استعمال کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ رالف نے کہا۔

"وہاں کا فون کام کر رہا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"کر رہا ہے اور اس کا نمبر بھی اس پر موجود ہے"۔۔۔۔ رالف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب معاوضہ بتا دیں"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کب تک تم نے اس کوٹھی کو استعمال کرنا ہے"۔۔۔۔ رالف نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ صرف چھ لاکھ ڈالرز"۔۔۔۔ رالف نے کہا تو ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکال لی۔ یہ چیک بک اور کرنسی ہمیشہ وہ اپنے کوٹ کی خفیہ جیب میں رکھتا تھا۔ اس طرح یہ فرینک اور اس کے آدمی کی نظروں سے بچ گیا تھا جو ٹائیگر نے لباس تبدیل کرتے ہوئے نکال کر اس لباس کو اندرونی جیب میں رکھ لیا تھا۔

"چیک نہیں کیش"۔۔۔۔ رالف نے کہا۔

"یہ گارنٹڈ چیک ہے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور چیک بک کے ایک چیک پر اندراج کر کے اس نے دستخط کئے اور چیک رالف کی طرف بڑھا دیا۔ رالف نے بغور چیک کو دیکھا پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہاں سے وہاں کے لئے ٹیکسی مل جائے گی"۔۔۔۔ ٹائیگر نے

پوچھا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم واقعی مہمان ہو۔ میرا ڈرائیور تمہیں چھوڑ آئے گا"...... رالف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے خصوصاً شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے میں نے تم سے پینے کا تو پوچھا نہیں۔ کیا پیو گے"۔ رالف نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک خیال آیا ہو۔

"کچھ نہیں...... میں رات کو پیتا ہوں۔ تمہارے اس ذاتی پوائنٹ پر یقیناً شراب بھی موجود ہو گی لیکن پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں اگر پیوں گا بھی سہی تو صرف چند گھونٹ۔ کیونکہ طبی طور پر مجھے راس نہیں آتی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ جب کوٹھی چھوڑنا تو مجھے فون کر دینا۔ یہ کارڈ رکھ لو۔ اس پر جو فون نمبر ہے اس سے میں کہیں بھی ہوں مجھ سے رابطہ بہرحال ہو جائے گا"...... رالف نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔ میں ڈرائیور کو کہہ دوں۔ وہ آپ کے ساتھ جائے گا آپ کو چھوڑنے"...... رالف نے کہا تو ٹائیگر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ رالف نے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈرائیور کو میرے آفس بھجوا دو"...... رالف نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر

آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ جو ڈرائیوروں کے لئے مخصوص تھی۔

"حکم سر"...... ڈرائیور نے رالف کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ان صاحب کو زین جو کالونی والے پوائنٹ پر چھوڑ آؤ"۔ رالف نے کہا۔

"یس سر۔ آیئے سر"...... ڈرائیور نے پہلے رالف کو اور پھر ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے...... تھینک یو۔ پھر ملاقات ہو گی"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فرینک کی آنکھ کھلی تو چند لمحوں تک وہ ساکت پڑا رہا لیکن پھر اس کے ذہن میں ان تمام واقعات کی فلم چلنے لگی جو اس پر گزرے تھے۔ سیاہ فام جان سمتھ کو راڈز میں جکڑنا، موزی کا اسے کوڑے مارنا اور پھر اچانک جان سمتھ کا کھسک کر راڈز سے باہر آ جانا جو اس کے تصور میں بھی نہ تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا کمل بند سپرنگ کے اچانک کھلنے کی طرح جمپ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھے اس پر پڑنے والے دوسرے کوڑے کی ضرب نے اس کا نہ صرف لباس پھاڑ دیا بلکہ اس کے پہلو اور سینے پر زخم ڈال دیئے۔ زخم لگتے ہی اس کے پورے جسم میں اس قدر شدت سے تکلیف نمودار ہوئی کہ اس کا شعور درد کی شدت کو برداشت نہ کر سکا اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور پھر اسے یہ بھی یاد آ گیا تھا کہ اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے ماریا کی تیز چیخ کی آواز بھی سنی تھی۔ اس کے ذہن میں یہ سب کچھ آتے ہی اسے ماریا کا خیال آیا اور وہ ایک

جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے نظریں گھما کر دیکھا تو وہ کسی ہسپتال میں تھا کیونکہ اس کے بیڈ کے قریب وہ سٹینڈ موجود تھا جو ہسپتالوں میں لازم و ملزوم ہوتا ہے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو نرسیں تھیں۔

"اوہ گڈ۔ آپ کو ہوش آ گیا"...... ڈاکٹر نے قریب آتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کہاں ہوں"...... فرینک نے کہا۔

"آپ ایک سپیشل ہسپتال میں جہاں صرف وی آئی پی لوگ آتے ہیں اور ہم ہر طرح سے ہائی پروفائل مریضوں کی نہ صرف ٹریٹمنٹ کرتے ہیں بلکہ ان کی حفاظت بھی کی جاتی ہے"...... ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نام کیا ہے اس ہسپتال کا اور کیا ماریا کو بھی یہیں داخل کیا گیا ہے"...... فرینک نے پوچھا۔

"یس سر۔ وہ ساتھ والے کمرے میں ہیں۔ انہیں بھی ہوش آ گیا ہے اور وہ ہر لحاظ سے اوکے ہیں"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"آپ نے ہسپتال کا نام نہیں بتایا"...... فرینک نے کہا۔

"سپیشل ہسپتال جناب"...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے یہاں کون لایا تھا"...... فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مارٹن رچرڈ"..... ڈاکٹر نے جواب دیا تو فرینک چونک پڑا کیونکہ مارٹن اس کے ہیڈکوارٹر کا انتظامی انچارج تھا لیکن اس ہسپتال کے بارے میں اس نے پہلے کبھی نہ سنا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے زخمی ہو کر ہسپتال آنے پر کہیں پولیس اس کے بیان لینے کے لئے نہ پہنچ جائے۔ وہ ان معاملات کو پولیس سے علیحدہ رکھنا چاہتا تھا۔

"کیا آپ مارٹن کو کال کر کے یہاں بلا سکتے ہیں"..... فرینک نے کہا۔

"کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ میرے آفس میں بیٹھے ہیں۔ ہم آپ کے ہوش میں نہ آنے پر بے حد پریشان تھے۔ آپ کی گردن میں عقب میں ضرب آئی تھی۔ اس ضرب نے حرام مغز کی کارکردگی کو متاثر کر دیا تھا اور آپ بے ہوش ہو گئے تھے۔ ہم نے آپ کو ہوش میں لانے کی بہت کوششیں کی ہیں لیکن ہم کامیاب نہ ہو رہے تھے لیکن یہ ہم سب کے لئے خوش قسمتی ہے کہ اب آپ کو ہوش آ گیا ہے۔ آپ اگر چاہیں تو میرے آفس میں ہی مارٹن سے ملاقات کر سکتے ہیں"..... ڈاکٹر نے کہا۔

"اگر میں آپ کے آفس آ سکتا ہوں تو واپس بھی جا سکتا ہوں"..... فرینک نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ اگر آپ ریسٹ کرنا چاہیں تو بے شک ایک ہفتہ اور رہ جائیں۔ چاہیں تو ابھی میں آپ کو ڈسچارج کر دیتا

ہوں۔ جیسے آپ چاہیں"..... ڈاکٹر نے کہا۔

"مجھے فوری واپس جانا ہے"..... فرینک نے کہا۔

"تو یہ ساتھ ہی واش روم ہے۔ آپ کا لباس بھی وہاں موجود ہے۔ آپ غسل کر کے فریش ہو جائیں اور لباس تبدیل کر لیں۔ یہ یہاں رہے گی۔ جب آپ تیار ہو جائیں گے تو یہ آپ کو میرے آفس لے آئیں گی"..... ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماریا کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا اسے بھی آپ ڈسچارج کر سکتے ہیں"..... فرینک نے کہا۔

"یس سر۔ وہ آپ کے ہوش میں آنے کے انتظار میں یہاں ہیں۔ میں انہیں بتا دیتا ہوں کہ وہ بھی تیار ہو کر میرے پاس پہنچ ئیں"..... ڈاکٹر نے کہا تو فرینک اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیڈ سے نیچے اتر آیا۔ پھر وہ خود چلتا ہوا واش روم کے دروازے تک گیا جبکہ ڈاکٹر ایک نرس کو وہاں چھوڑ کر دوسری نرس سمیت کمرے سے باہر گیا تھا۔ فرینک نے غسل کیا اور پھر لباس تبدیل کر لیا۔ ہسپتال کا لباس اس نے وہیں چھوڑا اور واش روم سے باہر آ گیا۔

"آئیے سر"..... نرس نے اس کے باہر آتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک آفس میں پہنچا وہاں ماریا، مارٹن اور ڈاکٹر تینوں موجود تھے۔

"سر۔ آپ کو ہوش میں دیکھ کر بے حد مسرت ہو رہی ہے"۔ مارٹن نے کہا۔

"شکریہ۔ اب چلیں ماریا۔ اب تم کیسا محسوس کر رہی ہو"۔ فرینک نے ماریا سے کہا۔

"مجھے تو دو دن پہلے ہوش آ گیا تھا۔ ہم سب آپ کی وجہ سے پریشان تھے"...... ماریا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اور ڈاکٹر آپ کا بے حد شکریہ"..... فرینک نے ڈاکٹر سے پُر جوش انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر نے بھی ان کا شکریہ ادا کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں مارٹن کی کار میں ہسپتال سے باہر نکل رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارٹن جبکہ سائیڈ سیٹ پر فرینک اور عقبی سیٹ پر ماریا موجود تھی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ کیا ہوا تھا۔ تفصیل سے بتاؤ"..... فرینک نے کہا۔

"آپ اس سیاہ فام جان سمتھ سے پوچھ گچھ کے لئے میڈم ماریا کے ساتھ بلیک روم میں موجود تھے کہ آپ کی سائیڈ میں جو گارڈز جو ایک کمرے میں موجود تھے انہوں نے کسی عورت کی چیخ سنی۔ چونکہ انہیں معلوم تھا کہ میڈم ماریا بھی بلیک روم میں موجود ہیں اس لئے یہ چیخ مس ماریا کی ہو سکتی ہے اور چیخ اس قدر زور دار تھی کہ لگتا تھا کہ میڈم ماریا کی حالت بے حد خراب ہے چنانچہ یہ چاروں گارڈز وہاں سے بلیک روم کی طرف دوڑ پڑے جب وہ بلیک روم میں داخل ہوئے تو وہاں میڈم ماریا اور آپ بے ہوش پڑے تھے جبکہ بلیک روم کے انچارج موڈی کی گردن ٹوٹی

ہوئی تھی اور شہ رگ کٹ جانے کی وجہ سے وہ ختم ہو چکا تھا۔ بلیک روم میں وہ آدمی موجود نہ تھا جسے راڈز میں جکڑا گیا تھا۔ مجھے اطلاع ملی تو میں بلیک روم میں آیا اور میں نے دیکھا کہ آپ کی حالت بے حد خراب نظر آ رہی تھی اور لمحہ بہ لمحہ خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ اس لئے میں نے فوراً آپ کو اس سپیشل ہسپتال میں منتقل کیا البتہ میں نے اس جان سمتھ کو پکڑنے کے احکامات دے دیئے کیونکہ وہاں گیٹ کے سوا باہر جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اس لئے وہ اندر ہی کہیں چھپا ہوا ہو گا۔ میڈم ماریا کو بھی آپ کے ساتھ ہی سپیشل ہسپتال لایا گیا۔ یہ بات درست ہے کہ میڈم ماریا تو ہسپتال پہنچنے کے ایک گھنٹے بعد ہوش میں آ گئیں جبکہ آپ ہوش میں نہیں آ رہے تھے جس کی وجہ سے ہم سب بے حد پریشان تھے"..... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جان سمتھ کا کیا ہوا۔ مارا گیا ہو گا"..... فرینک نے کہا۔

"نو سر۔ پوری عمارت چھان ماری گئی لیکن اس کا کہیں نام و نشان موجود نہ تھا۔ میں نے ہسپتال سے واپس جا کر گارڈز کو ساتھ لے کر پوری عمارت، اس کا برآمدہ، ہر گوشہ، چھتیں، دوسری منزل، عقبی طرف ہر جگہ چیکنگ کی لیکن وہ کہیں موجود نہ تھا حالانکہ وہ گیٹ سے باہر نہیں گیا۔ گیٹ پر کام کرنے والا کمپیوٹر خصوصی اجازت کے بغیر کسی اجنبی کو اندر آنے دیتا ہے اور نہ ہی باہر جانے دیتا ہے اور ہر آنے جانے والوں کی باقاعدہ انٹری ہوتی ہے۔ جان

سمت کی کوئی انٹری نہ تھی۔ چاروں طرف دیواریں اس قدر بلند ہیں کہ وہاں سے کوئی آدمی باہر نہیں جا سکتا۔ پھر ان پر خاردار تاروں کے ساتھ ساتھ الیکٹرک وائر بھی موجود ہے۔ اس لئے کسی آدمی کا اسے کراس کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عقبی طرف کوئی دیوار بھی نہیں ہے"...... مارٹن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ کیسے ہوا کہ ایک آدمی اچانک غائب ہو جائے۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... فرینک نے کہا۔

"جو کچھ تم بتا رہے ہو اس کے بعد ایسا واقعی ممکن نہیں ہے جان سمتھ کوئی جن بھوت نہ تھا کہ اچانک نظر آنے لگ جائے اور اچانک غائب ہو جائے"...... ماریا نے قدرے گرم لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ بتائیں میڈم کہ وہ کہاں گیا۔ اب تو دو دن گزر چکے ہیں اتنے دن تک بغیر کچھ کھائے پیئے وہ زندہ کیسے رہ سکتا ہے"...... مارٹن نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ فرار ہو گیا ہے ہیڈ کوارٹر سے۔ لیکن کیسے"...... فرینک نے کہا۔

"یہی بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... مارٹن نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ایسا آخر کیسے ممکن ہے کہ ایک جیتا جاگتا آدمی کسی کو نظر نہ آئے۔ نہ وہ دیوار پھلانگے، نہ وہ گیٹ کے راستے باہر جائے پھر وہ کہاں چلا گیا"...... فرینک نے کہا۔

"مجھے تو اس کے پیچھے کوئی گہری سازش محسوس ہو رہی ہے"۔ ماریا نے کہا۔

"سازش۔ اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ میرا ہی کوئی آدمی اس کے ساتھ مل گیا ہو"...... فرینک نے کہا۔

"سر۔ آپ کے حکم پر اسے بے ہوش کر کے یہاں پہنچایا گیا تھا۔ یہاں جب وہ داخل ہوا تو بے ہوش تھا۔ پھر اسے موڈی کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے بعد یقیناً اسے آپ کی موجودگی میں ہوش میں لایا گیا ہو گا۔ پھر اچانک میڈم ماریا کی چیخ سنائی دی اور جب سارے آدمی وہاں پہنچے تو آپ اور میڈم ماریا دونوں زخمی اور بے ہوش تھے اور موڈی ہلاک ہو چکا تھا۔ اس وقت پورے ہیڈ کوارٹر کی تلاشی لی جائے اور وہ اب تک نہ مل سکے تو آپ بتائیں کہ اسے یہاں کا کوئی آدمی اپنے ساتھ ملانے یا کوئی سازش کرنے کے لئے کون سا وقت ملا ہو گا"...... مارٹن نے کہا تو فرینک نے بے اختیار ایک گہری سانس لی۔

"آئی ایم سوری۔ مارٹن کا تجزیہ درست ہے"...... ماریا نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"بہرحال میں خود جا کر چیک کروں گا"...... فرینک نے حتمی لہجے میں کہا تو سب خاموش ہو گئے۔ ہیڈ کوارٹر پہنچ کر فرینک اور ماریا نے کچھ دیر ریسٹ کیا اور پھر انہوں نے ہیڈ کوارٹر کے سیکورٹی انچارج جیگر، انتظامی انچارج مارٹن اور چاروں گارڈز سمیت پوری

بلڈنگ کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ انہوں نے ہر اس امکان کا جائزہ لیا جہاں کوئی آدمی چھپ سکتا تھا لیکن پوری عمارت کی خاک چھان لینے کے باوجود جان سمتھ ٹریس نہ ہو سکا تو فریک نے گیٹ کمپیوٹر چیک کیا لیکن وہاں بھی جان سمتھ یا کسی ایجنسی کے باہر جانے کا کوئی اندراج نہ تھا البتہ آتے وقت مارٹن کی خصوصی اجازت سے ایک بے ہوش آدمی کی آمد کی انٹری موجود تھی۔ چار دیواری واقعی اتنی اونچی تھی کہ اسے کسی صورت پھلانگا نہ جا سکتا تھا۔ آخر کار وہ تھک ہار کر واپس اپنے آفس میں اپنی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ ماریا بھی ساتھ تھی اور اس کے چہرے پر بھی حیرت اور تجسس کے واضح تاثرات نظر آ رہے تھے۔ فریک نے اپنے ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا ہوا تھا۔

"فریک اس قدر ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ جان سمتھ کہاں گیا لیکن یہ بھی تو دیکھو کہ قدرت نے ہمیں مرنے سے کیسے بچایا ہے۔ ہم دونوں بے ہوش ہو چکے تھے اور وہ ہمیں گولیاں مار کر بھی فرار ہو سکتا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے جب تک زندگی ہے جدوجہد کی جا سکتی ہے"...... ماریا نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فریک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فریک نے کہا۔

"چیف۔ فارم ہاؤس سے جیری کی کال ہے"...... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... فریک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ فارم ہاؤس کی انچارج ماریا تھی۔ اس نے اپنے سامنے سیٹلائٹ کال ٹاور فارم ہاؤس میں نصب کرایا تھا۔ اس لئے فریک نے جیری کی کال ماریا کو بھی سنوانے کے لئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"جیری بول رہا ہوں چیف۔ فارم ہاؤس سے"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیوں کال کی ہے"...... فریک نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اب سے کچھ دیر پہلے ٹاور پر فارم ہاؤس کے باہر سے میزائل گن سے راکٹ برسائے گئے ہیں اور ٹاور کے پرزے اڑ گئے ہیں"...... جیری نے کہا تو فریک اور ماریا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... فریک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ ماریا کا منہ بھی حیرت کی شدت سے کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے اس اطلاع پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ اچانک حملہ کیا گیا ہے۔ ہم نے چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ فارم ہاؤس کے باہر موجود دو گارڈز کو پہلے

گولیاں ماری گئیں پھر حملہ کیا گیا۔ اس کے بعد حملہ آور اپنی کار میں فرار ہو گئے"..... جیری نے کہا۔

"کیسے یہ سب پتہ چلا"..... فرینک نے پوچھا۔

"ایک گارڈ زخمی ہوا تھا۔ دوسرا نہیں تھا۔ اس نے بتایا کہ سفید رنگ کی ایک کار فارم ہاؤس کی طرف آتی دکھائی دی تو بقول اس کے وہ دونوں الرٹ ہو گئے۔ کار قریب آ کر رکی اور پھر اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھتے کہ کار کے اندر سے ہم دونوں پر مشین پسٹل سے فائرنگ کر دی گئی اور ہم دونوں نیچے گر گئے۔ ساتھی گارڈ موقع ہی جاں بحق ہو گیا لیکن میرے پیٹ میں تین گولیاں لگنے کے باوجود میں زندہ رہا بلکہ کسی قدر ہوش میں بھی تھا اور اس کے بقول کہ ہم دونوں کے گرنے کے بعد اس نے ایک ایشیائی نوجوان کو کار سے باہر نکلتے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں جدید طرز کی میزائل گن تھی۔ اس نے میزائل گن سے ٹاور پر راکٹ برسائے اور ٹاور مکمل طور پر تباہ ہو گیا تو وہ واپس کار میں بیٹھا اور کار تیزی سے موڑ کر واپس چلا گیا"..... جیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ایشیائی نوجوان تھا یا سیاہ فام"..... فرینک نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس نے حتمی طور پر کلیئر کہا ہے کہ وہ ایشیائی آدمی تھا"..... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے کار کا نمبر بتایا ہے"..... فرینک نے پوچھا۔

"میں نے اس سے پوچھا تھا لیکن اس کا کہنا ہے کہ اسے

زخموں کی وجہ سے مدھم سا نظر آ رہا تھا اور وہ نمبر پڑھ ہی نہیں سکا"..... جیری نے جواب دیا۔

"اوکے"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ جان سمتھ پراسرار طور پر غائب ہو گیا۔ اب یہ کوئی دوسرا آ گیا ہے"..... ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں یہ وہی ہے۔ اب ہیڈ کوارٹر سے فرار ہونے کے بعد اس نے میک اپ ختم کر لیا کیونکہ اسے معلوم ہو گا کہ اس میک اپ میں اسے چیک کیا گیا ہے"..... فرینک نے کہا۔

"لیکن جدید ترین میک اپ واشر کے استعمال کے بعد میک اپ کیسے چہرے پر رہ سکتا ہے"..... ماریا نے کہا۔

"اس کا اس نے کوئی نہ کوئی حل نکال لیا ہو گا۔ ہماری فیلڈ میں ایسے کام کرنے سے ہی کامیابی ملتی ہے۔ بہرحال جب وہ پکڑا جائے گا تو سب کچھ معلوم ہو جائے گا"..... فرینک نے کہا۔

"یہ چیکنگ سسٹم ختم ہو گیا۔ اب آگے کیا کرنا ہے"..... ماریا کہا تو فرینک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے مردانہ لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گراند جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ"..... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو

فریک نے نہ صرف رسیور اٹھا لیا بلکہ ماریا کے لئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"یس"..... فریک نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"گرانڈ لائن پر ہے چیف۔ بات کریں"..... سیکرٹری نے دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات"..... فریک نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں گرانڈ بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے گرانڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیری نے کسی پواحنٹ سے کوئی اطلاع دی ہے یا نہیں"..... فریک نے کہا۔

"ہیری نے عجیب رپورٹ دی ہے۔ میں آپ سے بات کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی"..... گرانڈ نے کہا۔

"کیا بتایا ہے اس نے"..... فریک نے کہا۔

"چیف۔ اس نے کہا ہے کہ اچانک تمام کمپیوٹروں نے وروز چیکنگ کا کام چھوڑ دیا ہے"..... گرانڈ نے کہا۔

"یہی میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ فارم ہاؤس میں اس کا ٹاور لگایا گیا تھا جسے میزائل گن سے راکٹ مار کر مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اب تمام پوائنٹس بند کر دو اور پورے کاسار میں پھیل کر چیکنگ کرو اور میں یہ بتا دوں کہ حملہ آور سیاہ فام جان سمتھ نہیں بلکہ یہ کوئی اور ایشیائی آدمی ہے"..... فریک نے کہا۔

"اس کا حلیہ وغیرہ کیا ہے"..... گرانڈ نے کہا۔

"کچھ معلوم نہیں۔ ویسے میرا خیال ہے کہ وہ پہلے میک اپ میں تھا۔ اب اس نے میک اپ ختم کر دیا ہوگا۔ تمہارے ذہن میں اس کے خدوخال اور قدوقامت موجود ہوں گے"..... فریک نے کہا۔

"یس چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور فریک نے رسیور رکھ دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"..... ماریا نے کہا۔

"کیا کہوں۔ میں تو ذہنی طور پر کنفیوز ہو گیا ہوں"..... فریک نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جس طرح فارم ہاؤس پر حملہ کیا گیا ہے۔ ویسے ہی یہاں اس ہیڈکوارٹر کو بھی تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس لئے تم اس ہیڈکوارٹر کی حفاظت کا کوئی فول پروف انتظام تیار کرو"..... ماریا نے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہاں کیا کیا حفاظتی اقدامات ہیں۔ ہیڈکوارٹر انچارج ولیم جونز نے اسے واقعی ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے۔ یہاں باہر سے اسلحہ نہیں چل سکتا۔ باہر سے اندر آ کر بھی نہیں پھٹ سکتا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کا اندر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ گیٹ سے کوئی آدمی جس کے جسم میں چپ موجود نہ ہو وہ نہ اندر جا سکتا ہے اور نہ ہی باہر جا سکتا ہے۔ چار دیواری نہ صرف

قلعے کی فصیل کی طرح بنائی گئی ہے جسے پھلانگا نہیں جا سکتا بلکہ اس کے اوپر خاردار تار کے ساتھ ساتھ الیکٹرک تار بھی موجود ہے۔ ان سب اقدامات کے بعد بتاؤ کہ اسے کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ فریک نے کہا۔

"یہ سب ٹھیک ہے لیکن اس کے باوجود وہ جان سمتھ یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا"...... ماریا نے کہا تو فریک چونک پڑا۔

"ہاں۔ یہ تو کوئی الگ ہی مسئلہ ہے جو سمجھ سے باہر ہے"۔ فریک نے کہا۔

"تم سپر کوبران گروپ کے لیڈر ہو۔ اگر تم ایسی باتیں کرو گے تو تمہارے ماتحت کیا کریں گے اس معاملے میں کوئی اہم بات ایسی ہے جو ہمارے شعور میں نہیں آ رہی"...... ماریا نے کہا۔

"کون سی اہم بات"...... فریک نے کہا۔

"یہی جان سمتھ کا فرار۔ کس راستے سے وہ فرار ہوا۔ ارے ہاں۔ یہی ہو گا"...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا تمہیں"...... فریک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک راستہ ہم نے چیک نہیں کیا۔ یہاں گٹر لائن کہاں ہے"...... ماریا نے کہا۔

"گٹر لائن۔ کیوں"...... فریک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ یقیناً گٹر لائن کے ذریعے فرار ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے جان سمتھ"...... ماریا نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ گٹر لائن میں ہر وقت تیز بو بھری رہتی ہے۔ محکمہ صفائی کا عملہ بھی منہ پر گیس ماسک چڑھا کر اندر داخل ہوتا ہے"...... فریک نے کہا۔

"دنیا میں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تم مارٹن کو بلاؤ۔ اسے معلوم ہو گا کہ گٹر لائن کہاں ہے"...... ماریا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ یہ بھی دیکھ لیتے ہیں"...... فریک نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف۔ مارٹن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مارٹن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرے آفس میں آ جاؤ"...... فریک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور مارٹن اندر داخل ہوا۔ اس نے سلام کیا اور پھر فریک کے اشارے پر وہ ماریا کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مارٹن۔ تم نے چیک کیا کہ اس ہیڈکوارٹر کی گٹر لائن کہاں ہے"...... فریک نے کہا۔

"یس سر۔ بلیک روم کے بعد جو گلی آتی ہے اس میں ہے۔

کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"..... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ جان سمتھ گٹر لائن سے نکل گیا ہو"..... فرینک نے کہا۔

"نو سر۔ اس میں شدید ترین بو بھری ہوتی ہے۔ آدمی اندر اتر کر دو قدم بھی نہیں چل سکتا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ گٹر میں اترا ہو اور اندر ہی مر گیا ہو۔ اس کی لاش وہیں پڑی ہو"..... مارٹن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ ایسا آدمی ہو جسے بو نہیں آتی۔ بے شمار لوگوں کے سونگھنے کی حس ختم ہو جاتی ہے"..... ماریا نے کہا۔

"لیکن وہاں ہوا بھی زہریلی ہوتی ہے۔ اس لئے اسے بو آئے یا نہ آئے اس نے مرنا تو بہرحال ہے بشرطیکہ اس کے پاس گیس ماسک اور آکسیجن سلنڈر موجود نہ ہو"..... مارٹن نے جواب دیا۔

"چلو اٹھو۔ ہم دیکھتے ہیں"..... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی ماریا اور مارٹن بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ہمیں فرنٹ اور عقبی حصے کا چکر لگا کر اس گلی میں جانا پڑے گا کیونکہ ادھر سے دیوار ڈال کر اسے بند رکھا گیا ہے"..... مارٹن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"..... فرینک نے کہا اور پھر وہ تینوں آفس سے نکل کر مارٹن کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے اور پھر جب وہ

عقبی طرف سے گھوم کر اس بند گلی میں پہنچے تو گلی کے درمیان میں گٹر لائن کا دہانہ تھا۔

"اوہ۔ واقعی جان سمتھ اس گٹر لائن میں اتر کر یہاں سے نکلا ہے کیونکہ دہانے کا ڈھکن پوری طرح فٹ نہیں ہوا ہے جلدی میں اس سے"..... فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ میری بات درست ثابت ہوئی لیکن کسی کو خصوصی انتظامات کے ساتھ اندر بھیجو۔ ہو سکتا ہے جان سمتھ کی لاش اندر پڑی ہو"..... ماریا نے کہا۔

"مارٹن۔ کسی کو گیس ماسک پہنا کر اندر بھیجو اور چیک کرو۔ پھر جو رپورٹ ہو وہ ہمیں آفس میں آ کر دے دینا"..... فرینک نے کہا۔

"یس چیف"..... مارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تینوں عقبی طرف سے فرنٹ پر آئے تو مارٹن ایک کمرے کی طرف مڑ گیا جبکہ فرینک اور ماریا دونوں آفس میں آ کر بیٹھ گئے۔ پھر تقریباً آدھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... فرینک نے کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں چیف۔ وہاں گٹر لائن کی مکمل چیکنگ کی گئی ہے۔ وہاں ایک سائیڈ پر قدموں کے نشانات موجود ہیں جو دو دہانے چھوڑ کر تیسرے دہانے پر پہنچ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کا

مطلب واضح ہے چیف کہ جان سمتھ ہیڈکوارٹر کے گٹر دہانے میں اترا اور تیسرے دہانے سے باہر نکل گیا۔ اس طرح وہ صحیح سلامت فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا"..... مارٹن نے کہا۔

"سیکورٹی انچارج جیگر سے کہو کہ اس گٹر لائن میں ایسے آلات نصب کرائے کہ وہاں اگر کوئی آدمی داخل ہو تو اسے بے ہوش اور وہیں ختم کر دیا جائے"..... فرینک نے کہا۔

"لیس سر۔ لیکن عملہ صفائی بھی اس طرح وہیں ختم ہو جائے گا"..... مارٹن نے کہا تو فرینک چونک پڑا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔ پھر ایسا ہے کہ جو دہانہ ہماری عمارت کے اندر ہے اس کو سیٹ رکھو۔ جو یہاں داخل ہونے کے لئے آئے وہیں مارا جائے گا"..... فرینک نے کہا تو مارٹن نے مؤدبانہ انداز میں اوکے کہا اور فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو یہ معاملہ تو ختم ہوا کہ جان سمتھ کیسے فرار ہوا ہے"۔ فرینک نے کہا۔

"میں تو حیران ہوں کہ جان سمتھ نے یہ راستہ کیسے اختیار کر لیا"..... ماریا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ فرینک کوئی جواب دیتا کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"اوہ۔ سپر چیف کی کال آ گئی ہے"..... فرینک نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کے کور والا کارڈلیس فون اٹھا کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس کا ایک بٹن پریس کر دیا

تو سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو فرینک نے اس بار یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیڈکوارٹر کالنگ"..... ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"لیس سپر چیف۔ میں فرینک بول رہا ہوں"..... فرینک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ایک بے ہوش سیاہ فام آدمی کو تم نے بلیک روم میں راڈز میں جکڑ کر پوچھ گچھ کی ہے لیکن وہ تمہیں اور ماریا دونوں کو چکر دے کر نکل گیا ہے اور تم دونوں کو ہسپتال داخل کرانا پڑا۔ کیا یہ درست ہے"..... اسی مشینی آواز میں کہا گیا۔

"لیس چیف۔ یہ سب درست ہے"..... فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی کون تھا۔ تم نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ"..... مشینی آواز نے کہا۔

"میں نے جدید ترین میک اپ واشر سے اس کا میک اپ واش کرایا لیکن اس کا میک اپ واش نہ ہوا۔ وہ سیاہ فام تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اس کا تعلق کافرستان سے ہے۔ مجھے شک گزرا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ اس سے پہلے ماریا کو عورت کی آواز میں کامار سے فون آیا لیکن کہا یہ گیا کہ وہ فون کرانس سے کر رہی ہے۔ پھر چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ لڑکی کی آواز میں فون کرنے

والا بھی آدمی تھا جس نے اپنا نام جان سمتھ بتایا تھا۔ میں نے بلیک روم کے انچارج موڈی سے کہا کہ وہ اسے کوڑے مارے تاکہ وہ سچ بتا دے تو وہ کوڑے کھا کر راڈز سے باہر آ گیا اور دوسرے لمحے اس نے موڈی سے کوڑا چھین کر ہم پر استعمال کر دیا اور کوڑا اس انداز میں مارا گیا کہ میں اور ماریا بے ہوش ہو گئے اور موڈی ہلاک ہو گیا اور ہم دونوں کو ہسپتال لے جانا پڑ گیا"..... فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس راستے سے فرار ہوا وہ"..... مشینی آواز میں پوچھا گیا۔

"گنوز لائن سے"..... فرینک نے کہا اور پھر پوری تفصیل بتا دی۔

"تم کوبان کے سپر گروپ کے چیف ہو لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس کیس میں تم مفلوج ہو گئے تھے۔ تمہارا انجام یہی ہونا چاہئے کہ تمہیں زندہ قبر میں دفن کر دیا جائے لیکن تمہاری سابقہ خدمات کے پیش نظر تمہیں لاسٹ وارننگ دی جا رہی ہے۔ انہیں پکڑنے کی بجائے ان لوگوں کو تلاش کر کے شوٹ کر دو۔ گولیوں سے اڑا دو۔ بے ہوش کرنے اور پوچھ گچھ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور چند لمحوں بعد خاموشی ہو گئی۔

"بال بال بچا ہوں۔ شاید پہلی بار سپر چیف نے کسی کو لاسٹ وارننگ دی ہے ورنہ وہاں سے تو صرف ڈیتھ آرڈر ہی آتے

ہیں"..... فرینک نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو چکا تھا۔

"سپر چیف کہتے تو ٹھیک ہیں۔ تمہارے اندر وہ پہلے والی چستی پھرتی اس کیس میں نظر نہیں آ رہی۔ خود باہر نکلو، راؤنڈ لگاؤ۔ اپنے آدمیوں کی کارکردگی بھی چیک کرو۔ خود بھی ان کے ساتھ ٹریننگ کا کام کرو۔ تم تو یہاں چیف بن کر بیٹھ گئے ہو۔ صرف فون سنتا اور پھر احکامات دے دیئے"..... ماریا نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک کہتی ہو تم۔ میں راؤنڈ پر جا رہا ہوں"..... فرینک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گی۔ میں ابھی فلیٹ پر نہیں جانا چاہتی"..... ماریا نے کہا اور فرینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے پاکیشیا اور اس کے دارالحکومت دونوں کے رابطہ نمبر چاہئیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انکوائری آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس"..... ٹائیگر نے جواب دیا تو انکوائری آپریٹر نے دونوں نمبر بتا دیئے۔

"تھینکس"..... ٹائیگر نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر فون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے عمران کی خوشگوار آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ کاسار سے"..... ٹائیگر نے اس بار اپنا نام لیتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اس ٹاور کو تباہ کر آیا تھا جس کے ذریعے سیٹلائٹ کے لنک سے ورڈز چیکنگ نظام چل رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ فوری طور پر دوسرا ٹاور نصب نہیں کیا جا سکتا۔

"کاسار میں تمہارا ٹریننگ مشن پورا ہو گیا ہے یا نہیں"..... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تو مشن مکمل کر لیتا لیکن آپ نے صرف ٹریننگ تک محدود کر دیا تھا۔ اس لئے میں صرف ٹریننگ تک ہی محدود رہا ہوں"..... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تفصیل ہے بتاؤ"..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اپنی بندش سے لے کر گٹو کے ذریعے واپسی تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے۔ گڈ شو"..... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"باس۔ اس بلڈنگ کے انتظامات انتہائی سخت ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں نے یہاں کی لوکل کارپوریشن سے عمارت کے

اصل نقشے کی کاپی حاصل کر لی ہے جس میں ایک خفیہ راستہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بند ہو البتہ اسے کھولا جا سکتا ہے۔ اس نقشے پر ایک خصوصی نوٹ درج ہے کہ اس عمارت میں جدید ترین سائنسی آلات کی تنصیب کی کاسار کی ایک الیکٹرونکس کمپنی کو اجازت دی گئی ہے جو ان آلات کی تنصیب کی باقاعدہ رپورٹ داخل کرے گی۔ میں نے بھاری رقم دے کر وہ رپورٹ بھی حاصل کر لی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ کیا تفصیل ہے ان سائنسی آلات کی"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر کا چہرہ مزید کھل اٹھا۔ پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"تم درست نتیجے پر پہنچے ہو لیکن اس خفیہ راستے کی کیا تفصیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ راستہ ایک سرنگ سے شروع ہوتا ہے۔ اس سرنگ کا بیرونی دروازہ مشرق کی طرف موجود ایک کوٹھی میں رکھا گیا ہے۔ اس کوٹھی میں چار مسلح گارڈ چوبیس گھنٹے نگرانی کرتے ہیں جبکہ اس سرنگ کو جہاں سے وہ بلڈنگ میں داخل ہوتی ہے وہاں مضبوط دیوار سے بند کر دیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس کا علم تمہیں کیسے ہوا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بھاری رقم دے کر ان گارڈز میں سے ایک کو منہ کھولنے پر مجبور کر دیا۔ وہ مجھے رات کے آخری پہر وہاں لے گیا

جبکہ باقی تینوں گارڈز گہری نیند سو رہے تھے۔ اس نے ٹارچ کی روشنی میں اس سرنگ کا معائنہ کرایا اور اس دیوار کا بھی۔ دیوار کافی مضبوط بنائی گئی ہے۔ اس پر میگا بم مارنا پڑے گا تب ہی کنکریٹ سے بنائی گئی یہ دیوار ٹوٹ سکتی ہے"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تم کس نتیجے پر پہنچے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہی باس کہ اس سرنگ کے علاوہ اندر داخل ہونے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ بم مار کر دیوار کو توڑ کر اندر داخل ہو جائیں۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ خودکشی کر لی جائے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا۔

"نو باس۔ میرا یہ مطلب تو نہ تھا"...... ٹائیگر نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سب کچھ جانتے بوجھتے کے باوجود ایسی بات کرنے کا اور کیا مطلب ہوتا ہے۔ میگا بم کے دھماکے سے صرف یہی عمارت نہیں بلکہ ارد گرد کی عمارتیں بھی گونج اٹھیں گی اور ہیڈکوارٹر میں دو چار نہیں کافی تعداد میں مسلح افراد موجود ہوں گے۔ ایسی صورت میں یہ خودکشی نہیں تو اور کیا ہے"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ سوری باس"...... ٹائیگر نے بوکھلائے ہوئے لہجے

میں کہا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مزید وہ کیا کہے۔

"تم نے ایک بات پر غور نہیں کیا کہ جب دیوار ڈال دی گئی تھی تو پھر اس سرنگ کے بیرونی دہانے والی کوٹھی میں مسلح افراد کو کیوں رکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس دیوار کے باوجود اس راستے سے عمارت کے اندر داخل ہوا جا سکتا ہے جسے روکنے کے لئے یہاں چار مسلح افراد بیرونی دہانے پر تعینات کر دیئے گئے ہیں جو چوبیس گھنٹے وہاں رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس آدمی سے یہ بات پوچھی تھی جو مجھے سرنگ میں لے گیا تھا تو اس نے کہا کہ کوئی بھی یہاں بم مار کر اس دیوار کو یا عمارت کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ایسا ہونے سے روکنے کے لئے یہاں چار گارڈز رکھے گئے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونے سے روکنے کے لئے ایسا انتظام نہیں کیا جاتا بلکہ اس سرنگ کو ہی ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔ جو انتظام تم بتا رہے ہو اس کی اصل وجہ میں بتا دیتا ہوں لیکن یہ میری لاسٹ وارننگ ہو گی۔ آئندہ یہ بات تمہیں اس وقت خود سوچنا پڑے گی جب تم اکیلے مشن میں ہو ورنہ تمہیں زندہ دفن بھی کیا جا سکتا ہے۔ سنا تم نے"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ اس کوٹھی کے کسی کمرے میں کرانگ مشین نصب ہو گی

جسے آپریٹ کرنے سے یہ دیوار سائیڈ میں جا کر غائب ہو جاتی ہو گی۔ کنکریٹ کی دیواریں خصوصی طور پر ایسے فنکشن کے لئے بنائی جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ ٹھیک ہے باس۔ آپ نے درست کہا ہے لیکن آپ نے تو مجھے ٹریننگ کے لئے بھیجا تھا وہ مکمل ہو چکی ہے۔ اب کیا حکم ہے"...... ٹائیگر نے دانستہ گول مول لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم یہ بات کیوں کر رہے ہو کہ میں تمہیں ابھی فل ایکشن کی اجازت دے دوں لیکن یہ کیس چیف نے سنیک بکرز کے حوالے کیا ہے اور تم اکیلے ہی سنیک بکرز نہیں ہو اور اصل بات یہ ہے کہ یہ عمارت کوبران کا ہیڈکوارٹر نہیں ہے۔ چیف نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق اس عمارت کا انچارج ولیم جونز تھا جو چیف کہلاتا تھا اور اس عمارت کو کوبران کا ہیڈکوارٹر مشہور کیا گیا تھا تاکہ اگر کوئی مخالف اسے تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو جائے تو یہ سوچ کر مطمئن ہو جائے کہ انہوں نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ سنیک بکرز یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حملے کے خدشہ کے پیش نظر ولیم جونز اور اس کے ساتھی انڈر گراؤنڈ کر دیئے گئے اور یہ ہیڈکوارٹر کوبران کے سپر گروپ کے حوالے کر دیا گیا لیکن چیف کی معلومات کے مطابق ان کے دو سپر ہیڈکوارٹرز ہیں۔ دونوں یورپی ملک میں ہیں۔ میں فون پر ان کی تفصیل نہیں بتانا چاہتا۔ تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو۔ میں سنیک بکرز کے جوزف اور جوانا کو بھجوا دیتا

ہوں۔ تم نے ان کی رہنمائی کرنی ہے"..... عمران نے کہا۔

"میں بھی باس فون پر ایڈریس نہیں بتا سکتا۔ آپ انہیں بھیج دیں اور بتا دیں کہ وہ کب پہنچ رہے ہیں۔ میں ائیرپورٹ پر ان سے مل لوں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں انہیں کراشان بھیج رہا ہوں۔ تم بھی کراشان پہنچ جاؤ۔ وہاں سے واپس کاسار جانے کا پروگرام بنا لینا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں آج ہی کراشان پہنچ جاتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

فرینک اور ماریا پورے شہر کا چکر لگا کر ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس ہیڈ کوارٹر پہنچے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر تھکاوٹ کے ساتھ ساتھ اطمینان کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ وہ سپر گروپ کے تمام ممبرز جو گرانڈ کے تحت ایسے سپاٹس کی نگرانی کر رہے تھے جہاں سے آنے جانے والے تمام سیاح لازماً گزرتے تھے البتہ گرانڈ اپنے دو ساتھیوں سمیت ائیرپورٹ پر مستقل ڈیوٹی دے رہا تھا۔ گرانڈ نے انہیں بتایا تھا کہ انہوں نے اس خدوخال اور قدوقامت کے مالک ایک آدمی کو ائیرپورٹ جاتے دیکھا جو جان سمتھ سے ملتے جلتے تھے۔ گرانڈ نے اسے چیک کیا۔ وہ کسی آنے والے کے انتظار میں نظر آ رہا تھا۔ اس لئے گرانڈ کے دونوں ساتھی علیحدہ علیحدہ رہ کر اس کی نگرانی کر رہے ہیں جبکہ گرانڈ خود پارکنگ کے پاس نگرانی کے لئے موجود ہے اور اس نے فرینک سے کہا کہ اس مشکوک آدمی اور اس کے ساتھیوں کو ائیرپورٹ پر ہی ہلاک کر دیئے

کی اجازت دی جائے تو فریک نے گرانٹ کو اوپن ایکشن کی اجازت دے دی تھی۔ فلائٹ چونکہ دو گھنٹے لیٹ ہو گئی تھی اس لئے وہ دونوں گرانٹ کو مزید ہدایات دے کر واپس آ گئے تھے۔

"تمہیں وہاں رک کر ایکشن کو سپروائز کرنا چاہئے تھا"..... ماریا نے کہا۔

"گرانٹ بے حد عقلمند اور تجربہ کار ایجنٹ ہے۔ ہمارے وہاں رہنے سے اس کی کارکردگی خراب ہو سکتی تھی کیونکہ اس پر اس بات کا دباؤ رہتا تھا کہ ہم اس کی اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی چیک کر رہے ہیں"..... فریک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ دو گھنٹوں بعد رپورٹ مل جائے گی"..... ماریا نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں دو گھنٹے اپنے کمرے میں آرام کروں گی"..... ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں بھی کچھ دیر آرام کر لوں تو تھکاوٹ دور ہو جائے گی"..... فریک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے کمروں میں چلے گئے۔ فریک نے اپنے کمرے میں جا کر وہاں موجود فون کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ اب فون کا رابطہ آفس کی بجائے براہ راست انٹینڈنگ مشین سے ہو گیا تھا۔ فریک نے الماری کھول کر اس میں سے شراب کی بوتل نکالی اور گلاس نچلے خانے سے اٹھا کر وہ کرسی پر بیٹھ

گیا۔ یہ کمرہ بیڈ روم کے طور پر بنایا گیا تھا لیکن ایک طرف بیڈ تھا اور دوسری طرف ایک میز اور اس کے گرد چار کرسیاں بھی موجود تھیں۔ فریک ان میں سے ایک کرسی پر بیٹھ کر شراب سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ بہت تھوڑی مقدار میں شراب سپ اس لئے کر رہا تھا کہ زیادہ پینے کی وجہ سے اسے نیند نہ آ جائے۔ وہ گرانٹ کی رپورٹ سنے بغیر سونا نہیں چاہتا تھا کیونکہ نیند آ جانے کی صورت میں اچانک رپورٹ سننا اسے پسند نہ تھا کیونکہ نیند کے غلبے میں اس کا ذہن پوری طرح کام نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب اس کا سونے کا موڈ بنتا تو وہ فون کو انٹینڈنگ مشین سے منسلک کر دیتا جو فون پر پڑھی جانے والی رپورٹ یا باتیں ریکارڈنگ کر لیتی اور خود ہی جواب دے دیتی کہ فریک سو رہا ہے۔ پھر جاگنے اور پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد وہ تمام کالیں خود سنتا اور اگر کسی کو جواب دینا ضروری ہوتا تو اسے فون پر کال کر لیتا ورنہ نہیں۔ فریک مسلسل پیتا رہا۔ اس کی نظریں بار بار دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر پڑ رہی تھیں اور پھر دو گھنٹے گزر گئے لیکن گرانٹ کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو اس کا ذہن پریشان ہو گیا لیکن پھر اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فریک نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... فریک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایئرپورٹ سے گرانٹ کی کال ہے چیف"..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"گراؤ باس"...... فرینک نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ گرانٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گرانٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ مشکوک آدمی خود مسافر تھا۔ وہ فلائٹ سے کراشان چلا گیا ہے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہا ہے"۔ گرانٹ نے کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ وہ کار پر آیا تھا جبکہ مسافر کو جانا ہو تو وہ ٹیکسی پر آتا ہے"...... فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ وہ اکیلا کار میں آیا تھا۔ اب جب میں نے پارکنگ چیک کی تو پتہ چلا کہ کوئی لمبے قد کا نوجوان آیا تھا۔ وہ ٹکٹ دکھا کر کار لے گیا جبکہ آتے ہوئے وہ ایشیائی اکیلا کار میں آیا تھا"...... گرانٹ نے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ کراشان گیا ہے"...... فرینک نے کہا۔

"میں نے مسافروں کی لسٹ چیک کی ہے۔ اس میں ایک ہی ایشیائی نام تھا اور وہ کراشان جانے والی فلائٹ میں سوار ہوا ہے"...... گرانٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب شہر میں چیکنگ کا کیا فائدہ۔ اسے بند کیوں نہ کر دیا جائے کیونکہ ایک ہی آدمی تھا وہ بھی واپس چلا گیا ہے"۔ فرینک

نے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں لیکن میرا خیال ہے کہ مین ناکوں پر افراد کی تعداد بڑھا دیں جبکہ شہر میں عام جگہوں پر موجود آدمیوں کو واپس بلا لیا جائے"...... گرانٹ نے کہا۔

"اس وقت کتنے آدمی تمہارے تحت کام کر رہے ہیں"۔ فرینک نے پوچھا۔

"ہم دس ممبرز تو مین ناکوں پر ہیں البتہ ہائر شدہ افراد کی تعداد تیس ہے"...... گرانٹ نے جواب دیا۔

"ہائر شدہ افراد کو واپس بھجوا دو اور اپنے گروپ کے آدھے افراد کو مین ناکوں پر لگا دو اور دو شفٹوں میں کام کیا جائے تاکہ مکمل نگرانی ہو سکے"...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے چیف۔ میں انتظام کرتا ہوں"...... گرانٹ نے کہا۔

"اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے رپورٹ دینا"...... فرینک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ماریا اندر داخل ہوئی۔

"کیا ہوا"...... ماریا نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا تو فرینک نے اسے تفصیل بتا دی۔

"تو وہ خوفزدہ ہو کر واپس چلا گیا"...... ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسے ہی ہے"...... فرینک نے کہا۔ اسی لمحے فون

کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فرینک اور ماریا دونوں چونک پڑے۔ فرینک نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"لیں"..... فرینک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ہارڈی آؤٹر پوائنٹ سے بات کرنا چاہتا ہے"..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ کیا ہوا۔ کراؤ بات"..... فرینک نے چونکتے ہوئے کہا تو ساتھ بیٹھی ماریا نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو چیف۔ میں آؤٹر پوائنٹ سے ہارڈی بول رہا ہوں"۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"..... فرینک نے کہا۔

"لیں باس۔ ہم یہاں چار آدمی ہیں۔ ہمارا ایک ساتھی جس کا نام مارکر ہے وہ بازار جا کر ہم سب کے لئے سامان لے کر آتا ہے۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے اچانک ہمارے ایک ساتھی نے اس کے پاس بہت بڑی رقم کیش دیکھی تو اس نے مجھے بتایا۔ میں نے مارکر کو پکڑ لیا۔ پھر ہم نے اسے ایک کرسی سے باندھ دیا۔ اس کی جیب کی مکمل تلاشی لی گئی تو اس سے دو لاکھ ڈالرز کیش ملے۔ پوچھ گچھ پر پہلے تو وہ صرف یہ کہتا رہا کہ اسے رقم بازار میں سے پڑی

ہوئی ملی ہے لیکن جب ہم نے اس پر مزید دباؤ ڈالا تو اس نے بتایا کہ اس نے ایک ایشیائی کو اس رقم کے عوض نہ صرف سرنگ اور اس میں دیوار کے بارے میں بتایا ہے بلکہ پچھلی رات اسے یہاں بلایا جب وہ اکیلا ڈیوٹی پر تھا اور ہم سب سو گئے تھے تو اسے وہ سرنگ میں لے گیا اور اسے سرنگ میں دیوار دکھائی اور اس دیوار کے بارے میں بتایا۔ ہارڈی کے مطابق اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے ہمیں نقصان پہنچے کیونکہ دیوار بم پروف ہے اور اسے یہ نہیں بتایا کہ یہ دیوار کرانگ مشین کے ذریعے ہٹ بھی سکتی ہے۔ اس سے زیادہ بتانے سے وہ انکاری ہے۔ اب آپ جیسے حکم دیں"۔ ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو کھلم کھلا بغاوت ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کو تم سیکورٹی انچارج کے حوالے کر دو۔ میں اسے آؤٹر پوائنٹ پر بھجوا دیتا ہوں اور اسے ہدایات دے دوں گا"..... فرینک نے کہا۔

"لیں چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو فرینک نے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"لیں چیف"..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انچارج جیگر سے بات کراؤ"..... فرینک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گراشہ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ اپنے کام میں مسلسل مصروف ہے"..... ماریا نے کہا۔

"یہ اب کی بات نہیں ہے پہلے کی ہے۔ مجھے خود اس گارڈ سے بات کرنا پڑے گی۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ معاملات ہمارے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہیں۔ ایک آدمی نے ہمیں انگلی کا ناچ نچا دیا ہے جبکہ ہم سپر گروپ کے انچارج بنے پھر رہے ہیں"..... فریک نے کہا۔

"تمہیں ڈپریشن کا دورہ پڑ گیا ہے"..... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ مگر جو کچھ سامنے ہو اس سے نگاہیں کیسے چرائی جا سکتی ہیں۔ تم خود بتاؤ تمہارے ساتھ کیا ہوا۔ تم مشکوک ہو کر کال ٹریس کر کے یہاں ہیڈکوارٹر آ گئی ورنہ یہ جان ستھ تمہارے فلیٹ میں پہنچ کر تماشے کیا کرتا۔ اب جبکہ وہ واپس چلا گیا ہے یہاں ایک انوکھا گل کھلنے والا ہے"..... فریک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی اسے ڈپریشن کا دورہ پڑ گیا ہو۔ اسی وقت فون کی گھنٹی بجی تو فریک نے رسیور اٹھا لیا۔

"سیکورٹی انچارج جیگر سے بات کریں باس"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اتنی دیر کیوں لگی ہے کال کرنے میں"..... فریک نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا۔

"سیکورٹی انچارج جیگر اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈکوارٹر کا راؤنڈ

لگا رہا تھا اب وہ واپس آئے ہیں تو بات ہو رہی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"..... فریک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جیگر بول رہا ہوں باس۔ سیکورٹی انچارج"..... جیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم جیپ لے کر آؤٹر پوائنٹ پر پہنچ جاؤ۔ وہاں کا انچارج ہارڈی ہے۔ اس سے ملو۔ وہاں اس کے ایک ساتھی نے خفیہ دروازے کا راز کسی کو بتا دیا ہے اور اس سے دو لاکھ ڈالرز لئے ہیں جس کی وجہ سے وہ پکڑا گیا ہے۔ تم اسے وہاں سے اٹھا کر ہیڈکوارٹر لے آؤ اور بلیک روم کے انچارج رابنسن کے حوالے کر دو۔ جتنی جلد ممکن ہو یہ کام کرو"..... فریک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"..... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو فریک نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس باس۔ رابنسن بول رہا ہوں بلیک روم سے"..... دوسری طرف سے ایک بھاری لیکن مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیکورٹی انچارج جیگر آؤٹر پوائنٹ سے ایک آدمی ہارڈی کو لے کر آ رہا ہے۔ وہ اسے تمہارے حوالے کرے گا۔ تم اسے بلیک روم میں راڈز میں جکڑ کر مجھے اطلاع دینا اس سے پوچھ گچھ میں خود کروں گا"..... فریک نے کہا۔

''یس باس۔ حکم کی تعمیل ہوگی''...... رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو فریک نے رسیور رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے کہ قدرت نے ہماری کامیابی کے لئے ماحول بنانا شروع کر دیا ہے''...... فریک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو شکر ہے تمہارا ڈیپریشن تو ختم ہوا۔ کیسے اندازہ لگایا ہے تم نے''...... ماریا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''انہوں نے معلوم کر لیا ہو گا کہ ہیڈکوارٹر کی سائنسی سیکورٹی فول پروف ہے۔ اس لئے انہوں نے دوسرے راستے تلاش کرنے شروع کر دیئے اور کسی طرح آؤٹر پوائنٹ کا پتہ لگا لیا اور مارکر کو بھاری رقم دے کر انہوں نے نہ صرف معلومات حاصل کر لیں بلکہ آؤٹر پوائنٹ پر بذات خود پہنچ کر صورتحال کو چیک کیا۔ اب یقیناً وہ اس راستے سے ہی ہیڈکوارٹر پر اٹیک کریں گے اور اگر ہم آؤٹر پوائنٹ پر فول پروف سیکورٹی آلات نصب کر لیں تو ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے''...... فریک نے تیز لہجے میں کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن اس مارکر سے تم کیا پوچھو گے۔ ایسے افراد کو گولی مار کر اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دو''...... ماریا نے کہا۔

''تم یہ کہہ رہی ہو میں سوچ رہا ہوں کہ اسے حملہ آوروں کے خلاف استعمال کروں۔ البتہ میں اس سے پہلے یہ معلوم کروں گا کہ جس نے اس سے تفصیل معلوم کی ہے اس کا حلیہ اور قدوقامت کیا

تھی تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہی ایک آدمی یہاں ہمارے خلاف کام کر رہا ہے یا اور بھی کوئی شامل ہو چکا ہے تاکہ گراشڈ کو مزید ہدایات دی جا سکیں''...... فریک نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم زیادہ سمجھ دار ہو۔ اس لئے جیسا تم بہتر سمجھو ویسے ہی کرو''...... ماریا نے کہا تو فریک بے اختیار مسکرا دیا۔

ٹائیگر کراشان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں جوزف اور جوانا کے ساتھ موجود تھا۔ وہ ایک روز پہلے کراشان پہنچ گیا تھا اور اسے اپنے سیل فون پر عمران نے اس فلائٹ کے بارے میں بتا دیا تھا جس فلائٹ سے جوزف اور جوانا نے کراشان پہنچنا تھا۔ چنانچہ ٹائیگر ایئرپورٹ پہنچ گیا تھا اور ہوٹل میں اس نے تین کمرے پہلے ہی بک کرا لئے تھے۔ اس لئے ایئرپورٹ سے وہ سیدھے اس ہوٹل پہنچ گئے اور اس وقت وہ تینوں ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔ ٹائیگر نے کمرے میں ہاٹ کافی منگوا لی تھی اور ہاٹ کافی پینے کے بعد وہ تینوں ہی فریش نظر آ رہے تھے۔

"تم نے جو کچھ ماسٹر کو بتایا تھا۔ ماسٹر کا خیال ہے کہ ہم سرنگ والے راستے سے اندر جائیں اور وہاں ایک سو میگا پاور کا بم نصب کر کے واپس چلے جائیں اور پھر اسے چارج کر دیں۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر اندر موجود افراد سمیت مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے

گا"...... جوانا نے کہا۔

"یہاں کراشان آنے سے پہلے میں نے اس آدمی جس کا نام مارکر ہے، سے سیل فون پر بات کرنے کی کوشش کی تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہاں کی اب کیا پوزیشن ہے۔ اس سے سودا کر لیا جائے تو وہ ہمیں اندر لے جائے گا لیکن اس کا سیل فون آف ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اسے آن کر کے اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کون بول رہا ہے"...... رابطہ ہوتے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"مارکر سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں اس کا دوست"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لہجہ یورپی تھا۔

"مارکر اب بات نہیں کر سکے گا"...... دوسری طرف سے غصیلی آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سیل فون آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے جو خدشہ تھا وہ پورا ہو گیا کہ مارکر ٹریس ہو گیا تو ہمارے لئے بہت مشکل ہو جائے گی اور اس آدمی کے جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مارکر نہ صرف ٹریس ہو چکا ہے بلکہ اسے ہلاک بھی کر دیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ راستہ ہمیں معلوم ہے اور راستے کی ہر رکاوٹ دور کرنا ہم جانتے ہیں۔ اب سانپ ہماری مرضی سے تو نہیں رہ سکتے۔ ہمیں ہر حال میں ان تک پہنچنا ہوگا"..... جوانا نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہم کاسار کس راستے سے جائیں گے" ..... جوزف نے پوچھا۔

"تین راستے ہیں۔ ایک بائی ائیر، دوسرا بائی روڈ اور تیسرا بائی ریلوے"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کس راستے کا انتخاب کیا ہے"..... جوزف نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں بائی روڈ جانا چاہئے لیکن اس روٹ سے نہیں جس پر جگہ جگہ چیک پوسٹیں اور ناکے لگے ہوئے ہیں بلکہ اس راستے سے جو انتہائی خطرناک تو ہے لیکن وہاں کوئی چیکنگ نہیں ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ایسا کون سا راستہ تم نے تلاش کر لیا ہے"..... جوزف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کراشان اور کاسار دونوں ملکوں کا ایک کونہ آپس میں ملتا ہے۔ یہ سارا علاقہ دشوار گزار اور پہاڑی راستہ ہے جو دارالحکومت سے جا ملتا ہے۔ اس پہاڑی علاقے میں سمگلروں نے ایک راستہ بنایا ہوا ہے۔ اسے ستار دے کہا جاتا ہے اور یہ انتہائی خطرناک ترین راستہ کہا جاتا ہے لیکن اس پر کسی چیکنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ایک اور بات بھی اس راستے کے فیور میں جاتی ہے کہ یہ

پہاڑی علاقہ کاسار کے اس علاقے سے جا ملتا ہے جہاں ہیڈ کوارٹر ہے"..... ٹائیگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے پہلے اس راستے کو استعمال کیا ہے"..... جوانا نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ اس راستے کا نقشہ میں نے حاصل کر لیا ہے اور اس آدمی سے جو اس راستے پر کئی بار سفر کر چکا ہے اس کے بارے میں تفصیل بھی معلوم کر لی ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہم سیدھے راستے سے کیوں نہیں جاتے۔ راستے میں جو آئے گا اڑا دیں گے"..... جوانا نے کہا۔

"تم سنیک کلرز کے چیف ہو فیصلہ کرنا تمہارا کام ہے البتہ عمران صاحب کی کامیابی میں سب سے بنیادی اصول یہی ہے کہ وہ ایسے راستے منتخب کرتے ہیں جنہیں ناقابل عبور سمجھا جاتا ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر درست کہہ رہا ہے جوانا۔ ہم ایک چیک پوسٹ کو اڑا دیں گے تو کوبان تو ایک طرف پولیس اور فوج ہمارے پیچھے لگ سکتی ہے اور ہمارے اصل مشن کی ڈیمانڈ یہی ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر اطمینان سے کام کر سکیں۔ مارکر کے کال اٹنڈ نہ کرنے کے بعد یہ راستہ بھی محفوظ نہیں رہا۔ انہوں نے وہاں ہر قسم کے چیکنگ انتظامات کر لئے ہوں گے۔ اس لئے جب ہم اچانک ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے تو ناموافق حالات کو بھی موافق بنایا جا سکتا

ہے"..... جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس راستے پر ہمیں بہت زیادہ وقت لگ جائے گا اور میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد سانچوں کے اس ہیڈکوارٹر کو ختم کر دیا جائے"..... جوانا نے کہا۔

"ہم نے یہاں کی خفیہ مارکیٹ سے اپنی مرضی کا اسلحہ بھی خریدنا ہے۔ بائی ایئر تو اسلحہ ساتھ نہیں لے جا سکتے البتہ بائی روڈ اسے چھپا کر لے جایا جا سکتا ہے جبکہ سنار وے پر کسی چیکنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"پھر اس نقشے کو میرے سامنے رکھو اور مجھے تفصیل بتا دو۔ جیپ ڈرائیو میں کروں گا"..... جوانا نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے اعتراض ہے۔ تم نے ایسے جیپ چلائی ہے جیسے ہوائی جہاز اڑا رہے ہو"..... جوزف نے کہا۔

"اور ٹائیگر نے ایسے چلائی ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں سٹیئرنگ دے دیا جائے"..... جوانا نے کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ باس کا شاگرد ہے۔ اس لئے تم فکر مت کرو یہ باس کی طرح ہی جیپ چلائے گا"..... جوزف نے ٹائیگر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ تو طے ہو گیا۔ اب آؤ اسلحے کی طرف۔ کس قسم کا اسلحہ ہمیں چاہئے۔ ٹائیگر تم نے ماحول دیکھا ہوا ہے۔ تم بتاؤ"..... جوانا نے کہا۔

"مارکر کو کال کرنے پر تمہیں جو جواب ملا ہے اس کو ذہن میں رکھ کر لسٹ بناؤ"..... جوزف نے کہا۔

"ہمیں سائیلنسر لگے مشین پسٹلز لینے ہوں گے کیونکہ یہ سارا علاقہ گنجان آباد ہے اور وہاں فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی پولیس چند لمحوں میں پہنچ جائے گی۔ باقی ہیڈکوارٹر کے اڑانے کے لئے ہنڈرڈ میگا پاور چارج اسٹل بم کی ضرورت پڑے گی"..... ٹائیگر نے کہا۔

"مرگنگ کے دہانے والی کوٹھی کے اندر اور باہر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں اور خاموشی سے اندر داخل ہوں تو کیسا رہے گا"..... جوزف نے کہا۔

"مارکر کے پکڑے جانے کے بعد وہاں بھی سیکورٹی کے لئے سائنسی آلات نصب کر دیئے گئے ہوں گے۔ اس لئے ہمیں اپنے ساتھ ٹمن ہنڈرڈ پاور زیرو بھی لے جانا ہوگا تاکہ وہاں موجود سائنسی آلات کو زیرو کیا جا سکے"..... جوانا نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ کیا ایسا اسلحہ یہاں مل بھی سکے گا یا نہیں"..... جوزف نے کہا۔

"کراشان اسلحے کا گڑھ کہلاتا ہے۔ یورپ، ایکریمیا سے اسلحہ

یہاں ڈمپ کیا جاتا ہے اور یہاں سے پورے یورپ میں فروخت کیا جاتا ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر ہم نے کب یہاں سے روانہ ہونا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"کل پچھلی رات ہم چلیں تو آٹھ گھنٹوں میں وہاں پہنچ جائیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر پہلے اسلحہ اور جیپ لے لوں تاکہ روانگی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو"..... جوانا نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہم ساتھ چلیں"..... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ تم آرام کرو۔ میں انتظامات کر کے واپس آتا ہوں اور پھر رات کا کھانا اکٹھے کھائیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا اور جوزف اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ اپنے اپنے کمروں میں جا سکیں۔

فرینک اور ماریا دونوں آفس میں موجود تھے۔ آؤٹر پوائنٹ کے مارکر سے پوچھ گچھ کے بعد اسے گولی مار دی گئی اور فرینک نے رابنسن کو حکم دے دیا کہ اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو۔ البتہ اس نے اپنی الیکٹرک فرم سے رابطہ کر کے اسے کہا کہ فوری طور پر آؤٹر پوائنٹ میں فول پروف سیکورٹی سائنسی آلات نصب کر دیئے جائیں اور ساتھ ہی آؤٹر پوائنٹ کے انچارج ہارڈی کو بھی ہدایات دے دی گئیں اور پھر ہارڈی نے اسے اطلاع دی کہ کمپنی کے لوگ وہاں پہنچ گئے ہیں اور سائنسی آلات کی تنصیب کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کال کو آئے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے تھے لیکن ہارڈی کی کال نہ آئی تھی اور وہ دونوں بیٹھے اس کی کال کا انتظار کر رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فرینک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... فرینک نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"آؤٹر پوائنٹ سے ہارڈی کی کال ہے باس"..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"..... فرینک نے کہا۔

"ہیلو باس۔ ہارڈی بول رہا ہوں"..... ہارڈی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں فون کیا ہے"..... فرینک نے پوچھا۔

"آؤٹر پوائنٹ پر تمام سائنسی آلات نصب کر دیئے گئے ہیں اور انہیں چیک بھی کر لیا گیا ہے"..... ہارڈی نے کہا۔

"تنصیب کرنے والے گروپ کے انچارج سے بات کراؤ"..... فرینک نے کہا۔

"یس سر۔ میں فلپ بول رہا ہوں"..... ایک مختلف آواز سنائی دی۔

"آپ نے کون کون سے سائنسی آلات نصب کئے ہیں"۔ فرینک نے پوچھا تو فلپ نے تفصیل بتا دی اور فرینک اور ماریا دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"..... فرینک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب پتہ چلے گا ان لوگوں کو کہ شکار کیسے کیا جاتا ہے"۔ فرینک نے کہا اور ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"انہیں کیا پتہ کہ ان کے شکار کے لئے کیا کیا ٹریپ لگا دیئے

گئے ہیں"..... ماریا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فرینک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... فرینک نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراٹز کی کال ہے باس"..... دوسری طرف سے فون سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات"..... فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ میں گراٹز بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد گراٹز کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیوں کال کی ہے"..... فرینک نے کہا۔

"باس۔ میں نے کراشان میں نگرانی کرنے والی ایک تنظیم سے رابطہ کیا اور اسے اس مسافر کا حلیہ اور قدوقامت بتا کر کہا وہ کراشان میں اسے ٹریس کرے اور اس کی نگرانی کرے اور مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دے۔ ہم چونکہ آپس میں باہمی کام کرتے رہتے ہیں اور ان کا یہاں کا سارا کام ہم کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح وہ بھی ہمارے کام کراشان میں کرتے رہتے ہیں۔ ابھی ابھی ان کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ اسے ٹریس کر لیا گیا ہے۔ وہ کراشان کے ہوٹل ڈی لکس میں ٹھہرا ہے لیکن اس نے وہاں تین کمرے بک کرائے ہیں۔ اس نے ہوٹل انتظامیہ سے کہا ہے کہ اس کے دو ساتھی آنے والے ہیں۔ اس کے بعد وہ ائیرپورٹ گیا۔ وہاں دو دیو زاد جیسے قدوقامت کے حبشی آئے ہیں۔ ان میں ایک

ایکریمین حبشی ہے جس کا نام جوانا ہے اور دوسرا افریقی حبشی ہے جس کا نام جوزف ہے"..... گرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سنیک بلرز کی پوری ٹیم اب آئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً کاسار آئیں گے۔ تم یا تو اپنے چند ساتھیوں سمیت خود وہاں چلے جاؤ یا پھر اس نگرانی کرنے والی تنظیم کو کہو کہ وہ ان کی ہر وقت نگرانی کرے اور نگرانی انتہائی مہارت سے کرنی ہو گی کیونکہ یہ بڑے تجربہ کار ایجنٹ ہیں"..... فرینک نے کہا۔

"وہ تنظیم بے حد تجربہ کار ہے اور طویل عرصے سے وہاں نگرانی کا کام کر رہی ہے۔ ان کے پاس انتہائی جدید آلات ہیں لیکن مستقل کام کے لئے ان کو ادائیگی کرنا پڑے گی"..... گرانڈ نے کہا۔

"ہو جائے گی۔ تم انہیں کہہ دو۔ ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہیں۔ یہ بے حد ضروری ہے"..... فرینک نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا"..... گرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ جیسے ہی یہ لوگ کاسار میں داخل ہوں۔ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو اور فکر نہ کرو ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی مارے جائیں تو ہم سنبھال لیں گے"۔ فرینک نے کہا۔

"لیں باس"..... گرانڈ نے کہا تو فرینک نے رسیور اٹھا لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں دھوکہ دینے کے لئے کراشان گیا تھا۔ اس کے ساتھی وہاں پہنچ رہے تھے۔ اب وہ تینوں میک

اپ کر کے کاسار آئیں گے تاکہ ان پر شک نہ کیا جا سکے"۔ فرینک نے کہا۔

"گرانڈ کی کارکردگی اچھی جا رہی ہے۔ اس نے کراشان میں ان نگرانی کرنے والی تنظیم سے بات کر کے اچھا کیا۔ اب یہ لوگ نظروں کے سامنے رہیں گے"..... ماریا نے کہا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد ایک بار پھر گرانڈ کی کال آ گئی۔

"کوئی خاص بات"..... فرینک نے کہا۔

"یاں۔ کاشان کی نگرانی کرنے والی تنظیم نے ابھی ابھی مجھے بتایا ہے کہ ان تینوں افراد کی مشینی نگرانی کی گئی ہے۔ ان میں سے ایشیائی ہے وہ یہاں کراشان کی خفیہ اسلحہ مارکیٹ میں گیا۔ وہاں سے اس نے اسلحہ خریدا ہے اور اس اسلحے میں تین سائیلنسر لگے ہوئے پسٹلز، بہت سے طاقتور ڈی چارجر ہونے والے بم اور ایک ایسی مشین ہے جو بہت زیادہ طاقت کی حامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے مارکیٹ سے ایک طاقتور انجن کی حامل بڑی جیپ بھی خریدی ہے"..... گرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیپ خریدی ہے۔ کیوں۔ کیا ان کا بائی روڈ کاسار آنے کا ارادہ ہے"..... فرینک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ اگر ان کا بائی روڈ آنے کا ارادہ ہوتا تو وہ ایسی جیپ نہ خریدتے جو پہاڑی راستوں پر چلنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ کراشان کے اس کونے سے جسے ماؤنٹ

اوگر کہا جاتا ہے سے کاسار میں داخل ہوں گے اور پہاڑی علاقہ
کراس کر کے وہ ہمارے ہیڈکوارٹر سے دس پندرہ میل پیچھے پوائنٹ
کاشو پر پہنچیں گے اور وہاں سے ہیڈکوارٹر آئیں گے"..... گرانڈ نے
اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماؤنٹ اوگر اور اس سے ملحقہ تو بڑی بڑی پہاڑیاں
ہیں۔ چاہے وہ کراشان میں ہیں یا کاسار میں وہاں تو کوئی سڑک
نہیں ہے پھر کیا یہ جیپ کو ہوا میں اڑا کر لے آئیں گے"۔ فرینک
نے اس بار قدرے تخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سڑک تو نہیں ہے لیکن ایک راستہ ضرور ہے جسے دنیا
سب سے خطرناک راستہ کہا جاتا ہے۔ اس راستے کو سمگلنگ کے
لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ گو اس راستے پر چلنے والوں میں سے
لوگوں کی موت بھی واقع ہو چکی ہے لیکن بہرحال وہ راستہ قابل
ہے اور یہ راستہ ماؤنٹ اوگر سے لے کر پوائنٹ کاشو تک
ہے"..... گرانڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو گا۔ لیکن یہ لوگ تو یہاں کے رہنے والے نہیں۔ پھر ا
یہ راستہ کون بتا سکتا ہے۔ بہرحال تم نگرانی جاری رکھو۔ اگر
ماؤنٹ اوگر کی طرف سے جائیں تو پھر ہم ان کا استقبال
پوائنٹ سے آگے روٹالڈو پر کریں گے اور جیپ سمیت ان سب
اڑا دیں گے اور اگر یہ سڑک کے راستے آئیں تو ان کا استقبال
کاریزے پر کریں گے"..... فرینک نے کہا۔

"او کے باس۔ آپ کے تمام احکامات کی تعمیل ہو گی"..... گرانڈ
نے کہا تو فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"کراشان کی تنظیم کی نگرانی ہمارے فائدے میں جا رہی
ہے"..... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ وہ ایسی معلومات کہاں سے
حاصل کر لیتے ہیں۔ یہی دیکھو۔ مجھے اس راستے کا علم نہیں تھا اور نہ
مجھے تفصیل معلوم تھی۔ بس اتنا پتا تھا کہ پہاڑی راستوں سے
ک ہوتی ہے"۔ فرینک نے کہا۔

"اس بات سے تم ان کی کارکردگی کا اندازہ لگا لو۔ اگر کراشان
ان کی نگرانی نہ ہو رہی ہوتی تو ہمیں علم ہی نہ ہوتا اور وہ
سروں پر پہنچ جاتے"..... ماریا نے کہا۔

"پہاڑی راستے سے آنے کا سوچ کر انہوں نے دراصل آنکل
مار والی ضرب المثل پر کام کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ
پہاڑی راستے میں ہی ختم ہو جائیں گے۔ میں نے وہ پہاڑیاں
ہوئی ہیں۔ وہاں کوئی راستہ بن ہی نہیں سکتا۔ البتہ پیدل اور
پر بیٹھ کر آگے بڑھنا دوسری بات ہے لیکن بڑی جیپ کے
اسے کراس کرنا ممکن نہیں ہے"..... فرینک نے کہا۔

"تم ان کے استقبال کی تیاریاں کرو۔ مجھے یقین ہے کہ جو ہو
ہمارے حق میں ہی ہو گا"..... ماریا نے کہا تو فرینک نے اثبات
سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

طاقتور انجن کی حامل بڑی سی جیپ اس وقت دو پہاڑیوں کے
درمیان ایک ایسے راستے پر چل رہی تھی جس کے دونوں اطراف
میں سینکڑوں فٹ گہری گہرائیاں تھیں اور راستہ اس قدر تنگ تھا ک
جیپ کے دونوں اطراف کے ٹائر آدھے سے زیادہ خلاء میں ڈ
رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا ا
عقبی سیٹ پر جوزف موجود تھا۔ جوانا کے چہرے پر ناگواری ا
کوفت کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ جوزف کے چہرے پر اطمینا
اور سکون تھا لیکن اس کی آنکھیں بند تھیں۔ ٹائیگر مسلسل آگے دی
رہا تھا اور جیپ اس رفتار سے اس خطرناک ترین راستے پر چل ر
تھی جیسے کوئی چیونٹی چلتی ہے۔

"یہ تمہاری کار نہیں ٹائیگر۔ اگر تم اس طرح چیونٹی کی چال چ
رہے تو ہم اگلی صدی میں کاسار پہنچیں گے"..... جوانا نے جھلا
ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہی سب سے خطرناک راستہ ہے اور یہ راستہ صرف چار پانچ
کلو میٹر طویل ہے۔ گھبراؤ نہیں"..... ٹائیگر نے نظریں سامنے رکھ کر
صرف بولتے ہوئے جواب دیا۔

"تم سمجھاؤ اسے جوزف کہ رفتار تیز کرے۔ مجھے سخت الجھن ہو
رہی ہے لیکن تم خود ڈرے، سہمے ہوئے بیٹھے ہو"..... جوانا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے وچ ڈاکٹر لوشائی جو کہ پہاڑوں اور
پہاڑی راستوں کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہے، سے رابطہ کر لیا تھا۔
وچ ڈاکٹر لوشائی نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کیا ہے کہ وہ اس
پہاڑی راستے پر چلتے ہوئے ہم پر کساجو کا سایہ رکھے گا۔ اس لئے
ہمیں کچھ نہیں ہوگا"..... جوزف نے آنکھیں کھولتے ہوئے بڑے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹائیگر سے کہو کہ جیپ تیز چلائے"..... جوانا نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو تم سے بھی زیادہ تیز چلانے والا ہے لیکن جب تک
جیپ پر کساجو کا سایہ ہے یہ ایسے ہی چلے گی اور یقینی طور پر محفوظ
رہے گی"..... جوزف نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔ ٹائیگر ان
دونوں کی باتیں سن کر مسکرا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی خوف
نہیں تھا لیکن وہ واقعی بے حد محتاط انداز میں جیپ چلا رہا تھا کیونکہ
اسے معلوم تھا کہ یہ انتہائی خطرناک راستہ ہے۔ اس پر جیپ چلانا

اور پھر اسے اپنی حدود میں رکھنا فضا میں تنی ہوئی رسی پر چلنے سے زیادہ خطرناک ہے۔

''اب میں کیا کہوں۔ ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو''..... جوانا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم سنیک بکرز کے چیف ہو اس لئے تم حکم دے سکتے ہو''۔ جوزف نے کہا۔

''میری بات تو تم مانتے نہیں۔ حکم کیسے مانو گے''..... جوانا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید اسے یقین آ گیا تھا کہ وہ چاہے کچھ بھی کہے لیکن جوزف اور ٹائیگر دونوں اپنی مرضی کریں گے۔

''ٹائیگر باس کا شاگرد ہے اور میں آقا کا غلام۔ رہے تم تو تم سنیک بکرز کے چیف ہو اور سنیک بکرز کا مشن ان پہاڑیوں پر نہیں ان کو کراس کرنے کے بعد شروع ہو گا۔ وہاں تمہارا حکم چلے گا''..... جوزف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور جوانا اس کی منطق پر بے اختیار ہنس پڑا لیکن اس نے مزید کوئی بات نہ کی اور جیپ کے اندر خاموشی طاری ہو گئی۔

''بولتے رہو۔ تمہارے بولنے سے جیپ اچھے بچے کی طرح کہا مان رہی ہے۔ جیپ میں خاموشی ہو جائے تو یہ بگڑنے لگ جاتی ہے اور یہاں اس راستے پر اس کا بگڑنا ہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا تھا''..... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا تم بھی اب احمقوں کی صف میں شامل ہو چکے ہو۔

خاموشی سے جیپ بگڑنے لگتی ہے اور بولنے سے اچھا بچہ بن جاتی ہے۔ یہی کہا ہے نانسنس''..... جوانا نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''میں نے ایک افسانہ پڑھا تھا جس میں لکھا تھا کہ کسی عمارت کی عمر انسانوں کے بولنے سے بڑھتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسان کی آواز عمارت کے لئے خوراک کا درجہ رکھتی ہے۔ جب تک انسانی آوازیں اس کے اندر گونجتی رہیں اس وقت تک عمارت صحت مند اور مضبوط رہتی ہے لیکن اگر اسے خالی کر دیا جائے اور انسان اس سے نکل کر باہر چلے جائیں اور عمارت پر طویل خاموشی چھا جائے تو وہ بیمار ہو کر گرنے لگ جاتی ہے۔ پہلے چھتوں کے پلستر اکھڑ کر گرتے ہیں پھر دیواریں خراب ہونا شروع ہوتی ہیں اور اگر عرصہ مزید طویل ہو جائے تو عمارت کی موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ گر پڑتی ہے۔ یہی فارمولا اس جیپ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے بولتے رہو۔ بولنا زندگی ہے''..... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

''بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ جو عمارت انسانوں سے خالی رہے وہ واقعی گرنے لگ جاتی ہے''..... جوانا نے کہا۔

''اس لئے بولتے رہو۔ بولنا زندگی ہے۔ بولنا بند ہو جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے''..... ٹائیگر نے کہا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب تو مجھے یوں لگنے لگ گیا ہے کہ تم ماسٹر کے شاگرد نہیں ہو بلکہ ماسٹر تمہارا شاگرد ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اس کا انداز باس جیسا ہے اور یہی سچے شاگرد کی نشانی ہے"...... جوزف نے کہا۔

"لو بھئی یہ خطرناک راستہ اللہ کے فضل سے طے ہو گیا"۔ ٹائیگر نے جیپ روکتے ہوئے پشت سیٹ سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں مسرت تھی کیونکہ یہ اسے ہی معلوم تھا کہ اس نے کس طرح اس راستے پر جیپ چلائی ہے۔

"گڈ شو ٹائیگر۔ آئی ایم سوری۔ میں رفتار کی وجہ سے الجھ گیا تھا کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کم رفتار بے حد نقصان پہنچاتی ہے"...... جوانا نے ٹائیگر کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"وچ ڈاکٹر لوشائی نے بھی تمہیں شاباش دی ہے"...... جوزف نے بھی بند آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر جیپ آگے بڑھا دی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد اچانک ٹائیگر نے بریک لگائے تو جوزف اور جوانا دونوں کے جسموں کو زوردار جھٹکے لگے۔

"کیا ہوا ہے"...... دونوں نے ہی چیخ کر کہا۔

"ہوا نہیں ہونے والا تھا۔ سامنے دیکھو۔ گہرائی اور تقریباً نہ ہونے کے برابر ڈھلوان۔ اس ڈھلوان پر تو جیپ الٹ جائے گی"۔

ٹائیگر نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم بریک پر سے پیر ہٹا لو اور بے شک ایکسیلیٹر پر دونوں پیر رکھ دو۔ گاڑی کے چاروں ٹائر زمین سے چپکے رہیں گے لیکن اگر تم نے بریک پر معمولی سا دباؤ ڈالا تو جیپ نہ صرف الٹ جائے گی بلکہ ہوا میں اڑ جائے گی"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ موت کے کنویں میں جو کار کنویں کی سیدھی دیواروں پر چلتی رہتی ہے اس کی وجہ بھی یہی ہوتی ہے کہ رفتار فل اور بریک نہ لگانا۔ ٹھیک ہے اب بات سمجھ میں آ گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"موت کا کنواں۔ کیا مطلب"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ عرصہ پہلے تک عوام کی تفریح کے لئے میلے لگائے جاتے تھے۔ اس میں اور بھی بہت سے حیرت انگیز کمالات ہوا کرتے تھے لیکن سب سے زیادہ حیرت انگیز موت کا کنواں کہلاتا تھا۔ لوگ کنویں کے اوپر چاروں طرف ایسی جگہ پر بیٹھتے تھے کہ پورا موت کا کنواں نظر آتا تھا۔ پھر پہلے ایک موٹر سائیکل اس کنویں میں اترتا تھا اور کنویں کی بالکل سیدھی دیواروں پر موٹر سائیکل چلتا رہتا جس سے دیکھنے والوں کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ بظاہر ناقابل یقین کام آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھتے رہتے

اور پھر موٹر سائیکل کے بعد ایک کار کنویں میں داخل ہوئی اور وہ بھی بالکل سیدھی دیوار پر دوڑتی رہتی۔ یہ بھی ناقابل یقین منظر ہوتا تھا لیکن اصل راز سپیڈ میں تھا۔ چونکہ موٹر سائیکل اور کار کی رفتار انتہائی تیز رکھی جاتی تھی اس لئے سیدھی دیوار ہونے کے باوجود ٹائر دیوار سے چپک جاتے تھے"..... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں بھی دکھاؤ ایسے میلے"..... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ شہروں میں تو بیحد کم ہوتے ہیں لیکن دیہاتوں میں اب بھی میلے لگتے ہیں اور شوق سے دیکھے جاتے ہیں۔ پاکیشیا واپس پہنچ کر میں معلوم کروں گا۔ پھر سب اکٹھے چلیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ویسے تم اب میری جگہ سنبھال لو اور مجھے جیپ ڈرائیو کرنے دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم رفتار آہستہ کر دو اور ہم سب جیپ سمیت ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائیں"..... جوانا نے کہا۔

"اگر تم چیف کی حیثیت سے آرڈر کر رہے ہو تو میں تمہارے حکم کی تعمیل کرنے کا پابند ہوں لیکن اگر تم بطور ساتھی بات کر رہے ہو تو پھر میں ہی جیپ ڈرائیو کروں گا"..... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ تم ہی چلاؤ۔ تم نے تو موت کا کنواں دیکھا ہوا ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ تم اس سفر کو موت کا سفر نہیں بننے دو

گے"..... جوانا نے کہا۔

"تم چلاؤ جیپ ٹائیگر۔ ویج ڈاکٹر لوشائی نے بھی تمہاری سفارش کی ہے۔ تم ٹائیگر ہو اور ٹائیگر جنگل کا بادشاہ ہوتا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... ٹائیگر نے کہا اور پھر جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"پٹرول کی مقدار چیک کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ ڈھلوانی راستے میں پٹرول ختم ہو جائے"..... جوانا نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے سب اوکے ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر جیسے جیسے جیپ کی رفتار بڑھتی چلی گئی ویسے ویسے ہی جوانا کا چہرہ پھول طرح کھلتا چلا گیا۔ سپیڈ اسے ہمیشہ لطف دیتی تھی اور پھر اس وقت اس کے دانت نکل آئے جب جیپ اپنی فل رفتار سے چلتی ہوئی یکلخت سیدھی ڈھلوان میں اترتی چلی گئی۔ یہ ڈھلوان ضرور تھی لیکن ایسے جیسے موت کے کنویں کی سیدھی دیوار پر طاقتور انجن کی جیپ اپنی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کچھ تو بولو"..... اچانک ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا کو ایسے محسوس ہوا جیسے انتہائی خاموشی میں کسی نے دھماکہ کر دیا ہو۔

"چلتے رہو۔ پک اپ۔ پک اپ"..... جوانا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"وچ ڈاکٹر لوشائی بھی ٹائیگر کو شاباش دے رہا ہے۔ وہ بھی بے حد خوش ہے"..... جوزف نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دونوں کس لئے اس کو پک اپ کے لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ وہ ان دونوں کی معصومیت پر ہنس رہا تھا۔ دونوں اسے بچہ سمجھ کر بہلا رہے تھے۔

"لگتا ہے تم نے موت کے کنویں میں کار چلا کر تجربہ حاصل کیا ہے"..... جوانا نے کہا۔ اس کے ذہن پر موت کا کنواں چھایا ہوا تھا۔

"میں تو انڈر ورلڈ کو ہی موت کا کنواں کہتا ہوں۔ جب سے مجھے عمران صاحب نے انڈر ورلڈ میں کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں موت کے کنویں میں کار چلا رہا ہوں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھی بات ہے۔ انڈر ورلڈ واقعی موت کا کنواں ہے۔ بس آنکھ جھپکنے کی دیر ہوتی ہے اور آدمی موت کے گہرے کنویں میں گر جاتا ہے"..... جوانا نے کہا اور جوزف نے اس کی ہاں میں ہاں ملا دی۔

"ہم کاسار میں داخل ہو رہے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں چونک پڑے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"..... جوانا نے کہا۔

"جس نے مجھے اس راستے کے بارے میں بتایا تھا اس نے مجھے بتایا تھا کہ خوفناک ڈھلوان کے بعد جب اوپر پہنچو گے تو

کالے پتھروں کی ایک چھوٹی پہاڑی نظر آئے گی۔ یہ کالے پتھروں والی پہاڑی کاسار میں ہے اور وہ سامنے دیکھو۔ کالے پتھروں کی پہاڑی موجود ہے"..... ٹائیگر نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر کالے پتھروں کی پہاڑی کی سائیڈ سے گزر کر وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"اب راستہ صرف ناہموار ہے۔ خطرناک نہیں ہے"..... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ اب ہم تقریباً ایک گھنٹے بعد کاسار کے دارالحکومت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد مزید ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ہم کوبران ہیڈکوارٹر کے عقب میں پہنچ جائیں گے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"سنو۔ وچ ڈاکٹر لوشائی نے کہا ہے کہ آگے ہمارے لئے جوشاری خطرہ ہے"..... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوشاری خطرہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے خطرہ ہوتا ہے"..... جوانا نے چونک کر کہا۔

"جب شکار پر چاروں طرف سے شکاری حملہ آور ہو کر اسے قابو کر لیں تو اسے جوشاری حملہ کہتے ہیں اور یہ انتہائی خطرناک ثابت ہوتا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"تو ہمیں اس خطرے سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے"۔

ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسے ایسے خواب آتے رہتے ہیں۔ اب ہمیں کیا خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ خطرے والے علاقے تو ہم کراس کر آئے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"عمران صاحب جوزف کی بات کو ہمیشہ سنجیدگی سے لیتے ہیں اس لئے تم بھی اسے سنجیدگی سے لو"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ شاید ٹائیگر کا مشورہ اسے پسند نہ آیا تھا۔

"وچ ڈاکٹر لوشائی نے کہا ہے کہ جہاں آسمان پر کالا پرندہ آگ برساتا نظر آئے تو وہاں سے گزرتے ہوئے ہوشیار رہنا۔ خطرہ وہیں موجود ہوگا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تو تم خود ہی آسمان دیکھتے رہو اور جب ایسا پرندہ تمہیں دکھائی دے تو ہمیں بتا دینا۔ ہم ہوشیار ہو جائیں گے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز طنزیہ تھا۔

"ہوشیار رہنے سے کیا مطلب ہے جوزف۔ یہ تو عام سی بات ہے۔ وچ ڈاکٹر سے کہو کہ تمہیں تفصیل سے بتائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے کہا ہے لیکن اس نے کہا کہ جب تم اس کالے پرندے کے بالکل نیچے پہنچو گے تو تم پر آگ کا بہت بڑا گولہ مار دیا جائے گا"...... جوزف نے کہا۔

"او کے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں آگے جا کر یہ جیپ چھوڑنا ہو

گی۔ آگ کے گولے کا مطلب میرے خیال میں راکٹ حملہ ہے اور اگر ہم جیپ میں ہوئے تو پھر ہم بھی جیپ کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو جائیں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم ڈینجر پوائنٹ سے پہلے جیپ چھوڑ دیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جوزف کی بات کو اس قدر سیریس لینے کی ضرورت نہیں ہے"...... جوانا نے کہا۔

"سیریس نہ بھی لیں تب بھی محتاط ہونا ضروری ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ضروری ہے"...... اسی لمحے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوزف نے عقبی طرف پڑا ہوا سیاہ رنگ کا بیگ جس میں ہائی پاور بم اور دیگر اسلحہ موجود تھا اٹھا کر اپنی پشت پر لٹکا لیا۔

"کیا ہوا۔ تم نے اسے کیوں اٹھایا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"خطرہ لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جا رہا ہے۔ ہمیں جانیں بچانے کے لئے جیپ سے چھلانگیں لگانا پڑیں گے اور یہ خصوصی اسلحہ ساتھ لینا ضروری ہے"...... جوزف نے کہا تو جوانا خاموش ہو گیا۔ ٹائیگر نے بھی کوئی رسپانس نہ دیا۔ پھر جیسے ہی جیپ تھوڑا سا آگے بڑھی اچانک دائیں طرف موجود درختوں کے جھنڈ سے ایک دھماکے کے ساتھ ایک شعلہ نکل کر بجلی کی سی تیزی سے جیپ کی طرف لپکا لیکن اسی لمحے ٹائیگر نے جیپ کو لہرا کر سائیڈ میں کیا اور اسے فل بریک لگا دیئے اور تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ کے ٹائر چیختے ہوئے سڑک

پر جم گئے اور اس کے ساتھ ہی شعلہ جیپ سے چند فٹ دور آگے نکل کر ایک دھماکے سے زمین سے ٹکرا کر پھیل سا گیا جبکہ دوسرے لمحے جیپ سے ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے تیزی سے چھلانگیں لگا دیں۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکے کے ساتھ ایک اور شعلہ درختوں کے اس جھنڈ سے برآمد ہوا اور چند لمحوں بعد ایک اور دھماکہ ہوا اور اس بار جیپ آگ کا شعلہ بن کر ہوا میں پرزے پرزے ہو کر بکھر گئی جیپ کا مکمل وجود ختم ہو چکا تھا۔ وہاں راستے کے دونوں طرف اونچی اونچی جھاڑیاں تھیں۔ صرف راستے پر بہت کم جھاڑیاں تھیں۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا چونکہ دوسرے راکٹ حملے سے پہلے ہی جیپ سے چھلانگیں لگا چکے تھے جوزف عقبی طرف سے جبکہ جوانا سائیڈ سے براہ راست جھاڑیوں میں جا گرے تھے لیکن ٹائیگر کو اس طرف چھلانگ لگانا پڑی جدھر سے جیپ پر راکٹ مارے گئے تھے۔ اس لئے اسے چھلانگ لگا کر اسی طرف جھاڑیوں میں جانا پڑا تھا۔ اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ دوڑ کر دوسری طرف جا سکے۔ اسے مشین گن کی فائرنگ کا بھی خطرہ تھا۔ اس طرح وہ یقینی طور پر مارا جا سکتا تھا۔ البتہ ٹائیگر کے اوپر سے دوسرا راکٹ فائر ہو کر سڑک پر موجود جیپ سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے جیپ بذات خود شعلہ بنی ہوا میں اڑتی چلی گئی اور جب شعلہ بکھرا تو دور دور تک جیپ کے جلے ہوئے پرزے پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے ٹائیگر کو درختوں کے جھنڈ سے مشین گن چلنے کی آواز سنائی دی

تو اس نے جھاڑیوں کے اندر ہی سائیڈ پر چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن سے نکلی ہوئی بے شمار گولیاں عین اس جگہ پر پڑیں جہاں چند لمحے پہلے ٹائیگر موجود تھا۔ جیسے ہی گولیاں جھاڑیوں میں پڑیں ٹائیگر کے منہ سے ایسی چیخ نکلی جیسے گولیوں نے اسے ہٹ کر دیا ہو لیکن اسی لمحے ایک بار پھر مشین گن کی فائرنگ کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر نے دیکھا کہ اس بار نشانہ سڑک کی دوسری طرف موجود اونچی جھاڑیاں تھیں لیکن کسی کے چیخنے کی آواز سنائی نہ دی گئی۔ فائرنگ جاری تھی اور فائرنگ دونوں اطراف میں گھما گھما کر کی جا رہی تھی۔ پھر اچانک پہلے جوانا کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سنائی دی اور دوسرے لمحے جوزف کی بھی کربناک چیخ سنائی دی۔ چیخوں میں خصوصاً جوزف کی چیخ میں اس قدر کرب تھا کہ ٹائیگر کے پورے جسم میں بے اختیار سردی کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اسی لمحے درختوں کے جھنڈ سے ایک بڑی جیپ نکل کر جس کے دونوں اطراف سے مشین گنوں کی نالیاں باہر جھانک رہی تھیں اس طرف کو بڑھی جدھر ٹائیگر نے پہلے چیخ ماری تھی لیکن ٹائیگر اب کافی فاصلے پر ہٹ چکا تھا۔ ٹائیگر نے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے ہوئے مشین پسٹل کا رخ جیپ کے فرنٹ ٹائر کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ٹک ٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی جیپ ایک بار زور سے لہرائی اور پھر سائیڈ کے بل اٹھتی ہوئی پلٹ کر نیچے زمین پر گری اور کافی فاصلے تک گھسٹنے کے بعد رک گئی اور اس میں

سے ایک آدمی بمشکل ٹیڑھا میڑھا ہو کر باہر نکلا۔ باقی جیپ پر خاموشی طاری تھی۔ ٹائیگر نے اٹھ کر مشین پسٹل اس آدمی کی کنپٹی سے لگا دیا کیونکہ وہ جیپ سے نکلنے کے بعد مڑ کر جیپ کو اس طرح دیکھنے لگا تھا جیسے اسے اس الٹی ہوئی جیپ سے بہت کچھ برآمد ہونے کی توقع ہو۔ اس لئے وہ عقب سے آنے والے ٹائیگر کو نہ دیکھ سکا تھا اور ٹائیگر نے مشین پسٹل اس کی کنپٹی سے لگا دیا۔

"خبردار اگر حرکت کی"..... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا لیکن وہ آدمی یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے ٹائیگر جیسے ہوا میں اڑتا ہوا پہلو کے بل زمین پر جا گرا۔ مڑنے والے آدمی نے واقعی انتہائی طاقت سے ٹائیگر کے سینے پر اس طرح مکا مارا تھا کہ ٹائیگر کسی کٹی ہوئی پتنگ کی طرح اڑتا ہوا پہلو کے بل زمین پر جا گرا تھا۔ اس آدمی نے تیزی سے جیپ سے مشین پسٹل نکالنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر جس تیزی سے نیچے جا گرا تھا اتنی ہی تیزی سے واپس اٹھا اور اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا، ٹائیگر نے اس کے سینے پر لات ماری اور وہ آدمی چیخ کر ایک دھماکے سے الٹی ہوئی جیپ سے ٹکرایا اور پھر گھسٹتا ہوا واپس پشت کے بل نیچے گرا۔ ٹائیگر آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے جیپ کے انجن سے نکلنے والا شعلہ نظر آ گیا اور ٹائیگر آگے بڑھنے کی بجائے مڑ کر پیچھے کی طرف بھاگا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں لیکن ابھی وہ چند میٹر ہی بھاگا تھا کہ خوفناک دھماکے سے جیپ کو آگ نے لپیٹ

میں لے لیا اور وہ آگ کا گولا بن کر چند لمحوں بعد پرزوں میں تبدیل ہو کر آس پاس بکھر گئی۔ ٹائیگر جلی ہوئی جیپ کے انجن سے نکلنے والے شعلے کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ اب آگ جیپ کے انجن تک پہنچنے والی ہے اور اس کے بعد یقیناً جیپ کے قریب موجود تمام افراد اس کی زد میں آ کر ہلاک ہو جائیں گے اور ایسے ہی ہوا۔ وہاں اس آدمی کے جسم کے ٹکڑوں کے ساتھ کسی دوسرے انسان کے جلے ہوئے ٹکڑے بھی نظر آ رہے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ جیپ میں دو آدمی ہی تھے اور دونوں ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ اس دوران جوزف اور جوانا دوسری طرف جھاڑیوں سے باہر نکل آئے تو ٹائیگر انہیں اس طرح دیکھنے لگا جیسے یہ سب کچھ اس کی توقع کے خلاف ہو رہا ہو اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑنے لگ گئی۔

"پہلے درختوں کے جھنڈ کو چیک کر لیں۔ بعد میں بات ہو گی ورنہ وہاں کوئی ہوا تو ہم یقینی طور پر اس کا شکار بن جائیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہم یہاں کا خیال رکھیں گے۔ تم جھنڈ میں جا کر چیک کرو لیکن اپنا خیال رکھنا"..... جوانا نے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑا اور جھنڈ کی دائیں طرف جانے کے لئے دوڑ پڑا۔ پھر کافی آگے جا کر وہ درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ سامنے کی طرف سے جانے کی بجائے سائیڈ سے ہو کر وہاں جانا چاہتا تھا

تاکہ براہ راست اس پر فائر نہ کھول دیا جائے۔ گو اب تک کی خاموشی سے ثابت یہی ہو رہا تھا کہ یہ دونوں آدمی وہاں موجود تھے جو جیپ کے ساتھ جل کر راکھ ہو گئے تھے پھر بھی چیکنگ ضروری تھی اور پھر درختوں کے جھنڈ میں پہنچ کر اس نے جب چیکنگ کی تو وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ اس جھنڈ کے پیچھے ایک کیبن سا بنا ہوا تھا۔ ٹائیگر وہاں گیا تو ایک زخمی آدمی کرسی پر بے ہوش پڑا تھا۔ ٹائیگر نے اس کی دونوں آنکھیں کھول کر چیک کیا تو اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ زخموں سے زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوا پڑا تھا البتہ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اس کی فوری ہلاکت کا کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے پہلے اس نے جوزف اور جوانا کو اطلاع دینا مناسب سمجھا اور پھر وہ جھنڈ کے سامنے والے حصے سے باہر آنے کی بجائے سائیڈ سے باہر آیا اور تیز تیز چلتا ہوا ان دونوں کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دونوں جھاڑیوں کی اوٹ میں تھے اور پھر جب ٹائیگر کافی نزدیک آ گیا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ انہیں یقین آ گیا تھا کہ ٹائیگر کے عقب میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے جو اسے گن پوائنٹ پر ان کے قریب آنے پر مجبور کر رہا ہو اور ٹائیگر اس لئے جھنڈ کے فرنٹ سے باہر آنے کی بجائے سائیڈ سے باہر نکلا تھا کہ بوکھلاہٹ میں وہ اس پر فائر نہ کھول دیں۔

"کیا ہوا۔ کون ہے اندر"...... جوانا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"جھنڈ تو خالی پڑا ہے لیکن اس کے پیچھے ایک کیبن بنا ہوا ہے۔ اس میں ایک مقامی آدمی زخمی حالت میں بے ہوش پڑا ہوا ہے البتہ اسے فوری ہوش میں نہ لایا گیا تو اس کی ڈیتھ بھی ہو سکتی ہے"۔ ٹائیگر نے باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس نے ان دونوں آدمیوں کی کیبن میں موجودگی پر اعتراض کیا ہو گا"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس کیبن کے سامنے پہنچ گئے۔ جوانا اس بے ہوش آدمی کو اٹھا کر کیبن سے باہر لے آیا اور اسے جھنڈ کے درمیان زمین پر لٹا دیا۔

"تم اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کرو تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ کون لوگ تھے۔ ان کا تعلق کس سے ہے۔ ہم جھنڈ کی سائیڈوں سے باہر کی نگرانی کریں گے"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ان دونوں کے باہر جانے کے بعد ٹائیگر دوڑتا ہوا واپس اس کیبن میں گیا اور اسے ایک چھوٹا سا میڈیکل باکس ایک شیلف میں پڑا نظر آیا تھا۔ اس نے اسے اٹھایا اور کھول کر دیکھا اور پھر اسے بند کر کے کاندھے سے لٹکایا اور وہاں موجود کرسی اٹھا کر وہ دوڑتا ہوا باہر آیا۔ وہ پہلے اس آدمی کے زخموں سے رسنے والے خون کو بند کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جب یہ شخص ہوش میں آئے گا تو اس کے زور لگانے کی وجہ سے اس کے زخموں سے زیادہ خون بہنے لگے گا۔ نتیجہ یہ کہ کچھ بتائے

بغیر یہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے اس نے میڈیکل باکس تلاش کرنے کا سوچا تھا۔ گو اس کا خیال تھا کہ یہ یہاں کا چوکیدار ہو گا اس لئے اس کے پاس میڈیکل باکس نہیں ہو گا لیکن پھر اسے خیال آیا کہ وہ پاکیشیا یا کافرستان نہیں بلکہ ایک ترقی یافتہ یورپی ملک ہے اور یہاں کی حکومت صحت کا خصوصی خیال رکھتی ہے اور پھر اسے میڈیکل باکس نظر آ گیا۔ گو اس میں صرف فرسٹ ایڈ کا سامان تھا لیکن یہ اس کی جان بچانے کے لئے کافی تھا۔ کرسی کو جھنڈ کے درمیان رکھ کر اس نے زمین پر پڑے بے ہوش آدمی کو اٹھایا اور کرسی پر ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے میڈیکل باکس کھولا اور اس آدمی کی مرہم پٹی کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے ہاتھ بڑی تیزی سے چل رہے تھے کیونکہ اسے احساس تھا کہ اس آدمی کے زخموں کی نوعیت ایسی ہے کہ وہ تیزی سے موت کی طرف جا رہا ہے۔ مرہم پٹی کے بعد اس نے میڈیکل باکس میں موجود پانی کی آخری بوتل نکالی اور اسے ساتھ رکھ کر اس آدمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور بوتل کا ڈھکن کھول کر ہاتھ میں پکڑ لی۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی کو ہوش آ گیا۔ اس کے منہ سے کراہ سی نکلی اور اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو ٹائیگر نے پانی کی بوتل اس کے منہ سے لگا دی۔ وہ واقعی ایسے پانی پینے لگا جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ آدھا سے زیادہ

بوتل میں موجود پانی پی کر اس نے منہ ہٹایا تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی۔ اس کا ڈھکن لگا کر اسے زمین پر رکھ دیا۔ اب وہ آدمی پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اب وہ حیرت بھری نظروں سے درختوں اور ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔

”کیا نام ہے تمہارا“..... ٹائیگر نے اس سے پوچھا۔

”میرا نام جیری ہے لیکن تم کون ہو اور وہ دو آدمی کہاں ہیں۔ کیا تم ان کے ساتھی ہو“..... جیری نے کہا۔

”ہم تو یہاں سیر کرنے آئے تھے۔ یہاں دو آدمی تھے جو ہمارے آتے ہی جیپ میں بیٹھ کر چلے گئے۔ ہم نے تمہیں کیبن میں زخمی اور بے ہوش پڑے دیکھا تھا۔ تمہاری مرہم پٹی کی گئی اور تم اب ہوش میں آئے ہو۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرے دو حبشی ساتھی ہیں۔ ہم تینوں سیاح ہیں۔ تمہارے ساتھ کیا ہوا۔ تمہیں کس نے زخمی کیا اور کیوں“..... ٹائیگر نے کہا۔

”تمہارے ساتھی کہاں ہیں“..... جیری نے کہا۔

”وہ ان جیپ والوں کے پیچھے گئے ہیں تاکہ انہیں پولیس کے حوالے کر سکیں کیونکہ انہوں نے تمہیں زخمی کیا ہے“..... ٹائیگر نے کہا۔

”وہ خود پولیس کے لوگ تھے۔ یہ درختوں کا جھنڈ میری ملکیت ہے۔ میں ان کے پھل اکٹھے کر کے منڈی میں لے جا کر فروخت کرتا ہوں اور میں اس کیبن میں ہی رہتا ہوں۔ میری اولاد اور

بڑی شہر میں رہتے ہیں اور سب ملازمت کرتے ہیں۔ میں یہاں رہنا پسند کرتا ہوں"...... جیری نے کہا۔

"لیکن انہوں نے تمہیں زخمی کیوں کیا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ یہاں سے کوئی پاکیشیائی ایجنٹ گزرنے والے ہیں اور میں باہر جا کر راستے پر کھڑے ہو کر انہیں چیک کروں۔ وہ ایجنٹ جیپ پر ہوں گے۔ وہ اس دوران کیبن میں رہیں گے۔ جب میں اشارہ کروں گا تو وہ انہیں راکٹ مار کر ہلاک کر دیں گے لیکن میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا اور انکار کرنے پر انہوں نے پہلے مجھے دھمکیاں دیں پھر مجھے بیلٹ سے مارا تو میں زخمی ہو کر بے ہوش ہو گیا۔ پھر مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ اب میں ہوش میں آیا ہوں تو تم یہاں موجود تھے"...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"دو تھے۔ ان کے پاس خوفناک راکٹ تھے، مشین گنیں تھیں اور ایک بڑی جیپ تھی"...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے تمہیں پولیس کا ہونے کا ثبوت دیا تھا"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس ثبوت کے بعد ہی انہوں نے مجھے بیلٹیں مار کر زخمی کر دیا تھا۔ وہ شاید مجھے گولی مار دیتے لیکن نجانے کیوں انہیں مجھ پر رحم آ گیا اور انہوں نے میری مرہم پٹی بھی کر دی"...... جیری نے

جواب دیا۔

"یہ مرہم پٹی میں نے تمہاری کی ہے تمہارے کیبن میں موجود میڈیکل باکس سے۔ تم تو وہاں کیبن میں مرنے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ تمہارے زخموں سے مسلسل خون رس رہا تھا۔ اس لئے میں تمہیں یہاں کھلی جگہ پر لے آیا اور تمہاری مرہم پٹی کی۔ اب ہم جا رہے ہیں۔ کوئی کام ہو تو بتا دو لیکن یہ بتا دوں کہ ہم پیدل جا رہے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہاری آفر کا بے حد شکریہ۔ تم اچھے آدمی ہو۔ اس لئے تمہیں بتا رہا ہوں کہ جن دونوں آدمیوں نے مجھے مارا پیٹا ہے یہ پولیس کے لوگ بھی تھے لیکن ان کا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم کوبران سے تھا۔ میں بھی اس تنظیم میں کام کر چکا ہوں۔ میں تو ہیڈکوارٹر میں گارڈ تھا لیکن ان دونوں کو میں نے وہاں آتے جاتے دیکھا ہے۔ میں نے تو کئی سال پہلے نوکری چھوڑ دی تھی اور یہاں آ گیا۔ وہ شاید مجھے ہلاک کر دیتے لیکن جب میں نے انہیں بتایا کہ میں کوبران ہیڈکوارٹر میں بطور گارڈ کام کر چکا ہوں تو وہ مجھے چھوڑ کر واپس چلے گئے"...... جیری نے کہا۔

"سنا ہے کہ کوبران ہیڈکوارٹر کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے جس کا دہانہ ساتھ ہی کسی کوٹھی میں ہے۔ کیا تم نے وہ کوٹھی دیکھی ہوئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں تو فرنٹ پر تھا۔ کبھی عقبی طرف نہیں آیا اور نہ ہی میں نے

کبھی اس کے بارے میں سنا ہے"..... جیری نے جواب دیا اور ٹائیگر اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اوکے"..... ٹائیگر اسے گڈ بائی کہہ کر درختوں کے جھنڈ سے باہر نکل آیا تو اسے جھنڈ کے ایک طرف جوانا اور دوسری طرف جوزف کھڑے نظر آئے۔ ٹائیگر کے باہر آتے ہی وہ دونوں اس کی طرف آ گئے۔

"کیا ہوا۔ کون تھا یہ آدمی"..... جوانا نے پوچھا تو ٹائیگر نے انہیں تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہمارے عقبی طرف آنے کی اطلاع مل گئی تھی لیکن انہوں نے ہم پر فائرنگ کھولنے کی بجائے اس انداز میں کارروائی کی۔ اس کی کیا وجہ ہے"..... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ دراصل سنیک بکرز سے خوفزدہ ہیں کیونکہ ہم نے پے در پے کامیابیاں حاصل کی ہیں لیکن مجھے ایک اور خیال آ رہا ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"کیسا خیال"..... جوانا نے پوچھا۔

"انہوں نے یہاں ہمارے خلاف اتنی زبردست منصوبہ بندی کی تھی تو یقیناً اس کوٹھی کے قریب بھی کوئی مورچہ بنا لیا ہوگا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"..... جوانا نے کہا۔

"ہمارے پاس اس کا توڑ موجود ہے۔ اسلحہ کے ساتھ میں نے ایک الیکٹرونکس مارکیٹ گھوم کر ہنڈرڈ میگا پاور زیرو مشین بھی حاصل کر لی تھی"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مشین کی رینج کتنی ہے"..... جوانا نے پوچھا۔

"ون ہنڈرڈ میٹر"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پھر تو کوٹھی کے باہر رک کر اسے آن کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ہم سو میٹر تک تمام الیکٹرونکس آلات زیرو کر سکتے ہیں"..... جوانا نے کہا۔

"کیا وہ آلہ بھی زیرو ہو جائے گا جو بے ہوش کر دینے والی گیس کو بے اثر کر دیتا ہے"..... اس بار جوزف نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ آلہ الیکٹرونکس میں نہیں آتا۔ یہ آلہ خصوصی ریز پر مشتمل ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو وہاں موجود گارڈز سے باقاعدہ جنگ کرنا پڑے گی اور یقیناً انہوں نے تعداد بڑھا دی ہوگی"..... جوزف نے کہا۔

"وہ ان سائنسی آلات کی وجہ سے مطمئن ہوں گے"..... جوانا نے کہا۔

"جوزف۔ تمہارے وچ ڈاکٹر لوشائی نے ہماری بڑی مدد کی ہے۔ اگر اس نے آنے والے خطرے سے ہمیں الرٹ نہ کیا ہوتا تو ہم اچانک چلنے والے راکٹوں سے اپنے آپ کو نہ بچا سکتے۔ ہماری طرف سے وچ ڈاکٹر لوشائی کا شکریہ ادا کر دینا اور اب اس سے

پوچھو کہ یہاں کیا ہو گا"..... ٹائیگر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ تینوں پیدل چل رہے تھے۔ جوزف کے رکتے ہی جوانا اور ٹائیگر بھی رک گئے۔ چند لمحوں بعد ہی جوزف نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر باقی نے میرے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہا ہے کہ شکاری جال بچھائے ہمارے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ جال اس قدر مضبوط ہے کہ ہم اگر ایک بار اس جال میں پھنس گئے تو ہماری واپسی ناممکن ہو جائے گی اور ہماری موت پر کالے کتے ساری رات چیختے رہیں گے"..... جوزف نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کتے چیختے نہیں بلکہ بھونکتے ہیں اور کیسا شکار اور کیسے شکاری"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وچ ڈاکٹر باقی نے اس کا کوئی حل بتایا ہے یا نہیں"..... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم پھر اسے سیریس لے رہے ہو۔ چلو ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے۔ ہم نے واپس بھی جانا ہے"..... جوانا نے کہا۔

"تم میرے سوال کا جواب دو جوزف"..... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے کہا ہے کہ عقب سے آگے آ جاؤ اور آگے آ کر جال توڑ دو"..... جوزف نے کہا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو وچ ڈاکٹر باقی نے جو بتایا ہے وہ میں نے تمہارے سامنے دوہرا دیا ہے"..... جوزف نے جواب دیا۔

"وچ ڈاکٹر اشاروں میں بات کرتے ہیں اور ہم ان کے اشاروں کو آسانی سے سمجھ لیتے ہیں لیکن یہ تو وچ ڈاکٹروں کے ڈاکٹر باقی نے میرے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کہا ہے۔ یہ ہمیں کیسے سمجھ آ سکتا ہے"..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر یہاں رک کر وقت کیوں ضائع کر رہے ہو۔ آگے بڑھو۔ وہاں پہنچ کر خود ہی سب کچھ سمجھ میں آ جائے گا"..... جوانا نے کہا تو وہ تینوں آگے بڑھنے لگے۔

"جہاں تک میں سمجھا ہوں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کوٹھی کے عقبی طرف سے اندر داخل ہونا بہتر رہے گا کیونکہ انہوں نے فرنٹ دروازے کے پیچھے اور اردگرد ہمارے لئے موت کے پھندے لگائے ہوئے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بتاؤ ایسے کیا ٹریپ ہو سکتے ہیں جو دور تک یہاں بچھائے جا سکتے ہیں"..... جوانا نے کہا۔

"کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ آٹومیٹک مشین گنیں بھی ہو سکتی ہیں۔ بم بھی ہو سکتے ہیں اور بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی کے عقب میں کیا ہے۔ دیوار ہے تو کتنی اونچی"۔

جوانا نے کہا۔

"کچھ اونچی ضرور ہے لیکن مجھے اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ ہے کہ میں یہ دیوار پھلانگ کر اندر پہنچ جاؤں گا"..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے سارے سسٹم کو زیرو کیا جائے گا۔ اس کے بعد ہم فرنٹ سے ہی اندر جائیں گے"..... جوانا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"لیکن جوزف نے کہا ہے کہ ہمیں عقب سے اندر آنا ہوگا اور آگے آ کر جال توڑ دینا چاہئے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"جوزف کو شوق ہے ایسی باتیں کرنے کا"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کی بات کا نہ ٹائیگر نے کوئی جواب دیا اور نہ ہی جوزف نے۔ وہ تینوں اب اس علاقے میں داخل ہو رہے تھے جہاں وہ کوٹھی موجود تھی جس میں سرنگ کا دہانہ تھا۔

"ہیڈ کوارٹر کی عمارت کون سی ہے"..... جوانا نے پوچھا۔

"وہ سامنے جو سرخ اینٹوں سے بنی دو منزلہ عمارت نظر آ رہی ہے"..... ٹائیگر نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وچ ڈاکٹر ہانی کی بات کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ہم پہلے عقبی طرف سے اس دہانے پر پہنچیں اور پھر آگے جا کر ہیڈ کوارٹر کے تمام حفاظتی انتظامات کو ختم کریں"..... جوانا نے کہا۔

"ارے ہاں۔ واقعی یہی مطلب نکلتا ہے اس بات کا"۔ ٹائیگر

نے جواب دیا تو جوانا کا چہرہ کھل اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔ کوٹھی کا گیٹ بند تھا۔

"میں زیرو کرنے والا آلہ آن کر لوں۔ پھر اندر جائیں گے"..... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے جوزف کی پشت پر موجود سیاہ بیگ اتارا۔ اس میں سے ہنڈرڈ میگا پاور زیرو آلے کو اس نے بیگ کے اندر ہی آن کیا اور پھر وہ تینوں ہاتھوں میں اسلحہ اٹھائے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ بڑے گیٹ کے ساتھ چھوٹا گیٹ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ وہاں کوئی کال بیل نظر نہ آ رہی تھی۔ جوانا نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر زور سے گیٹ پر پیر مارا تو ایک دھماکے سے چھوٹا گیٹ کھلا اور جوانا بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور پھر جوزف بھی اندر داخل ہو گئے۔ اسی لمحے برآمدے میں چار مسلح افراد نظر آئے لیکن دوسرے لمحے یکلخت دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر سمیت جوزف اور جوانا بھی نیچے گر گئے۔ ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے کسی نے تمام طلب سلب کر لی ہو البتہ بے ہوش ہونے سے پہلے ٹائیگر کے ذہن میں یہی خیال آیا تھا کہ وچ ڈاکٹر ہانی نے درست کہا تھا۔

وسیع و عریض مشین روم کے ایک کونے میں موجود کنٹرول روم میں فریک اور ماریا دونوں موجود تھے۔ مشین روم کا انچارج جیفرے کنٹرول روم میں موجود تھا۔ اس وسیع و عریض مشین روم میں تقریباً بیسیوں کے قریب قد آدم مشینیں نصب تھیں اور ہر مشین کے سامنے ایک آپریٹر سٹول پر اسے آپریٹ کرنے کے لئے موجود تھا جبکہ اس تمام مشینری کی کنٹرولنگ مشین اس کمرے میں موجود تھی جسے جیفرے آپریٹ کرتا تھا۔ آؤٹر گیٹ پر سائنسی آلات کی تنصیب کے بعد فریک کے حکم پر وہاں ایک اونچا انٹینا لگا کر اس کے ذریعے اس علاقے کو نہ صرف دور دور تک سکرین پر دیکھا جا سکتا تھا بلکہ اس کوٹھی جسے آؤٹر پوائنٹ کہا جاتا تھا، کے بیرونی حصے بھی سکرین پر لائے جا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ یہاں سے تمام آلات کو نہ صرف چیک کیا جا سکتا تھا بلکہ اپنی مرضی کے مطابق انہیں آپریٹ بھی کیا جا سکتا تھا۔ جب سے فریک کو اطلاع ملی تھی کہ

ایک جیپ پہاڑی علاقے سے گزر کر ہیڈ کوارٹر کے عقب میں موجود کوٹھی جسے آؤٹر پوائنٹ کہا جاتا ہے کی طرف آ رہی ہے تو وہ ماریا سمیت خود مشین روم میں آ گیا تھا تاکہ نئے تنصیب شدہ آلات کی مدد سے نہ صرف آنے والوں کو چیک کر سکے بلکہ یہاں سے ان آلات کو آپریٹ کر کے آنے والوں کا شکار بھی کیا جا سکے۔ انہیں یہاں بیٹھے ہوئے دو گھنٹوں سے زیادہ ہو گئے تھے لیکن ابھی تک وہ جیپ سامنے نہ آئی تھی جس کا وہ سب انتظار کر رہے تھے۔

"آخر یہ لوگ کہاں رہ گئے"..... فریک نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ان پہاڑیوں میں باقاعدہ راستہ تو ہے نہیں۔ اگر یہ جیپ پر سوار اس راستے سے آ رہے ہیں تو کوئی معجزہ ہی انہیں صحیح سلامت لا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں ہلاک ہوئے پڑے ہوں اور ہم یہاں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہیں"..... جیفرے نے کہا۔

"یہ آسانی سے ہلاک ہونے والے لوگ نہیں ہیں۔ اب تک انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ سو فیصد رسک سے بھرا ہوا ہے لیکن کامیابی پھر بھی ان کے حصے میں آتی ہے"..... فریک نے کہا اور جیفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ آ گئے۔ خاموش بیٹھیں"..... اچانک ماریا نے کہا تو ایسے محسوس ہوا جیسے کنٹرولنگ روم میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"کہاں ہیں"..... فرینک اور جیفرے دونوں نے غور سے سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ دیکھو۔ ڈھلوان کی اوٹ میں ہیں۔ میں نے واضح طور پر انہیں دیکھا ہے۔ ابھی وہ دوبارہ نظر آئیں گے"..... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ وہ نظر آنے لگے گئے ہیں"..... دوسرے لمحے فرینک نے کہا کیونکہ اب ایک بڑی جیپ دوڑتی ہوئی انہیں اپنی طرف آتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"حیرت ہے۔ اس پہاڑی علاقے کے انتہائی خطرناک راستوں سے یہ نہ صرف خود بچ کر نکلے آئے ہیں بلکہ اپنا جیپ بھی لے آئے ہیں"..... جیفرے نے کہا۔

"میں نے کہا تھا کہ یہ لوگ ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں۔ اب دیکھو جس راستے سے کسی پیدل آدمی کا بچ کر آنے کا تصور نہیں کیا جا سکتا وہاں سے ایک بڑی جیپ کو بھی یہ لوگ لے آئے ہیں لیکن ان کی موت ہی انہیں بچا کر یہاں لے آئی ہے۔ ان کی موت یہاں آؤٹر پوائنٹ پر لکھ دی گئی ہے"..... فرینک نے کہا۔

"یس باس"..... جیفرے نے کہا۔ جیپ تیزی سے آگے بڑھتی چلی آ رہی تھی۔

"اب یہ درختوں کے جھنڈ کے پاس پہنچنے والے ہیں"۔ فرینک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر درختوں کے جھنڈ سے اچانک

راکٹ فائر ہوا لیکن جیپ کا بچ نکلا اور پھر دوسرے راکٹ کا جیپ پر لگنا اور پھر جیپ کے ٹکڑے اڑتے دیکھ کر کنٹرول روم میں موجود ہر شخص قہقہے لگانے پر مجبور ہو گیا تھا لیکن جیپ کے تباہ ہونے کے باوجود مشین گن کے شعلے دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ جیپ تباہ ہونے سے پہلے اس میں موجود افراد یا ان میں سے چند افراد نے نیچے چھلانگیں لگا دیں اور جھاڑیوں میں چھپ گئے ہیں۔ اسی لئے درختوں کی جھنڈ سے ان پر فائرنگ کی جا رہی تھی۔ پھر یہ فائرنگ ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایک جیپ درختوں کے جھنڈ سے باہر آئی اور پھر ان کی آنکھیں اس وقت پھیلتی چلی گئیں جب جیپ اس طرح الٹ گئی جیسے اس کے ٹائر پھٹ گئے ہوں یا پھاڑ دیئے گئے ہوں۔ اس میں سے ایک آدمی باہر آیا لیکن وہاں موجود آدمی سے لڑائی میں وہ بھی مارا گیا اور پھر جیپ کو بھی آگ لگ گئی اور وہ بھی شعلوں میں تبدیل ہو کر فضا میں بکھر گئی۔

"ویری بیڈ"..... فرینک نے بے ساختہ کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ابھی اور بھی ٹریپ موجود ہیں"..... ماریا نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ پھر کافی دیر بعد انہیں سکرین پر تین افراد پیدل آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان میں ایک یورپی تھا اور دو حبشی تھے۔

"یہی سیکنگ بلرز ہیں۔ یہ یورپی میک اپ میں آدمی پہلے سیاہ فام بنا ہوا تھا"..... فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں باس۔ لیکن یہ تینوں آؤٹر پوائنٹ میں داخلے کے وقت ہی ختم ہو سکتے ہیں"..... جیفرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے آنے دو انہیں"..... فریک نے کہا اور پھر وہ سب خاموش بیٹھے انہیں آؤٹر پوئنٹ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتے رہے۔ پھر اس یورپی آدمی نے ایک حبشی کی پشت پر موجود بیگ اس سے لیا اور اس کو کھول کر اندر ہاتھ ڈال کر کچھ کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر فریک چونک پڑا۔

"یہ کیا کر رہا ہے"..... فریک نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی کر لیں۔ اب یہ بچ نہیں سکتے"..... خاموش بیٹھی ماریا نے کہا۔ اسی لمحے ایک حبشی نے پیچھے ہٹ کر زور سے آؤٹر پوائنٹ کے بند چھوٹے گیٹ پر پیر مارا تو بند گیٹ ایک جھٹکے سے کھل گیا اور وہ تینوں تیزی سے آؤٹر پوائنٹ کے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ اچانک زور دار دھماکہ ہوا اور وہ تینوں اچھل کر نیچے زمین پر گرے اور اسی لمحے سکرین بھی بلینک ہو گئی۔

"کیا ہوا"..... فریک اور ماریا نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"ان کے اندر آنے کی وجہ سے کوئی مین تار کٹ گئی ہے۔ بہرحال وہ تینوں ختم ہو چکے ہیں کیونکہ دھماکے کے ساتھ ہی ان پر زہریلی گیس فائر ہو گئی اور وہ ہلاک ہو چکے ہوں گے"..... جیفرے نے بااعتماد لہجے میں کہا تو فریک نے سامنے موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کے سیکورٹی انچارج جیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیگر۔ سنیک بگرز جو تین افراد ہیں ایک مقامی اور دو حبشی آؤٹر پوائنٹ پر ہلاک ہو چکے ہیں۔ اپنے ساتھ دس بارہ سیکورٹی گارڈز لے جاؤ اور ان تینوں کی لاشیں اٹھا کر میرے آفس لے آؤ"..... فریک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن خفیہ راستہ کھولنا پڑے گا یا باہر سے جانا ہو گا"..... جیگر نے کہا۔

"میں آفس جا کر راستہ کھول دیتا ہوں۔ تم وہاں پہنچو۔ میں اس وقت مشین روم میں ہوں"..... فریک نے کہا۔

"یس باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو فریک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ماریا اور جیفرے دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جب جیگر وہاں سے لاشیں اٹھا کر لے جائے تو تم نے وہ ٹوٹی ہوئی تار کو اس طرح جوڑنا ہے کہ وہ دوبارہ ٹوٹ نہ سکے"۔ فریک نے رسیور رکھ کر جیفرے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یس باس"..... جیفرے نے جواب دیا تو فریک سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

دھماکے کے ساتھ ہی جوزف کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی جسمانی طاقت سلب ہو گئی ہے۔ اس کا ذہن چند لمحوں کے لئے تاریکی میں ڈوبا لیکن پھر خود بخود اس طرح روشن ہو گیا کہ جیسے کبھی تاریک ہوا ہی نہ ہو۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں چند افراد کے قہقہوں کی آواز سنائی دی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن وہ اوندھا زمین پر پڑا ہوا تھا اور اس کا جسم مفلوج سا ہو رہا تھا۔

”میں پرنس ہوں افریقہ کا اور غلام ہوں اپنے باس آقا کا۔ نہ پرنس کبھی شکست کھاتے ہیں اور نہ ہی عمران جیسے آقا کے غلام“۔ جوزف کے ذہن میں یہ خیال اس طرح آیا جیسے بجلی کا کوندا گہرے سیاہ بادلوں میں کوندتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں حرکت خود بخود آ گئی۔ پشت سے اس نے بیگ اتارا اور اس میں ہاتھ ڈالا تو اس میں مشین پسٹل ابھی تک موجود تھا جو اس نے ہاتھ میں لے لیا۔ پھر اس کی نظریں ان چاروں افراد پر پڑیں جو قہقہے

لگاتے ہوئے ان تینوں کی طرف بڑھ رہے تھے اور کافی قریب آ چکے تھے تو جوزف یکلخت ایک جھٹکے سے اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے وہ کبھی گرا ہی نہ تھا۔ چاروں افراد قہقہے لگاتے ہوئے اس طرح اسے اٹھتے دیکھ کر ایک جھٹکے سے رک گئے اور ہاتھوں میں موجود اسلحے کو اوپر اٹھا ہی رہے تھے کہ جوزف نے فائر کھول دیا اور سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ دل پر پڑنے والی گولیوں نے انہیں تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی۔ جوزف تیزی سے مڑا اور اس نے کھلا ہوا گیٹ بند کر دیا اور پھر مشین پسٹل لئے وہ اندر جانے کے لئے دوڑ پڑا تاکہ جوانا اور ٹائیگر کو ہوش میں لانے سے پہلے اگر یہاں مزید کوئی مسلح یا غیر مسلح آدمی ہو تو اسے ہلاک کر دے۔ گو ان چاروں افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی سامنے نہ آیا تھا لیکن جوزف نے پھر بھی اطمینان کرنا ضروری سمجھا اور پھر یہ چھوٹی سی کوٹھی اس نے گھوم ڈالی۔ وہاں ان چاروں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ واپس مڑا اور پھر گیٹ کے پاس فرش پر بے ہوش پڑے ٹائیگر کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر کے اسے ہوش میں لایا اور پھر یہی کارروائی جوانا کے ساتھ کر کے اسے ہوش میں لے آیا۔

”یہ سب کیا ہوا جوزف۔ تم بے ہوش نہیں ہوئے اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ اس کی وجہ“...... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میرے سر پر دو ڈاکٹروں کے ڈاکٹر ہانی نے اپنے دونوں ہاتھ رکھے تھے اور جس کے سر پر دو ڈاکٹروں کے ڈاکٹر ہانی اپنے دونوں ہاتھ رکھ دے وہ کیسے بے ہوش ہو سکتا ہے"..... جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی"..... جوانا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں وجہ"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بھی ایسی ہی فضول بات کرو گے جیسی جوزف نے کی ہے"..... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے زیرو مشین کو آن کیا تو وہ ایک منٹ کے بعد آپریشنل ہوتی ہے لیکن تم نے چند لمحے بھی انتظار نہ کیا اور گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ میں تمہارے پیچھے تھا جبکہ جوزف سب سے آخر میں اندر آیا۔ اسی لمحے دھماکہ ہو گیا اور ساتھ ہی زیرو مشین آپریشنل ہو گئی اور اس نے گیس کا اخراج روک دیا۔ جو تھوڑی بہت گیس کا اخراج ہوا تھا اس کا بیشتر حصہ ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ انتہائی محدود گیس کے اثرات ہم پر قدرے زیادہ ہوئے کیونکہ ہم آگے تھے اور جوزف پر کم کیونکہ یہ آخر میں تھا۔ اس لئے جوزف فوری ہوش میں آ گیا۔ باقی کارروائی جوزف نے خود کی"..... ٹائیگر نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات کچھ سمجھ میں آتی ہے۔ بہرحال اب ہمیں آگے بڑھنا چاہئے"..... جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر

تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سرنگ کا دہانہ کنکریٹ کی دیوار سے بند کیا گیا تھا۔

"یہ دیوار آپریٹ ہوتی ہے ایسی۔ یہ دیکھو اس کے نشانات موجود ہیں"..... ٹائیگر نے دیوار کو قریب سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کسی دوسرے کمرے میں اس کی آپریشنل مشین موجود ہوگی۔ آؤ"..... جوانا نے کہا اور پھر وہ تینوں اس گیٹ کے قریب ایک کمرے میں داخل ہوئے تو انہیں اپنے عقب میں تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تینوں تیزی سے واپس پلٹے اور دوسرے لمحے ان کی آنکھیں یہ دیکھ کر پھیلتی چلی گئیں کہ کنکریٹ دیوار دائیں طرف کو باقاعدہ کھسک رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد دیوار مکمل طور پر دائیں طرف دیوار میں غائب ہو گئی۔

"اوہ۔ کوئی آ رہا ہے۔ اس لئے ہیڈ کوارٹر کی یہ دیوار ہٹائی گئی ہے"..... جوزف نے کہا۔

"ہمیں اب اوٹ لینا ہو گی تاکہ آنے والوں کو کور کیا جا سکے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"میں چیف ہوں اس لئے حکم میں دوں گا"..... جوانا نے کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر ان تینوں نے علیحدہ علیحدہ مناسب جگہ پر اوٹیں لے لیں البتہ ان کی نظریں اس جگہ پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے دیوار ہٹی ہوئی تھی اور سرنگ کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد سرنگ میں دس بارہ مسلح آدمی آتے ہوئے نظر آنے لگے۔ وہ اس طرح

اطمینان سے باتیں کرتے ہوئے آ رہے تھے جیسے انہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ جب وہ کمرے کے اس حصے میں آ گئے جہاں جوانا اور اس کے ساتھی موجود تھے تو یکلخت ٹک ٹک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی آنے والے چیختے ہوئے نیچے گرنے لگے۔ ان کے پاس اسلحہ ضرور تھا لیکن یہ مشین گنیں تھیں جو ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ گو فائرنگ کا آغاز جوانا نے کیا تھا لیکن چونکہ آنے والوں کی تعداد کافی تھی اس لئے ٹائیگر اور جوزف نے بھی ساتھ ہی فائر کھول دیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دس بارہ افراد کچھ دیر زمین پر پڑے تڑپتے رہے پھر ساکت ہو گئے۔ کچھ دیر مزید انتظار کرنے کے بعد جوانا اور اس کے ساتھی اوٹوں سے باہر آ گئے۔ مرنے والے گیارہ افراد تھے اور سب کے سب مسلح تھے لیکن شاید انہیں یقین تھا کہ جوانا اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے یہ اس انداز میں آ رہے تھے جیسے انہیں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

"اب کیا کرنا ہے۔ کیا ہیڈکوارٹر میں داخل ہو کر وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دیں یا یہ بم سرنگ میں ہی رکھ کر واپس چلے جائیں"..... ٹائیگر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں فرنٹ کی طرف جانا ہو گا کیونکہ ہماری جیپ تباہ ہو چکی ہے اور ہم پیدل چلنے سے رہے اور کار یا جیپ فرنٹ کی طرف ہی ہو گی اور پھر چیف کا خاتمہ بھی ضروری ہے"..... جوانا نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ۔ لیکن ہمیں محتاط رہنا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کہیں چیک کیا جا رہا ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا زیرو مشین یہاں ہیڈکوارٹر میں کام نہیں کرے گی"۔ جوانا نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی میرے ذہن سے نکل گیا تھا"..... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بھی اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم کیوں خاموش ہو جوزف"..... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموشی سے ان کے پیچھے چل رہا تھا۔

"تاکہ تم اپنا کوٹہ پورا کر لو"..... جوزف نے جواب دیا تو جوانا چونک پڑا۔

"کیسا کوٹہ"..... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سانپوں کو مارنے کا"..... جوزف نے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا جبکہ ٹائیگر مسکرا دیا۔

"تم بھی تو سنیک چکرز ہو جوزف"..... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے انہیں کہیں سے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں بے اختیار چونک پڑے۔ پھر کسی کے بات کرنے کی آواز سنائی دی۔ بات کرنے والا ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔

"ان میں سے ایک کو زندہ پکڑنا ہے تاکہ ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں"..... جوانا نے سرگوشی کرتے ہوئے

کہا اور دیواروں کے ساتھ چپٹے ہوئے جوزف اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرنگ آگے جا کر گھوم رہی تھی اور آواز بھی ادھر سے ہی آئی تھی۔ کچھ دیر بعد قدموں کی آوازیں قریب آتی سنائی دیں اور وہ باتیں کرتے ہوئے آنے والے صرف دو آدمی تھے اور پھر چند لمحوں بعد دونوں افراد گھوم کر سامنے آ گئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں بیگ تھا جیسے بجلی کا کام کرنے والے ٹیکنیشنز کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں سنبھلتے اچانک جوانا جو جوزف اور ٹائیگر سے آگے تھا اُن پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سرنگ کا وہ حصہ ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا نے ان دونوں کی گردنیں پکڑ کر مخصوص انداز میں گھما کر پھینک دیا تھا اور وہ دونوں دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرے تھے۔ اسی لمحے ٹائیگر نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کے سر پر اپنا ایک ہاتھ اور دوسرا اس کی گردن پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس آدمی کا تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا جبکہ دوسرا آدمی چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ختم ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔

"اب پہلے اس کی تلاشی لو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ"۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اس بیگ کو اٹھاتے ہوئے کہا جو اس آدمی کے ہاتھ میں تھا جو مر چکا تھا۔ جوانا نے بیگ کھولا اور اسے دیکھ کر دوبارہ بند کر دیا۔ بیگ میں ایسے آلات تھے جن سے واقعی ٹیکنیکل

کام کیا جاتا تھا۔

"اس کے لباس میں کوئی اسلحہ نہیں ہے"...... اسی لمحے ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ دونوں واقعی ٹیکنیشنز ٹائپ افراد ہیں۔ بیگ میں ایسے ہی آلات موجود ہیں"... جوانا نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر نے جھک کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر کچھ دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر سامنے کھڑے جوانا کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تم سنیک بگرز ہو۔ تم تو زندہ ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"کیا نام ہے تمہارا اور تم ہیڈ کوارٹر میں کیا کام کرتے ہو"۔ جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جیفرے ہے اور میں مشن روم میں کام کرتا ہوں۔ آوٹر پوائنٹ پر کوئی تار ٹوٹ گئی تھی اس لئے سکرین بلینک ہو گئی تھی لیکن تم تو جیسے ہی آوٹر پوائنٹ میں داخل ہوئے تھے تو تم پر گیس فائر کر دی گئی تھی اور تم زمین پر گر گئے تھے۔ میں نے اور چیف نے خود سکرین پر تم تینوں کو گرتے ہوئے دیکھا۔ اس کے بعد

تار ٹوٹ گئی اور سکرین بلینک ہو گئی جبکہ تم زندہ کھڑے ہو۔ یہ سب کیسے ہو گیا"..... جیفرے نے کہا۔

"چیف کا کیا نام ہے"..... ٹائیگر نے پوچھا۔

"فریک"..... جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو یہاں کا چیف ولیم جونز تھا"..... ٹائیگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ یہاں ہیڈکوارٹر چیف تھا لیکن پھر اسے سپر چیف نے انڈر گراؤنڈ کر دیا کیونکہ ہیڈکوارٹر پر سنیک بگرز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حملے کا خطرہ تھا۔ اس لئے ہیڈکوارٹر کو سپر کوبران گروپ کے حوالے کر دیا گیا اور سپر کوبران گروپ کا چیف فریک ہے"۔ جیفرے نے کہا۔

"تم زندہ رہنا چاہتے ہو یا نہیں"..... جوانا نے کہا۔

"ہیں۔ میں مرنا نہیں چاہتا کیونکہ میں مشین روم کا انچارج ہوں اور بس"..... جیفرے نے کہا۔

"تو ہمیں ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات مہیا کرو اور ہمارا ساتھ دو۔ ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے کیونکہ تم صرف مشین روم کے انچارج ہو۔ فیلڈ میں کام کرنے والے نہیں ہو"..... اس بار ٹائیگر نے کہا۔

"تم جو کہو گے وہ میں کروں گا"..... جیفرے نے کہا اور پھر اس نے جوانا اور ٹائیگر کے سوالات کے جوابات دینے شروع کر

دیئے۔

"اوکے۔ چونکہ تم نے جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ تعاون کیا ہے اس لئے یہ دونوں تمہیں زندہ چھوڑ رہے ہیں لیکن میں نے تم سے کوئی وعدہ نہیں کیا"..... جوزف نے جیفرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل پکڑے خاموش کھڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ جیفرے کچھ کہتا، جوزف نے اس پر فائر کھول دیا اور جیفرے چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"سانپ، سانپ ہوتا ہے چاہے وہ صحرا کا ہو یا ویران علاقوں کا"..... جوزف نے کہا اور جوانا اور ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کوبران ہیڈکوارٹر کا چیف ولیم جونز کاسادر کی بجائے ایک اور یورپی ملک کارڈن کے دارالحکومت ماکان میں موجود تھا۔ سپر چیف نے اسے اس کے ساتھیوں سمیت انڈر گراؤنڈ ہونے کا حکم دے دیا تھا اور ہیڈکوارٹر کو سپر کوبران گروپ کے چیف فرینک کے حوالے کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے ولیم جونز اور اس کے سب ساتھی انڈر گراؤنڈ ہو گئے تھے۔ ولیم جونز کے ساتھی ایکریمیا چلے گئے تھے لیکن ولیم جونز نے ماکان میں ہی رہنا پسند کیا تھا کیونکہ ماکان میں ایک معروف کلب جسے ڈیوڈز کلب کہا جاتا تھا، کا جنرل مینجر انتھونی اس کا بہترین دوست تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کو بے حد پسند کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ولیم جونز ایکریمیا جانے کی بجائے یہیں موجود تھا کہ اس کے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو ولیم جونز بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے کمرے کی دیوار میں بنی ہوئی الماری کی طرف بڑھا۔ الماری کھول کر اس نے نچلی

دراز میں موجود سرخ رنگ کا کارڈلیس فون اٹھا کر اسے میز پر رکھا اور خود کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے فون کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ولیم جونز بول رہا ہوں سپر چیف"..... ولیم جونز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل کال کرو"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ولیم جونز نے فون آف کیا اور اسے اٹھا کر واپس الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے سیل فون کی طرز کا ایک سیٹلائٹ فون نکال کر اسے میز پر رکھ دیا۔ یہ سپیشل فون تھا جس کا تعلق کسی ملک کی ایکسچینج کی بجائے ایک سپیشل مواصلاتی سیٹلائٹ سے تھا۔ اس نے فون آن کیا اور پھر اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مخصوص گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"یس"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد سخت تھا۔

"ولیم جونز بول رہا ہوں"..... ولیم جونز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ولیم جونز۔ تمہیں اطلاع ملی ہے کہ سنیک ریکرز نے تمہارے ہیڈکوارٹر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے اور سپر گروپ کے چیف فرینک اور ماریا دونوں ہیڈکوارٹر میں موجود افراد سمیت مارے جا چکے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ولیم جونز کو جیسے سکتہ ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو ولیم جونز۔ کیا تم بات سن رہے ہو"..... دوسری طرف

تیز تیز لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ لیکن یہ سب کیسے ہو گیا۔ ہیڈ کوارٹر کو تو میں نے سائنسی آلات کی مدد سے ناقابل تسخیر بنا دیا تھا۔ وہ کیسے تباہ ہو گیا"...... ولیم جونز نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اب بھی یقین نہ آ رہا ہو کہ ہیڈ کوارٹر واقعی تباہ ہو گیا ہے۔

"یہ سب تم نے خود معلوم کرنا ہے لیکن پہلے یہ چیک کر لینا کر سنیک بکرز کاسار میں موجود ہیں یا نہیں۔ اگر ہوں تو پہلے ان کا خاتمہ کر دینا اور اگر چلے گئے ہوں تو پھر یہ معلوم کرنا کہ یہ تباہی اچانک کیسے ہوئی"...... سپر چیف نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن فرینک نے کوئی رپورٹ تو دی ہو گی۔ اب ایسا تو نہیں ہے کہ آسمان سے کوئی ایٹم بم گرا دیا گیا ہو"...... ولیم جونز نے کہا۔

"اصل بات تو سنیک بکرز کو معلوم ہو گی۔ اگر ان میں سے ایک بھی ہاتھ آ جائے تو ساری بات معلوم ہو سکتی ہے"...... سپر چیف نے کہا۔

"تو پھر دو کو گولیوں سے اڑا دوں اور ایک کو پوچھ گچھ کے لئے زندہ رکھوں"...... ولیم جونز نے کہا۔

"اگر وہ کاسار سے چلے گئے ہیں تو پھر ان کی تلاش فضول ہے"...... سپر چیف نے کہا۔

"آپ مجھے اجازت دیں۔ میں ان کے پیچھے پاکیشیا چلا جاؤں

گا۔ انہوں نے میرا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے میں ان کے خاندان کو اڑا دوں گا"...... ولیم جونز نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"وہ اگر پاکیشیا چلے گئے ہیں تو پھر جلدی کی ضرورت نہیں۔ انہیں وہاں کسی بھی وقت مارا جا سکتا ہے۔ ہمیں ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی تفصیلات کی زیادہ ضرورت ہے تاکہ آئندہ ایسے اقدامات کئے جائیں کہ کوئی کوبران ہیڈ کوارٹر تباہ نہ کر سکے"...... سپر چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔ جیسے آپ کا حکم"...... ولیم جونز نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سپر ہیڈ کوارٹر کو ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ولیم جونز نے فون آف کر کے میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کی اور پھر میز پر موجود لینڈ لائن فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شوٹنگ کلب ونگٹن"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

"کارڈن سے ولیم جونز بول رہا ہوں۔ کلب میں جیمز رالف ہوں گے۔ ان سے میری بات کرا دیں۔ اٹ از ایمرجنسی"۔ ولیم جونز نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر

خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ جیمز رالف بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیمز۔ میں ولیم جونز بول رہا ہوں ماکان سے"..... ولیم جونز نے کہا۔

"اوہ چیف آپ۔ حکم فرمایئے"..... جیمز رالف نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی تنظیم سنیک بگرز نے ہمارا ہیڈ کوارٹر مکمل تباہ کر دیا ہے اور ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام افراد، سپر کوبران گروپ کے چیف اور اس کی اسسٹنٹ ماریا سمیت سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ سپر چیف نے ابھی مجھے فون کر کے بتایا ہے اور ساتھ ہی یہ حکم دیا ہے کہ اگر سنیک بگرز جن کی تعداد تین ہے۔ جن میں ایک عام سا آدمی ہے جبکہ دو دیو قامت حبشی ہیں۔ ایک ایکریمی اور ایک افریقی حبشی ہے کاسار میں موجود ہوں تو ان میں سے دو کو شوٹ کر دیا جائے اور ایک سے وہ کمزوریاں معلوم کی جائیں جن کی وجہ سے وہ ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اسے بھی شوٹ کر دیا جائے"..... ولیم جونز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جیمز رالف اس کا نائب تھا اور ڈپٹی چیف کہلاتا تھا۔

"پھر آپ کا کیا حکم ہے چیف"..... جیمز رالف نے کہا۔

"تم سارے ساتھیوں کو فون کر کے کہو کہ وہ کاسار پہنچ جائیں

اور تم خود بھی وہاں آ جاؤ۔ میں بھی تمہیں فون کر کے وہاں کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ میں تو کاروان سے چند گھنٹوں کی فلائٹ کے ذریعے کاسار پہنچ جاؤں گا البتہ تمہیں ایکریمیا سے کاسار آنے میں مزید کچھ وقت لگ جائے گا۔ میں سیکنڈ پوائنٹ پر رہوں گا۔ تم سب نے بھی وہیں آنا ہے"..... ولیم جونز نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"..... جیمز رالف نے کہا۔

"اوکے۔ گڈ بائی"..... ولیم جونز نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر فون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ولیم جونز بول رہا ہوں۔ جنرل مینجر انتھونی سے بات کراؤ"..... ولیم جونز نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کیجئے"..... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا کیونکہ فون سیکرٹری کو ان دونوں کی دوستی کا بخوبی علم تھا۔

"ہیلو۔ انتھونی بول رہا ہوں ولیم جونز۔ کیا ہوا کہاں ہو تم"۔ انتھونی نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے کمرے میں ہوں۔ میں نے فوری کاسار پہنچنا ہے۔ یہاں سے کاسار کے لئے ایک فلائٹ بک کرا دو تاکہ میں جلد از جلد کاسار پہنچ سکوں"..... ولیم جونز نے کہا۔

"اوکے۔ میں کرا دیتا ہوں۔ تم تیار رہو۔ فلائٹ بک ہوتے ہی

میرا ڈرائیور تم تک پہنچ جائے گا۔ تم کاغذات اسے دے دینا۔ باقی کام وہ خود کر لے گا"..... انتھونی نے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ پھر ملیں گے۔ گڈ بائی"..... ولیم جونز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند گھنٹوں کے بعد وہ کاسار ائیرپورٹ پر لینڈ کر رہا تھا۔ پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ اپنے سیکنڈ پوائنٹ پر جو گارڈن کالونی کی ایک کوٹھی میں بنایا گیا تھا اور جہاں ایمرجنسی معاملات کو بروئے کار لایا جاتا تھا، پہنچ گیا۔ سیکنڈ پوائنٹ پر دو گارڈز مستقل طور پر تعینات تھے۔ باقی ضرورت پڑنے پر لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ ولیم جونز کو معلوم تھا کہ اس کے سب ساتھی اکریمیا سے آئیں گے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہ کل دوپہر تک کاسار پہنچ سکیں گے۔ ان کے آنے پر ہی مشورہ کیا جائے گا کہ سنیک بکرز کو کیسے چیک کیا جائے۔ چنانچہ وہ آرام کرنے کے لئے بیڈ روم میں چلا گیا اور اپنی عادت کے مطابق اس نے سونے سے پہلے شراب سپ کرنا شروع کر دی۔

ٹائیگر کاسار کے ایک ہوٹل کے کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں کو پاکیشیا جانے والی فلائٹ میں سوار کرا کر اور فلائٹ کی روانگی کے بعد وہ واپس ہوٹل کے کمرے میں آ گیا تھا۔ کوبران کا کاسار میں ہیڈکوارٹر انہوں نے مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا اور جوانا نے وہاں ایک لحاظ سے قتل عام کر دیا تھا۔ فریک اور ماریا سمیت وہاں موجود تقریباً بیس کے قریب افراد کو جوزف اور جوانا نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ مشین روم کی تمام مشینری انہوں نے فائرنگ کر کے تباہ کر دی تھی۔ پھر میگا پاور بم وہاں نصب کر کے وہ تینوں وہاں موجود ایک کار میں بیٹھ کر وہاں سے نکل آئے اور کافی فاصلے پر پہنچ کر انہوں نے بم کو ڈی چارج کر دیا جس کے نتیجے میں اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا اور زمین اس طرح لرزی جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔

ہیڈکوارٹر کی عمارت دھول بن کر فضا میں بکھر گئی تھی۔ ہر طرف

دھوئیں کے بادل نظر آ رہے تھے جس میں بڑے بڑے شعلے بھی بھڑکتے نظر آ رہے تھے۔ اس دھماکے کے بعد پورے شہر میں خطرے کے سائرن بجنا شروع ہو گئے اور لوگ سڑکوں کو چھوڑ کر گھروں میں گھس گئے جیسے خطرہ صرف بڑی بڑی سڑکوں پر ہی ہو سکتا ہے۔ پھر پولیس گاڑیوں کے سائرن اور فائر بریگیڈ کے سائرنوں سے فضا گونجنے لگی۔

ٹائیگر کار دوڑاتا ہوا قریب ہی ایک ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شہر میں ایمرجنسی حالات پیدا ہونے کے بعد پولیس انتہائی سختی سے گاڑیوں اور گزرنے والوں کی چیکنگ کرتی ہے۔ ہوٹل میں تین کمرے آسانی سے مل گئے تھے۔ ٹائیگر نے کمرے میں پہنچ کر سب سے پہلے پاکیشیا عمران کو فون کیا اور اسے مختصر اور کوڈ ورڈ میں ہیڈکوارٹر کی تباہی کے بارے میں بتا دیا تاکہ ایمرجنسی کی صورت میں اگر پولیس کال ٹیپ بھی کر رہی ہو تو اصل حالات اسے معلوم نہ ہو سکیں۔ عمران نے اسے کہا کہ وہ پہلے دستیاب ہونے والی فلائٹ سے جوزف اور جوانا کو پاکیشیا بھجوا دے۔ اس سے پہلے وہ اپنا میک اپ تبدیل کر لے تاکہ وہاں اسے تلاش کیا جائے تو وہ مشکوک نہ ہو جائے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ عمران کو فون کرے۔

چنانچہ ٹائیگر نے ایئرپورٹ سے فون کر کے پاکیشیا جانے والی فلائٹس کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر پہلی دستیاب

فلائٹ میں ان دونوں کی بکنگ کرا دی۔ پھر وہ ایئرپورٹ پر خود ان کے ساتھ گیا اور فلائٹ کو روانہ کر کے وہ واپس آیا تھا اور اس وقت وہ ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا عمران کو فون کرنے میں مصروف تھا۔ اسے یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ عمران نے اسے یہاں رکنے کے لئے کیوں کہا ہے کیونکہ ان کا مشن پورا ہو چکا تھا۔ ہوٹل کے کمرے میں موجود فون کو پہلے اس نے ڈائریکٹ کیا اور پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"..... رابطہ ہوتے ہی عمران کی خوشگوار آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس"..... ٹائیگر نے اپنا فرضی نام لیتے ہوئے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہو بھائی۔ منہ سے یا ناک سے"۔ عمران نے کہا۔

"کاسار سے باس۔ اے ون اور ٹو دونوں کی فلائٹ واپسی کے لئے روانہ ہو چکی ہے"..... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اب سنو۔ ہیڈکوارٹر کی تباہی سے ہیڈکوارٹر کا اصل چیف اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہوئے۔ فرینک ہیڈکوارٹر کا چیف نہیں تھا کوبران کے سپر گروپ کا چیف تھا۔ صرف عمارت تباہ ہونے سے کوبران کی قوت ختم نہیں ہو سکتی۔ وہ اس جیسی سینکڑوں عمارتیں خریدنے کے قابل ہیں۔ اس لئے مشن اس وقت مکمل ہو گا

جب ہیڈکوارٹر کے چیف ولیم جونز کا خاتمہ ہو گا اور یقیناً ہیڈکوارٹر کی تباہی کا سن کر یہ لوگ واپس آئیں گے۔ ولیم جونز تربیت یافتہ اور تیز ایجنٹ ہے۔ تم نے اب پہلے اس کا خاتمہ کرنا ہے پھر واپس آنا ہے۔ اور ہاں۔ اس ولیم جونز سے تم نے سپر کوبران کے سپر ہیڈکوارٹر اور لارڈ ہیڈکوارٹر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہیڈکوارٹر تو تباہ ہو چکا ہے باس۔ اس کے علاوہ اور دو ہیڈکوارٹر کیسے ہو سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کاسار ہیڈکوارٹر آپریشنل ہیڈکوارٹر تھا۔ اس لئے تو میں ولیم جونز کا خاتمہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر وہ زندہ رہا تو دوسری کسی عمارت میں ہی گیا ہو گا اور پھر آپریشنل ہیڈکوارٹر قائم کر کے کام شروع کر دے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اسے تلاش کیسے کیا جائے باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اخبار میں تلاش گمشدہ کا اشتہار دے دینا اور بتانے والے کو بھاری انعام دینے کا اعلان کر دینا"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر کی پیشانی پر پسینہ آ گیا۔

"سوری باس"...... ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود بتایا تھا کہ وہاں سے تمہیں ایک ڈائری ملی ہے جس میں ہیڈکوارٹر کے سیکنڈ پوائنٹ کا ذکر ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے چونکتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہیڈکوارٹر کے ساتھ ساتھ یہ سیکنڈ پوائنٹ خصوصی طور پر ایسے ہی حالات کے لئے قائم کئے جاتے ہیں۔ ڈائری میں اس کا ایڈریس موجود ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"موجود ہے۔ مجھے زبانی یاد ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم وہاں جاؤ۔ اول تو ولیم جونز وہیں موجود ہو گا لیکن اگر نہ ہو تو وہاں موجود افراد کو لازماً اس بات کا علم ہو گا کہ وہ کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ وہ تربیت یافتہ اور فعال ایجنٹ رہا ہے۔ اس لئے تمہاری معمولی سی حماقت تمہاری جان لے لے گی۔ اس لئے پوری طرح ہوشیار رہنا"...... عمران نے اسے باقاعدہ اس انداز میں سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد شاگرد کو سمجھاتا ہے۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔ اسے یاد تھا کہ ڈائری میں سیکنڈ پوائنٹ کا ایڈریس گارڈن کالونی کا تھا۔ ڈائری اس نے جوانا کے ساتھ پاکیشیا بھجوا دی تھی تا کہ عمران اسے چیک کر سکے اور پھر ٹائیگر کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اٹھ کر وہ کمرے سے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے گارڈن کالونی کی

طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

ٹائیگر چونکہ کا سماز کا نقشہ کئی بار غور سے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اسے راستہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک جدید ساخت کی کالونی میں داخل ہو گیا۔ کافی دیر تک ادھر ادھر گھومنے کے بعد اسے اس نمبر کی کوٹھی نظر آ گئی جس کی اسے تلاش تھی۔ ٹائیگر نے کار وہاں سے کچھ دور ایک پبلک پارکنگ میں روک دی۔ وہ اس کار کو گیٹ پر نہ لے جانا چاہتا تھا کیونکہ یہ کار بہرحال تباہ شدہ ہیڈ کوارٹر سے اس نے حاصل کی تھی اور ہو سکتا ہے کہ سیکنڈ پوائنٹ کے لوگ اس سے واقف ہوں۔ اس طرح ٹائیگر کے لئے مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں اس لئے اس نے کار پبلک پارکنگ میں لے جا کر کھڑی کر دی تھی۔ مشین پسٹل اس کی جیب میں موجود تھا البتہ انتہائی طاقتور زیرو مشین کو اس نے آن کر کے ایک بیگ میں رکھا ہوا تھا۔

یہ بیگ خالص لیدر کا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ بیگ میں زیرو مشین آن ہونے والی ریز میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو گی۔ اس نے بیگ کار کی عقبی سیٹ پر رکھا ہوا تھا۔ اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بیگ اٹھا کر کاندھے پر لٹکایا اور پھر کار کے دروازے لاک کر کے اس نے چابی جیب میں ڈالی اور پیدل چلتا ہوا اس کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔ براہ راست کوٹھی کے گیٹ کی طرف جانے کی بجائے وہ پہلے سائیڈ روڈ پر چلتا ہوا عقبی طرف گیا لیکن

اس کوٹھی کی عقبی طرف دوسری کوٹھی کا عقبی حصہ تھا اور دونوں کوٹھیوں کی دیواریں آپس میں جڑی ہوئی تھیں اور نہ ہی باوجود کوشش کے ٹائیگر کو سیوریج کا کوئی دہانہ نظر آیا۔ کوٹھیوں کی سائیڈ دیواریں بھی خاصی اونچی تھیں۔ اس لئے وہ انہیں پھلانگ نہ سکتا تھا اور اس نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس اس لئے فائر نہ کی تھی کہ زیرو مشین تو کوٹھی سے باہر تھی اور چونکہ ہیڈ کوارٹر میں ایسی ریز مشین موجود تھی جس کی موجودگی میں بے ہوش کر دینے والی گیس اپنے اثرات کھو دیتی ہے اب سوائے گیٹ سے اندر جانے کے اور کوئی راستہ نہ تھا۔ اس لئے وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ بند تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک مقامی آدمی ہاتھ میں مشین گن پکڑے باہر آ گیا۔

"آپ نے کال بیل دی ہے"..... باہر آنے والے نے ٹائیگر کو قدرے حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بیل دی ہے۔ میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق کارڈن سے ہے۔ میں نے جناب ولیم جونز سے ملنا ہے۔ انہوں نے مجھے ایک کام بتایا تھا"..... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کارڈن سے پیدل آئے ہیں"..... مسلح شخص نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کارزان سے کاسار تک ہوائی جہاز میں آیا ہوں۔ ائیر پورٹ سے ٹیکسی سٹینڈ تک پیدل آیا ہوں اور ٹیکسی سٹینڈ سے یہاں تک ٹیکسی میں آیا ہوں۔ مزید تفصیل بتاؤں"..... ٹائیگر نے درشت لہجے میں کہا۔

"سوری۔ میرا مطلب یہ نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے۔ چیف ولیم جونز یہاں کاسار میں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو واپس پیدل جانا پڑے گا کیونکہ یہاں ٹیکسی سٹینڈ کافی دور ہے"..... اس آدمی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"..... ٹائیگر نے اچانک پوچھا۔

"میرا نام رابرٹ ہے۔ کیوں آپ پوچھ رہے ہیں"..... مسلح آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو مسٹر رابرٹ۔ میں یہاں موجود رہوں گا۔ آپ ٹیکسی سٹینڈ پر جا کر میرے لئے ٹیکسی لے آئیں اور آپ مجھے کسی ایسے ہوٹل کا پتہ بھی بتا دیں جو کاسار میں سب سے اچھا ہوٹل ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"سوری۔ میں یہاں اکیلا ہوں اور میں باہر نہیں جا سکتا۔ آپ کو خود جانا ہو گا"..... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کھلے گیٹ کی طرف مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر نے بھی اس کے پیچھے قدم بڑھا دیئے۔ رابرٹ اپنے عقب میں قدموں کی آواز سن کر مڑ ہی رہا تھا کہ ٹائیگر نے اس کی پشت پر اس زور سے ہاتھ مارا کہ رابرٹ چیختا

ہوا اچھل کر منہ کے بل آگے زمین پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ایک طرف جا گری تھی۔ نیچے گرتے ہی رابرٹ نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور اٹھتے ہوئے رابرٹ کی کنپٹی پر ٹائیگر کے بوٹ کی ٹو اس قدر زور سے پڑی کہ رابرٹ کے منہ سے ادھوری سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل گرا اور پھر پشت کے بل ہو کر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی زور دار ضرب نے اس کا ذہن تاریک کر دیا تھا۔ ٹائیگر نے مڑ کر چھوٹا گیٹ بند کیا اور اسے اندر سے لاک کر دیا۔ پھر اس نے بے ہوش پڑے رابرٹ کو اٹھا کر گیٹ کے ساتھ ہی بنے ہوئے کمرے کے فرش پر ڈال دیا۔ یہ شاید رابرٹ کا ہی کمرہ تھا کیونکہ وہاں ایک میز اور دو کرسیاں موجود تھیں اور کچھ نہ تھا البتہ میز پر فون سیٹ موجود تھا جس کے ذریعے صرف کال سنی جا سکتی تھی خود کال نہ کی جا سکتی تھی۔ ٹائیگر نے رابرٹ کی تلاشی لی لیکن اس کی جیب میں صرف پرس تھا اور کچھ نہ تھا بلکہ کوئی رقم بھی نہ تھی۔

ٹائیگر نے پرس واپس اس کی جیب میں ڈال دیا تھا چونکہ رابرٹ نے کہا بھی تھا کہ وہ یہاں اکیلا ہی ہے لیکن ٹائیگر نے اس بات کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ رابرٹ نے جھوٹ بولا ہو۔ اس کمرے سے نکل کر ٹائیگر کوٹھی کی عمارت کی

طرف بڑھنے لگا لیکن وہ بڑی احتیاط سے کام لے رہا تھا تاکہ اگر کوئی کوٹھی میں موجود ہو تو وہ اس کے قدموں کی آواز سن کر پہلے سے ہوشیار نہ ہو جائے لیکن عمارت کے کمرے خالی پڑے تھے البتہ ایک بڑے کمرے میں اس نے راؤنڈ والی کرسیاں بھی پڑی دیکھی تھیں تو انہیں دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ درست جگہ پر آیا ہے کیونکہ ہیڈکوارٹر کے لئے جو ایمرجنسی پوائنٹ تیار کئے جاتے ہیں اور وہاں ایسے انتظامات لازماً کئے جاتے ہیں لیکن ابھی وہ اس کمرے کو چیک کر رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں دور سے ایسی آواز پڑی جیسے کوئی گلاس فرش پر گر کر ٹوٹ گیا ہو۔ ٹائیگر کے اعصاب بے اختیار تن گئے۔ اس نے جیب سے بے ہوش کر دینے والا گیس کا پسٹل نکالا اور کمرے کے بیرونی دروازے پر پہنچ کر پہلے اس نے سر باہر نکال کر برآمدے اور صحن کا جائزہ لیا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس نے اندازہ لگایا کہ اس کے کانوں میں گلاس گر کر ٹوٹنے کی آواز کہاں سے آئی تھی اور پھر اس نے بے ہوش کر دینے والے گیس پسٹل کا رخ اس طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔

پسٹل سے نیلے رنگ کا کیپسول نکل کر برآمدے کے فرش پر گرا اور ٹوٹ گیا۔ ٹائیگر نے دوسرا کیپسول بھی فائر کر دیا اور اس نے سانس روک لیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ بے ہوش کر دینے والی گیس انتہائی زود اثر ہے لیکن جتنی زود اثر ہے اتنی ہی جلدی فضا میں مل

کر اپنے اثرات ختم کر دیتی ہے۔ اس لئے اس نے دو کیپسول فائر کرنے کے چند لمحوں بعد اس نے ہلکا سا سانس لیا اور جب اس پر کوئی اثر نہ ہوا تو اس نے لمبا سانس لیا اور پھر بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اس نے جیب میں رکھا اور دوسری جیب میں رکھا ہوا مشین پسٹل نکال کر وہ اب پورے اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر کو یقین تھا کہ اب پوری کوٹھی میں موجود رابرٹ سمیت وہ آدمی بھی جس کے ہاتھوں سے گلاس گر کر ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی کے علاوہ اگر کوئی اور موجود ہوگا تو وہ بھی بے ہوش ہو چکا ہو گا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا اور پھر وہ اندازے سے اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اس کے خیال کے مطابق گلاس ٹوٹا تھا اور پھر اسے سامنے میز کے نیچے پڑا ٹوٹا ہوا گلاس نظر آ گیا۔ میز پر بڑی سی شراب کی بوتل موجود تھی لیکن ٹائیگر الرٹ ہونے کی بجائے اسی طرح مطمئن انداز میں آگے بڑھ رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھی کہ یہاں جو بھی آدمی موجود ہو گا وہ بے ہوش پڑا ہو گا۔ اچانک اسے اپنے عقب میں کسی حرکت کا احساس ہوا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح مڑتا، اس کے سر پر دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیسے ایک لمحے کے لئے اس کے سر کے اندر سورج کی تیز روشنی پھیل گئی لیکن یہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے تھی۔ اس کے بعد وہ ذہنی اور جسمانی طور پر گہری

تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو کی روشنی بار بار چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی بار بار روشنی نظر آنے لگی۔ پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑنے لگیں۔ یہ درد اس قدر تیز تھا کہ اس کے منہ سے خود بخود کراہیں نکل گئیں اور وہ اس درد کی وجہ سے پوری طرح ہوش میں آ گیا اور ہوش میں آتے ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ یہ کمرہ وہی تھا جسے اس نے پہلے اچھی طرح چیک کر لیا تھا اور جہاں موجود ہوتے ہوئے اس نے گلاس گر کر ٹوٹنے کی آواز سنی تھی اور اس نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی تھی کیونکہ اس کے کاندھے پر لٹکے ہوئے بیگ میں زیرو مشین آن تھی اور اسے مکمل یقین تھا کہ زیرو مشین کی موجودگی کی وجہ سے یہاں کی ریز مشین جو بے ہوش کر دینے والی گیس کو بے اثر کر دیتی ہے وہ کام نہیں کرے گی۔ اس لئے لازماً گیس کے فائر کے بعد کوٹھی میں موجود تمام افراد سوائے اس کے کیونکہ اس نے سانس روک لی تھی بے ہوش ہو چکے ہوں گے لیکن جس کمرے میں ٹوٹا ہوا گلاس اسے نظر آ رہا تھا۔ وہاں کوئی آدمی نہ صرف موجود تھا بلکہ پوری طرح ہوشیار بھی تھا کیونکہ اس کے سر پر لوہے کا راڈ اس قوت سے مارا گیا تھا کہ وہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو وہ راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اور

کمرہ خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے اب راڈز پر توجہ دینی شروع کر دی اور پھر جلد ہی وہ اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ یہ ریموٹ کنٹرول سے حرکت میں آنے والے راڈز ہیں اور اسے معلوم تھا کہ ایسا سسٹم کس انداز میں ایڈجسٹ کیا جاتا ہے کہ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے مکمل انہیں آپریٹ کر سکیں۔ ان راڈز کو اس طرح کے مکمل کام دیتے تھے۔ ایک طرف کے کنٹرول سے وہ بند ہو جاتے تھے اور دوسری طرف کے کنٹرول سے وہ فوراً نکل جاتے تھے اور دونوں کنٹرولز کے لئے راڈز والی کرسیوں کے لئے فرش پر ایک ڈبہ موجود رہتا تھا لیکن ٹائیگر کسی طرح بھی اس ڈبے تک نہ جا سکتا تھا۔

ابھی وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کس طرح ان راڈز سے آزادی حاصل کرے کہ دروازہ کھلا اور رابرٹ اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔ اس نے ٹائیگر کی طرف بڑی نفرت بھری نظروں سے دیکھا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر رابرٹ نے کرسی ٹائیگر سے کچھ فاصلے پر رکھی اور کاندھے پر رکھی مشین گن اتار کر ہاتھ میں اس طرح لے لی جیسے ابھی وہ اس کا رخ ٹائیگر کی طرف کر کے فائر کھول دے گا لیکن ٹائیگر جانتا تھا کہ ابھی ایسا نہیں ہو گا کیونکہ جس شخصیت کے لئے کرسی لائی گئی ہے وہ آئے گی۔ اس کے بعد فیصلہ ہو گا۔

”ہاں تو مسٹر رابرٹ۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ آپ نے

چونکہ جھوٹ بولا تھا اس لئے آپ کو سزا برداشت کرنا پڑی"۔ ٹائیگر نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا لیکن رابرٹ، ٹائیگر کی بات کا جواب دینے کی بجائے خاموشی سے پیچھے ہٹا اور پھر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تو ٹائیگر ایک بار پھر راڈز کی طرف متوجہ ہو گیا لیکن باوجود کافی غور کرنے کے بعد بھی وہ اس کا توڑ نہ نکال سکا۔ اب ایک ہی صورت تھی کہ وہ ریموٹ حاصل کیا جائے لیکن ظاہر ہے کہ رابرٹ یا اس کا باس اسے ریموٹ کیسے دے سکتے تھے۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک آدمی جس نے سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے انداز سے ہی تربیت یافتہ اور فیلڈ کا آدمی دکھائی دیتا تھا۔

"میرا نام ولیم جونز ہے اور میں کوبران کا چیف ہوں۔ یہ میں نے اس لئے تمہیں بتا دیا ہے تاکہ تم بھی اپنا اصل تعارف کرا دو تاکہ فضول باتوں میں وقت ضائع نہ ہو"..... ولیم جونز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ رابرٹ اس کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکا لی تھی۔

"میرا نام ٹائیگر ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کا شاگرد ہوں اور تم سے ملنے اس لئے آیا تھا کہ میں تم سے مل کر تمہیں بتا دوں کہ کوبران پاکیشیا میں کوئی مجرمانہ کارروائی نہ کرے اور عورتوں کو اغوا کر کے دوسرے ممالک میں

فروخت کا مذموم کاروبار نہ کرے تو پاکیشیا کو اس کے سپر ہیڈکوارٹر اور لارڈ ہیڈکوارٹر سے کوئی سروکار نہ ہو گا لیکن اگر کوبران نے ایسا کیا تو پھر پوری دنیا میں اس کی مکمل صفائی کر دی جائے گی۔ میں یہی بات کرنے اور تمہاری بات فون پر اپنے باس عمران سے کرانے کے لئے آیا ہوں لیکن تمہارے اس رابرٹ نے یہ سمجھا کہ میں چونکہ کار پر یہاں نہیں آیا اس لئے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے مجھے اسے بے ہوش کرنا پڑا۔ پھر میں ابھی کوٹھی کی تلاشی لیتا پھر رہا تھا کہ مجھے دور سے گلاس گر کر ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تو میں نے کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم بے ہوش نہیں ہوئے۔ حالانکہ تمہیں بے ہوش ہو جانا چاہئے تھا"..... ٹائیگر نے بڑے مطمئن سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو ولیم جونز بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم عمران کے شاگرد ہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران شراب نہیں پیتا۔ اس لئے تم شراب نہیں پیتے ہو گے۔ اس لئے نہ اسے معلوم ہو گا اور نہ ہی تمہیں کہ میں نے شراب پی ہوئی ہے اور ذہن پر نشے کا غلبہ ہو تو بے ہوش کر دینے والی گیس الٹا اثر کرتی ہے اور آدمی الرٹ اور چاق و چوبند ہو جاتا ہے۔ تمہیں گلاس ٹوٹنے اور میز پر پڑی شراب کی بوتل دیکھ کر یہ سب کچھ سمجھ جانا چاہئے تھا لیکن تم اس طرح مطمئن تھے کہ یقیناً میں تمہیں کسی بیڈ کے نیچے پڑا ہوا ملوں گا جس کے نتیجے میں تم اس

وقت اس حالت میں موجود ہو"..... ولیم جونز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ مجھے واقعی اس کا علم نہیں تھا۔ جو آفر میں نے کی ہے اس کا کیا جواب دیتے ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"کوبران بین الاقوامی تنظیم ہے اور سپر کوبران گروپ پر تم نے اس لئے قابو پا لیا کہ انہیں پاکیشیائی لوگوں کے انداز اور کارکردگی کا علم نہ تھا لیکن مجھے بخوبی علم ہے اور تمہاری لاش میں بطور تحفہ کوبران کی طرف سے عمران کو بھجواؤں گا اور اسے کہوں گا کہ وہ جو چاہتا ہے کر لے۔ نتیجہ اس کے خلاف ہی نکلے گا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کوبران کے ہاتھوں ہی ختم ہو گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے دو حبشیوں کے ساتھ مل کر ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے اور یہ اچھا ہوا کہ تم یہاں آ گئے ورنہ مجھے پاکیشیا پہنچ کر تمہارے اور ان حبشیوں کے خلاف کام کرنا پڑتا۔ لیکن اب تمہیں بتانا ہو گا کہ دونوں حبشی کہاں رہتے ہیں اور اپنی بات تم نے کنفرم بھی کرانی ہے اور یہ سن لو کہ تم کتنے ہی ہوشیار ہو لیکن تم ان راڈز سے کسی بھی طرح آزادی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ میں نے یہ خصوصی طور پر نصب کرائے ہیں۔ تمام کرسیوں کے راڈز کو صرف ریموٹ سے آپریٹ کیا جاتا ہے اس کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے کہ تم انہیں آپریٹ کر سکو۔ اس لئے تم اس پر غور کر کے اپنا وقت ضائع نہ کرو"..... ولیم جونز نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا تو ٹائیگر نے ایسا سانس لیا جیسے

وہ ولیم جونز کی بات سن کر بے حد مایوس ہوا ہو۔

"اوہ۔ تو یہ ریموٹ کنٹرولڈ راڈز والی کرسیاں ہیں۔ یہ تو ناقابل شکست ہوتی ہیں۔ ہر کرسی کے ساتھ تار اٹیچ ہوتی ہے"۔ ٹائیگر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور سنو۔ میں اب تک تمہارا لحاظ کر رہا ہوں کہ تم عمران کے شاگرد ہو لیکن اب تم نے میرا وقت ضائع کرنے کی کوشش کی تو جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا"..... ولیم جونز کا لہجہ اس بار بے حد سخت اور کرخت تھا۔

"ہڈیاں تو تب ٹوٹیں گی جب میں راڈز سے باہر آؤں گا۔ میں بھی اب تک تمہارا لحاظ کر رہا تھا ورنہ اب تک تم اور تمہارے آدمی رابرٹ کی لاشیں یہاں پڑی نظر آ رہی ہوتیں"..... ٹائیگر نے اب ولیم جونز سے بھی زیادہ سخت اور کرخت لہجے میں کہا تو ولیم جونز کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ سے اس لہجے میں بات کرو اور دھمکی دو۔ مجھے ولیم جونز کو چیف آف کوبران کو۔ تمہاری یہ جرأت"..... ولیم جونز نے یکلخت پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ چیف آف کوبران۔ جو عورتوں کو فروخت کرنے کا ذلیل دھندہ کرتا ہے"..... ٹائیگر نے اور زیادہ نفرت بھرے لہجے میں کہا تو ولیم جونز اس طرح بگڑا جیسے واقعی وہ پاگل ہو گیا ہو۔

"گن مجھے دو رابرٹ۔ میں اسے بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں"..... ولیم جونز نے چیختے ہوئے مڑ کر اپنے عقب میں کھڑے رابرٹ سے کہا۔

"یس چیف"..... رابرٹ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ گن رابرٹ کے ہاتھ سے نکل کر ولیم جونز کے ہاتھ میں آ جائے تو وہ کوئی حرکت کرے کیونکہ اگر وہ اپنی کرسی سے چھلانگ لگاتا تب بھی وہ ولیم جونز تک پہنچ سکتا تھا اور ولیم جونز کو نشانہ بنانے پر رابرٹ لازماً اس پر مشین گن کا فائر کھول دیتا۔ جہاں تک راڈز کا تعلق تھا تو اب اسے اس کی فکر نہ رہی تھی کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ تمام کرسیوں کے راڈز اس ڈبے سے نکلنے والی تاروں سے اٹیچ ہیں اور راڈز کا کنکشن کرسی کے عقبی پائے کی سائیڈ میں تھا۔ ٹانگ مخصوص انداز میں موڑ کر اس تار کو بوٹ کی نوک سے توڑا جا سکتا تھا اور پھر پلک جھپکنے میں سب کچھ ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی راڈز کے واپس کرسی میں غائب ہو جانے کی مخصوص آوازیں سن کر ولیم جونز اور رابرٹ دونوں چند لمحوں کے لئے حیرت سے سکتے میں آ جائیں گے اور یہی چند لمحے ٹائیگر کے لئے کافی رہیں گے اور وہی ہوا۔ جیسے ہی ولیم جونز نے مشین گن ہاتھ میں لی ٹائیگر نے پیر کو جسے وہ پہلے ہی مخصوص انداز میں موڑ کر تار کے ساتھ ایڈجسٹ کر چکا تھا، ایک زوردار جھٹکا دیا تو کڑاک کڑاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود

راڈز واپس کرسی میں غائب ہو گئے اور ٹائیگر کی توقع کے عین مطابق ولیم جونز جو گن کو ٹائیگر کی طرف سیدھا کر رہا تھا اور رابرٹ پیچھے کھڑا تھا، یہ آوازیں سنتے ہی یکلخت مجسموں کی طرح ساکت ہو گئے۔ حیرت نے ان کے اعصاب کو مفلوج کر دیا اور ٹائیگر تو پہلے ہی اس سچویشن کے لئے اپنے آپ کو تیار کر چکا تھا۔ اس کا جسم فضا میں اس طرح اچھلا جیسے بند سپرنگ کھل کر اچانک اڑتا ہے اور اس کا جسم ولیم جونز سے ٹکراتا ہوا اسے ساتھ لئے فرش پر گرا جب کہ اس کی ٹانگ رابرٹ کے سینے پر پڑی اور وہ بھی چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر گرا لیکن دوسرا لمحہ ٹائیگر کے لئے بھی حیران کن ثابت ہوا کیونکہ ولیم جونز نے اس انداز میں گرنے کے باوجود ہاتھ میں پکڑی ہوئی گن پکڑے ہی رکھی اور جیسے ہی ٹائیگر اور ولیم جونز دونوں فرش پر گرے۔ ولیم جونز نے اپنے جسم کو اس طرح سمیٹا جیسے اڑنے والا سانپ اپنے جسم کو سمیٹ کر فضا میں چھلانگ لگاتا ہے، اسی طرح ولیم جونز نے اپنے جسم کو سمیٹ کر نہ صرف خود کو سنبھال کر اپنے سینے پر گرے ٹائیگر کو بھی ایک زوردار جھٹکے سے اچھال کر سائیڈ پر پھینک دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کھڑا ہوا اور اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے ٹائیگر پر مشین گن سیدھی کر لی۔ اب ٹائیگر کے پاس بچنے کے لئے کوئی راستہ نہ تھا لیکن جب بچانے والی ذات بچانے کا فیصلہ کر لے تو وہ کچھ ہو جاتا ہے جس کا کسی کو اندازہ تک نہیں ہوتا اور اب بھی ایسا ہی ہوا کہ عین

اسی لمحے رابرٹ نے چیختے ہوئے ٹائیگر پر حملہ کر دیا۔ اس نے شاید ولیم جونز کی طرف دیکھا ہی نہ تھا کہ وہ گن ٹائیگر کی طرف سیدھی کر رہا ہے اور اسی لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی رابرٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ رابرٹ جیسے ہی ٹائیگر پر گرا۔ ٹائیگر نے اسے ایک زور دار جھٹکے سے واپس اچھال دیا اور زخمی اور تڑپتا ہوا رابرٹ دوسرے لمحے ولیم جونز سے ایسے ٹکرایا جیسے گن سے نکلی ہوئی گولی پوری قوت سے سامنے موجود ہدف سے ٹکراتی ہے۔ ولیم جونز کے ہاتھ سے گن نکل گئی۔ اس نے نیچے گرتے ہی رابرٹ کو واپس اچھالنے کی کوشش کی لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ بری طرح پھڑکتا ہوا رابرٹ دوبارہ اس پر گرا اور اس کے ساتھ ہی چمٹ گیا جیسے خطرے کو محسوس کر کے بچہ اپنی ماں سے چمٹ جاتا ہے۔ ولیم جونز نے اپنے آپ کو رابرٹ کی گرفت سے چھڑانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ چند لمحوں تک ایسا نہ کر سکا اور ان چند لمحوں سے ٹائیگر نے بھر پور فائدہ اٹھایا وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر کھڑی ہتھیلی کا وار ولیم جونز کی ایک پنڈلی پر کیا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نہ صرف ولیم جونز کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی بلکہ ولیم جونز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے پورا کمرہ گونج اٹھا۔ اسی لمحے ولیم جونز نے ایک زور دار جھٹکے سے اپنے اوپر پڑے رابرٹ کی لاش کو ایک طرف دھکیل دیا لیکن جیسے ہی اس نے اسے دھکیل کر بازوؤں کے بل اٹھنے کی کوشش کی۔

ٹائیگر ایک بار پھر جھکا اور دوسرے لمحے اس کی کھڑی ہتھیلی کی کاری ضرب پوری قوت سے ولیم جونز کے بازو پر پڑی اور ایک بار پھر کٹاک کی آواز اور ولیم جونز کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور وہ جو ہاتھوں کو فرش پر رکھ کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا واپس فرش پر پشت کے بل گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر، ولیم جونز کی دوسری طرف آ گیا تھا۔ جہاں ولیم جونز سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر مشین گن پڑی تھی۔ لیکن اب ولیم جونز اسے اٹھا کر کسی کو نشانہ نہ بنا سکتا تھا کیونکہ اب وہ ایک بازو اور ایک ٹانگ سے معذور ہو چکا تھا۔ ٹائیگر نے گن کو ایک ٹھوکر مار کر ولیم جونز سے دور کر دیا اور ایک بار پھر وہ جھکا اور اس نے ایک ہاتھ ولیم جونز کے دوسرے بازو پر رکھ کر اسے حرکت دینے سے روک کر کھڑی ہتھیلی کا وار کر کے اس کے دوسرے بازو کی ہڈی بھی توڑ دی اور ایک بار پھر کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ولیم جونز کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ٹائیگر نے بڑے سرد میرانہ انداز میں اس کی دوسری ٹانگ کو زمین پر رکھ کر اس پر بھی کھڑی ہتھیلی کا وار کر کے توڑ دیا اور ولیم جونز چیختا ہوا ہوش آ گیا لیکن ایک ادھوری چیخ مار کر وہ درد کی شدت سے دوبارہ بے ہوش ہو گیا تو ٹائیگر نے مشین گن اٹھا لی۔ اسے مکمل اعتماد تھا کہ عمارت خالی ہے لیکن وہ دوبارہ اسے چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ واقعی سیکنڈ پوائنٹ اس وقت بھی خالی ہے۔ گو اسے احساس تھا کہ سیکنڈ پوائنٹ

خالی ہی ہوگا ورنہ چیخیں اور فائرنگ کی آوازیں سن کر کوئی نہ کوئی یہاں ضرور آ جاتا لیکن پھر بھی اس نے چیک کرنا ضروری سمجھا۔ پھر ٹائیگر کوٹھی اور اس کے تہہ خانوں سمیت سب جگہ چکر لگا کر واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں رابرٹ کی لاش اور ولیم جونز بے ہوشی کے عالم میں موجود تھے۔ ٹائیگر کے ہاتھ میں میڈیکل باکس بھی موجود تھا جو اس نے ایک کمرے کی الماری سے اٹھایا تھا۔ اس نے بکس کو کھول کر اسے چیک کیا تو وہ درست تھا۔ اس میں پانی کی بوتلوں کے ساتھ ساتھ ضروری انجکشن بھی موجود تھے۔ ٹائیگر نے باکس کھول کر ایک طرف رکھا اور اس نے رابرٹ کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ اب اسے کرسیوں کے ریموٹ کنٹرول کی ضرورت تھی اور وہ اسے مل گیا تو اس نے ایک کرسی کے راڈز کو آپریٹ کر کے دیکھا اور پھر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ولیم جونز کو اٹھا کر اس نے ایک کرسی پر بٹھایا اور ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اس نے راڈز کو اس کے جسم کے گرد ٹائٹ کر دیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے ولیم جونز کا ناک اور منہ بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب ولیم جونز کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پھر میڈیکل باکس سے پانی کی بوتل نکال کر اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کا دہانہ ہوش میں آتے ہوئے ولیم جونز کے منہ سے لگا دیا اور ولیم جونز اس طرح غٹاغٹ پانی پینے لگا جیسے کئی دنوں سے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدھی

سے زیادہ بوتل ولیم جونز کے حلق سے نیچے اتر گئی تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور اسے ڈھکن لگا کر اسے میڈیکل باکس کے ساتھ رکھا اور خود اس نے فرش پر الٹی پڑی ہوئی کرسی کو سیدھی کر کے رکھا جس پر پہلے ولیم جونز بیٹھا ہوا تھا۔ اس پر ٹائیگر بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گیا البتہ اس نے مشین گن اٹھا کر اپنے گھٹنوں پر رکھ لی تھی۔ اب اس کی نظریں کرسی پر جکڑے ہوئے ولیم جونز پر جمی ہوئی تھیں جس کے جسم کی حرکت بتا رہی تھی کہ وہ ہوش میں آ رہا ہے اور پھر ہوش میں آتے ہی اس نے لاشعوری طور پر سیدھا ہو کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن دونوں بازوؤں اور ٹانگوں کی ہڈیاں ٹوٹنے کی وجہ سے وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکا تھا۔ ٹائیگر نے اٹھ کر اسے دونوں بغلوں میں ہاتھ ڈال کر اور کھینچ کر سیدھا کر دیا اور پھر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم۔ یہ سب کچھ کس طرح ہوا ہے۔ کیا مطلب۔ ریموٹ کنٹرولڈ راڈز کیسے اوپن ہو گئے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں"..... ولیم جونز نے اونچی آواز میں بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

"تم نے خود تسلیم کر لیا تھا کہ بجلی کی تاروں سے اس کے راڈز حرکت کرتے ہیں تو میں نے اپنی ایک ٹانگ موڑ کر بوٹ کی نو اس تار کے گیپ میں ڈال دی۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تار ایک ہی زور دار جھٹکے سے کرسی سے علیحدہ ہو جائے گی اور راڈز واپس کرسی میں بنے ہوئے مخصوص خانوں میں غائب ہو جائیں گے اور تم نے دیکھ

لیا کہ ایسے ہی ہوا ہے اور یہ سب مجھے مجبوراً اپنی زندگی بچانے کے لئے کرنا پڑا ہے۔ تمہارا ساتھی مابرٹ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ دیکھو اس کی لاش پڑی ہے اور یہ تمہاری چلائی ہوئی گولیوں سے مرا ہے۔ اور میں چاہتا تو تمہارے بازوؤں اور ٹانگوں کی ہڈیاں توڑنے کی بجائے تمہاری گردن توڑ سکتا تھا لیکن میں نے دانستہ ایسا نہیں کیا تاکہ تم مجھے کوبران کے سپر گروپ اور لارڈ چیف کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو ان کے فون نمبر سمیت"..... ٹائیگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"میری تو ہڈیاں توڑ دی ہیں تم نے اب تم کیا کرو گے۔ مجھے کسی ہسپتال میں تو ایڈمٹ نہیں کراؤ گے۔ لازماً جاتے ہوئے تم نے مجھے گولی مار دینی ہے تو مار دو۔ آخر کار اس پیشے سے متعلق افراد کو جانیں دینا ہی پڑتی ہیں"..... ولیم جونز نے کہا۔

"میں یہاں سے جانے سے پہلے تمہارے کسی آدمی کو فون کر کے تمہاری بات اس سے کرا دوں گا اور پھر تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا۔ اس طرح تم بچ جاؤ گے تمہارے بازوؤں اور ٹانگوں سے راڈز ہٹا کر اور تم اپنی زندگی آسانی سے گزار سکو گے"..... ٹائیگر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"سپر ہیڈ کوارٹر کے فون سیلا ئٹ سے منسلک ہوتے ہیں۔ اس لئے میں تمہیں نمبر نہیں بتا سکتا۔ خصوصی فون پر کال آتی ہے تو پھر ہم اپنا سپیشل فون آن کرتے ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے کوئی مشین کسی چیز

سے رگڑ لگنے سے آواز نکل رہی ہو۔ سپر ہیڈ کوارٹر کی بات ہے تو وہ یورپ میں ہے لیکن کہاں ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ میں کبھی وہاں نہیں گیا۔ وہاں اگر کوئی چلا بھی جائے تو اسے واپس نہیں آنے دیا جاتا۔ لارڈ ہیڈ کوارٹر کا ہم نے صرف نام سنا ہوا ہے۔ نہ ہی کوئی کال فون اور نہ ہی وہاں سے کوئی آدمی کبھی یہاں آیا ہے۔ اس لئے میں اور کچھ نہیں بتا سکتا"..... ولیم جونز نے کہا۔

"تم کب سے کوبران سے اٹیچ ہو"..... ٹائیگر نے کہا۔

"دس سالوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"..... ولیم جونز نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ ان دس سالوں میں تمہاری سرپرستی میں تمہارے کارندوں نے پاکیشیا سے متعلق عورتوں کو اغوا کر کے فروخت کیا ہو گا اور یہ یقیناً کافی زیادہ تعداد ہو گی اور جو کچھ ان عورتوں پر گزری اور جس طرح وہ بلک بلک کر روئی ہوں گی اور ان کے منہ سے تمہارے اور تمہارے آدمیوں کے بارے میں جو بددعائیں نکلی ہوں گی تم شاید ان کا اندازہ بھی نہ کر سکو"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے کبھی ان سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی مجھے کوئی عورت جانتی ہو گی۔ اس لئے وہ مجھے کیوں بددعائیں دیں گی"۔ ولیم جونز نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا تھا کہ شاید اس حالت کو پہنچنے کے بعد تمہارے

اندر مرا ہوا ضمیر زندہ ہو جائے گا لیکن واقعی مرے ہوئے اس دنیا میں دوبارہ زندہ نہیں ہوتے۔ تمہارا ضمیر بھی مر چکا ہے۔ اگر تم میرے ساتھ شامل ہو جاتے تو شاید میں تمہیں کسی ہسپتال میں لے جانے کا بندوبست کر کے تمہیں زندہ چھوڑ جاتا لیکن تمہارا رد عمل بتا رہا ہے کہ تم ناقابل اصلاح ہو چکے ہو۔ اس لئے تمہیں زندہ چھوڑنا انتہائی زہریلے سانپ کو دودھ پلانے کے مترادف ہے اور سنیک کلرز ایسے ہی سانپوں کا سر کچلنے کے لئے کام کرتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ولیم جونز کچھ کہتا، ٹائیگر نے گھٹنوں پر پڑی مشین گن اٹھا کر فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ولیم جونز کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب روایت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"..... رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ ٹائیگر کی رپورٹ جو آپ نے مجھے دی تھی وہ میں نے پوری پڑھی ہے۔ سنیک کلرز نے اور خصوصاً ٹائیگر نے بہت کام کیا ہے لیکن ٹائیگر کوبران کے مزید دو ہیڈ کوارٹرز کے بارے میں کوئی تفصیل حاصل نہیں کر سکا جو آپ نے یہاں بیٹھ کر فون پر حاصل کر لی تھیں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"دراصل ان ہیڈ کوارٹرز کو کاسار ہیڈ کوارٹر سے بھی خفیہ رکھا گیا ہے اس لئے وہ کچھ معلوم نہیں کر سکا۔ انہوں نے وہ سپیشل فون بھی کسی مخصوص سیٹلائٹ سے منسلک کئے ہوئے ہیں اور ایسے سپیشل فونز کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا"..... عمران نے ٹائیگر کے حق میں دلائل

دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس تنظیم نے جس سے آپ نے معلومات حاصل کی تھیں۔ یہ سب تفصیل کیسے معلوم کر لی"..... بلیک زیرو نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"تنظیم اور ایک آدمی کے درمیان تمہیں فرق محسوس نہیں ہوتا۔ پھر بھی میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ اگر میری بجائے کوئی اور اس تنظیم سے کوبران کے بارے میں معلومات حاصل کرتا تو یہی جواب دیا جاتا کہ ان کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے یا پھر اس کی تعلیمی کامیابیوں کا قصیدہ پڑھا جاتا لیکن میرے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ میں کہیں نہ کہیں سے معلوم کر لوں گا لیکن اس سے زیادہ انہیں مجھ پر مکمل بھروسہ ہے کہ میں ان کا نام کسی صورت سامنے نہ لاؤں گا"..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب آپ سیکرٹ سروس کے ساتھ ان ہیڈ کوارٹرز کے خاتمے کے لئے کام کریں گے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

سنیک ہگرز نے نہ صرف مقامی بدمعاشوں کے اڈوں کا خاتمہ کیا ہے بلکہ یورپ میں ان کے ہیڈ کوارٹرز کو بھی تباہ کر دیا اور کوبران کے سپر گروپ کے چیفس بھی ان کے ہاتھوں مارے گئے۔ دوسرے لفظوں میں سنیک ہگرز نے تمام سنیکس کا سر کچل کر رکھ دیا ہے۔ اب وہاں ہر طرف افراتفری کا ماحول ہو گا۔

"کوبران ان کاری ضربات سے کافی عرصہ تک سنبھل نہ سکے گا اور ہو سکتا ہے کہ یہ تنظیم گروپس میں تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ پاکیشیا میں عورتوں کے اغوا اور ان کی نیلامی کے ذریعے فروخت کے مذموم کاروبار کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ جہاں تک کوبران کے دو ہیڈ کوارٹرز کا تعلق ہے تو ایسی تنظیمیں اور اسے ایسے ہیڈ کوارٹرز تو یورپ اور ایکریمیا میں بکھرے پڑے ہوں گے اگر انہوں نے دوبارہ اس دھندے کا جال پاکیشیا میں پھیلانے کی کوششیں کی تو پھر ان سے آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔ ابھی جو کچھ سنیک ہگرز نے کیا وہ کافی ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ باز نہیں آئیں گے عمران صاحب۔ ان کو جڑ سے اکھاڑنا ضروری ہے۔ اگر آپ ایکشن میں نہیں آنا چاہتے تو نہ آئیں۔ مجھے اجازت دیں میں ان دونوں ہیڈ کوارٹرز کا خاتمہ کر دیتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے جذباتی انداز میں کہا۔

"سوری بلیک زیرو۔ تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ یہاں تمہاری موجودگی ملک و قوم کے لئے انتہائی سود مند ہے۔ تم نے محسوس کیا ہو گا کہ ہم اکثر فارغ رہتے ہیں۔ مجرم اور مجرم تنظیمیں ایکسٹو کے خوف سے پاکیشیا کا رخ نہیں کرتیں"..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایکسٹو سے نہیں بلکہ علی عمران کے خوف سے نہیں آتیں"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھ غریب، مفلس اور قلاش آدمی سے کون ڈرتا ہے۔ آغا سلیمان پاشا کے سامنے بھی مجھے ہاتھ باندھ کر کھڑے رہنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھے لاسٹ وارننگ دے دی ہے کہ اگر چیک نہ لایا گیا تو وہ خود جا کر اماں بی کے سامنے پیش ہو کر سارا کچا چٹھا کھول کر رکھ دے گا۔ اب تم خود بتاؤ اماں بی تک میری غربت کا حال پہنچ گیا تو کیا ہو گا۔ مجھے کوٹھی تک محدود کر دیا جائے گا۔ اس لئے ایک گھنٹہ ہاتھ باندھ کر آغا سلیمان پاشا کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی منتیں کرنا پڑتی ہیں اور ایکسٹو کی فیاضی، سخاوت اور موجودہ دور کے حاتم طائی کا لقب دینے سے مجھے اتنی اجازت ملی ہے کہ میں آ کر چیک کی ڈیمانڈ کر دوں"..... عمران نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ بولتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تک آپ نے کوئی چیک ڈیمانڈ ہی نہیں کیا اور دوسری بات یہ کہ کس کام کے عوض چیک دیا جائے۔ قومی خزانے سے کس اصول اور قانون کے تحت آپ کو معاوضہ دیا جا سکتا ہے"..... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا البتہ اس کی آنکھوں سے شرارت جھلک رہی تھی۔

"اس لئے چیک ڈیمانڈ نہیں کیا کہ پہلے ماحول بن جائے اور جہاں تک کام نہ کرنے کی بات ہے تو سیکرٹ سروس کا چیف جوانا یا

پرنس جوزف اور خاص طور پر ٹائیگر تینوں میں سے کسی نے تم سے چیک طلب نہیں کیا ہے جبکہ تمہیں از خود ان کی خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے مجھے چیک دے دینا چاہئے تھا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو کس خوشی میں دیا جائے"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے کہ میں نے دھمکی دے کر تمہیں آنے والے بہوی دیٹ مشنز سے بچایا ہے جس پر بڑے اخراجات کرنے پڑ سکتے تھے۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب آپ کیا کہہ رہے ہیں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اپنے فلیٹ سے فون کر کے سپر چیف کو دھمکی دی ہے کہ اگر کوبران یا اس کے کسی ایجنٹ نے پاکیشیا کا رخ کیا تو پھر پوری دنیا میں کوبران کا نام لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا"..... عمران نے کہا۔

"تو آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی دھمکی انہیں پاکیشیا میں کام کرنے سے روک دے گی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے اب وہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے اور جب انہیں میرے بارے میں تفصیل بتائی جائے گی کہ دنیا میں علی عمران ایک کام نہیں کرتا، باقی سب کام کرتا ہے اور وہ کام کرنے پر ایکسٹو سے بھاری مالیت کا چیک وصول کرتا ہے"..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے

اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ اس مشن کی خوشی میں آپ کو چائے کا ایک کپ پلایا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بب۔ بب۔ بس"...... عمران نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

بھی تھا۔

عمران —— جو اپنی بے پناہ مہارت کے باوجود مارشل ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن معلوم نہ کر سکا اور اس نے اپنے ساتھیوں کے سامنے اپنی ناکامی کا اعلان کر دیا۔

چوہان —— جس نے عمران کے سامنے بیٹھے بیٹھے نہایت آسانی سے مارشل ہیڈ کوارٹر کی لوکیشن معلوم کر لی اور عمران چوہان کے اس اقدام پر حیران رہ گیا۔

وہ لمحہ —— جب عمران نے قطعی طور پر مشن میں ناکامی کا اعتراف کر لیا اور مشن مکمل کئے بغیر واپس پاکیشیا جانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا واقعی ——؟

مارشل ایجنسی —— جس کے ٹاپ ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں پر طوفان بلا خیز بن کر ٹوٹ پڑے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہلی بار احساس ہوا کہ وہ واقعی دنیا کی انتہائی طاقتور اور خطرناک ایجنسی سے ٹکرا رہے ہیں۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے مارشل ایجنسی پر ثابت کر دیا کہ وہ اپنے ملک اور قوم کی سلامتی کے لئے اپنی جانوں پر بھی کھیل سکتے ہیں۔

کیا —— عمران اور اس کے ساتھی مارشل ایجنسی سے ایس ون واپس حاصل کر سکے۔ یا ——؟

ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک ایسی کہانی جو ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گی اور آپ اسے مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

روزی راسکل مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

—— ایک ایسا مشن ——

جس میں عمران دلچسپی نہ لے رہا تھا۔ کیوں ——؟

—— ایک ایسا مشن ——

جس میں روزی راسکل نے کھل کر دلچسپی لی اور اس نے کارکردگی میں سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ کیوں اور کیسے ——؟

—— ایک ایسا مشن ——

جس کا ٹارگٹ دواں کافرستان کی نئی ایجنسی کا چیف کرنل جگدیش تھا جو انتہائی تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی تھا۔ مگر ——؟

وہ لمحہ —— جب ٹائیگر روزی راسکل کو ٹریس کرتا ہوا کافرستان پہنچ گیا۔ کیوں ——؟

وہ لمحہ —— جب روزی راسکل اور کرنل جگدیش کے درمیان ہوا کہ